ظہورِ امام مہدیؑ قریب تر ہے

یکجا شدہ

اول تا ہفتم

مصنف

سیّد حسین محمد نقوی الامروہوی

ایڈووکیٹ

ظہور امام مہدی علیہ السلام قریب تر ہے

یکجاشدہ (حصہ اوّل تا ہفتم)

ہر صدی کے آخر میں تجدید دین کے لئے منجانب اللہ ایک شخص آئے گا۔
(حدیث رسولؐ)

مؤلف
سیّد حسین محمد نقوی الامروہوی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب:	ظہور امام مہدیؑ قریب تر ہے
مؤلف:	سید حسین محمد نقوی الامروہوی
سال طباعت:	۲۰۰۶ء
تعداد:	۵۰۰
ہدیہ:	۱۰۰ روپے
پرنٹرز:	ظفر سنز پرنٹرز، ۵۵-بی، شمع پلازہ، فیروز پور روڈ، لاہور فون: ۷۵۷۴۹۷۴، ۷۵۹۴۸۱۴
اسٹاکسٹ:	افتخار بک ڈپو، اسلام پورہ، لاہور

کتاب ملنے کا پتہ

۳۶۶ طارق بلاک، گارڈن ٹاؤن، لاہور

فون: 5886036 موبائل: 0300-4381963

یا منتقم ظہور امام زمان دکھا
آنکھیں ہیں منتظر در امن و امان دکھا
اب دم لبوں پر ہے رخ آرام جاں دکھا
پھر برق ذوالفقار کو آتش فشاں دکھا
دشمن رہے نہ ایک شہ مشرقین کا
اس دن غلام سوگ اتاریں حسین کا

(انیس مرحوم)

دُعائے ظہور امام مہدی علیہ السلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ ابْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ عَلٰى آبَائِهِ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ وَلِيًّا وَ حَافِظًا وَ قَائِدًا وَ نَاصِرًا وَ دَلِيْلاً وَ عَيْنًا حَتّٰى تُسْكِنَهُ اَرْضَكَ طَوْعًا وَ تُمَتِّعَهُ فِيْهَا طَوِيْلاً

ترجمہ:

اے پروردگار تو ولی عصر حجتہ ابن الحسن علیہ السلام (کہ ان پر اور ان کے آبا و اجداد پر ہر گھڑی تیرا درود و سلام ہو) کے لئے ولی، محافظ رہبر مددگار، رہنما اور نگہبان بن جاتا کہ مخلوق کو اس زمین میں ان کی حیات کی وجہ سے اطمینان اور لذت نصیب ہو اور زیادہ سے زیادہ حاصل ہو۔

(از جزیرہ)

عرض ناشر

کتاب "ظہور امام مہدی علیہ السلام قریب تر ہے" سات حصوں پر مشتمل ہے۔ قارئین کے اصرار پر ان ساتوں حصوں کو یکجا کر کے اور مضامین میں جو مضمون دوبارہ تحریر ہوئے ہیں انکو حذف کر کے ایک کتاب کی شکل میں شائع کیے جارہے ہیں تا کہ قارئین کو مطالعہ میں سہولت ہو اور اسکی قیمت بھی کم کی جارہی ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ افراد خرید سکیں۔

غلام امام العصر والزمانؑ
سیّد ناصر مہدی نقوی (ناشر)

پیش گفتار

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا عقیدہ تمام مسالک کے مسلمانوں کا ہے۔ یہ عقیدہ ایک اسلامی عقیدہ ہے جو متواتر احادیث سے ثابت ہے جس میں شک کی گنجائش نہیں۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ذیشان ہے کہ ''جب زمانہ ظلم و جور سے بھر جائے گا۔ اس وقت میرا آخری نائب ظہور فرمائے گا اور زمانے کو عدل و انصاف سے بھر دے گا'' ہر مذہب نے ایک مصلح اعظم کے آنے کی خبر دی ہے کہ وہ آ کر دُنیا کو امن وسکون دے گا، ظلم و جور ختم کر دے گا۔

مؤلف کی کتاب موسومہ ''ظہور امام مہدی علیہ اسلام قریب تر ہے'' کے سات حصوں کی اشاعت پر جن کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں، حضرات تشیع کے علاوہ دیگر مسالک کے بڑے بھائیوں نے اصرار کیا کہ ان کے بجائے ایک کتاب تالیف و ترتیب دی جائے جس سے حضرت امام مہدیعلیہ السلام کے متعلق معلومات ہوں۔ اس لئے یہ کتاب ''حکومت الہیہ

اس لئے یہ ساتوں حصے یکجا کر کے پیش خدمت ہیں تا کہ قارئین کو مطالعہ میں سہولت ہو۔ امید ہے کہ ہر شخص اس کتاب کو خود بھی پڑھے گا اور دوسروں کو مطالعہ کے لئے بھی دے گا اور مؤلف کو اپنی رائے سے آگاہ بھی فرمایا جائے گا۔ اس کتاب میں اُن باتوں کا ذکر کیا گیا ہے جو مخالفین اور ناواقف لوگ تنقید کا نشانہ بناتے ہیں جیسے طول عمر، غیبت اور اس کی وجہ، زمانہ غیبت میں امام زمانہ علیہ السلام کے فوائد، ظہور کی علامتیں، حضرت امام مہدی علیہ السلام کا عالمی انقلاب، دوسرے مذاہب کے لوگوں اور مستقبل شناسوں اور نجومیوں کی پیشینگوئیوں اور عالمی جنگ کے متعلق پیشینگوئیاں بیان کئے گئے ہیں تا کہ امام زمانہ علیہ السلام کے بارے میں قارئین واقف ہو سکیں۔

اقوام عالم کی زبوں حالی، ظلم وستم، مستکبرین جہاں کا مستضعفین عالم پر حملہ آور ہونا۔ حریت پسندوں اور انقلاب پرستوں پر جدید اسلحہ اور مثالی معاشی طاقت کے بل بوتے پر ظلم ڈھایا جا رہا ہے اور اُن کو دہشت گرد کا نام دے کر منفی پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔ اپنا نظام جمہوریت نافذ کرنے کا ہر قدم اٹھایا جا رہا ہے ان سب باتوں کا نشانہ صرف اور صرف مسلمانوں کو بنایا جا رہا ہے۔ ان کی دولت کو بے دریغ لوٹا جا رہا ہے۔ اسلام کے مجاہدوں کے جذبۂ حریت وشہادت کو کچلا جا رہا ہے۔ اسلامی ممالک پر بے جا پابندیاں لگائی جا رہی ہیں اور اپنے حلیفوں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے کہ جو چاہیں کریں اُن کی پشت پناہی کی جاتی ہے۔ مسلمانوں کے درمیان امن و امان کی فضا کو قتل و غارت گری میں بدلا جا رہا ہے۔ اسلام اور اسلامی شعائر کا کھلے بندوں مذاق

اڑایا جارہا ہے۔ یہ تمام شواہد اس بات کا تقاضہ کرتے ہیں کہ فرزند زہرا سلام اللہ علیہا مہدیؑ برحق قائمؑ آل محمدؐ ظہور فرمائیں اور طاغوتی طاقتوں کا قلع قمع کر کے دنیا میں امن وسکون کی فضا پیدا فرمائیں اور پوری کائنات پر اسلام کا پرچم لہرائیں۔ تمنا ہے کہ رب کائنات ہمارا حشر ونشر ولی عصر حجت خدا امام زمان مہدی برحق علیہ السلام کے ساتھ فرمائے اور ہمیں آپ کے پرچم کا سایہ نصیب ہو آمین ثم آمین!

خاکپائے امام العصر والزمان علیہ السلام

سیّد حسین محمد نقوی الامروہوی (ایڈووکیٹ)

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
-1	خلافت الٰہیہ	1
-2	حکومت الٰہیہ قرآن مجید کی روشنی میں	5
-3	احیائے اسلام اور عالمگیر حکومت	9
-4	ولادت امام مہدی علیہ السلام	13
-5	عالم غیبت	15
-6	حضرت امام مہدی علیہ السلام کا مسکن	21
-7	غیبت کیوں ہوئی؟	28
-8	واقعات جو قبل ظہور رونما ہوں گے	33
-9	دیگر علامات ظہور امام مہدی علیہ السلام	41
-10	علامات ظہور امام مہدی علیہ السلام	69
-11	ظہور امام مہدی علیہ السلام کی علامتوں کا تجزیہ	79
-12	امام آخر الزمانؑ اور غیبت	83
-13	حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کی غیبتیں	90
-14	صحیفہ دانیال میں ظہور امام مہدیؑ کے واقعات	96
15	انجیل متی سے کچھ حالات	99
-16	کلجگ	104
-17	حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق مختلف خیالات	111
-18	اہل اسلام اور بالخصوص اہل تشیع کے خلاف	114

-19	حضرت امام العصر والزمان علیہ السلام کی عمر کے بارے میں تجزیہ	122
-20	عزیز مصر کی عمر	135
-21	حکایت عجیبہ	140
-22	فتاویٰ وارشادات حضرت امام العصر والزمان علیہ السلام	146
-23	مہدویت کے جھوٹے دعویدار	161
-24	زمانہ ظہور امام مہدیؑ میں یہودیوں کا کردار	165
-25	زمانہ ظہور امام مہدیؑ میں اہل روم کا کردار	169
-26	زمانہ ظہور امام مہدیؑ میں اہل روس کا کردار	171
-27	صہیونی ورلڈ آرڈر؟	173
-28	دو دل آزار کتابیں	179
-29	یہودیت اور عیسائیت پر اسلامی انقلاب کا خوف	182
-30	مستقبل شناسوں کی پیشینگوئیاں	186
-31	موجودہ دور کے نجومیوں کی پیشینگوئیاں۔ظہور کے متعلق.....	193
-32	دنیا کے سو نجومیوں کا متفقہ فیصلہ اور اکیسویں صدی......	197
-33	میچل ناسٹر ڈیمس کی پیشینگوئیاں	202
-34	فرانسس مور کی پیشینگوئیاں	208
-35	السبتی کی پیشینگوئی	210
-36	ناسٹر ڈیمس کی مزید پیشینگوئیاں	211
-37	امریکہ کی مکمل تباہی قرآن حکیم، احادیث نبویؐ، انجیل کی روشنی میں	220
-38	عالمی جنگ	225
-39	تیسری عالمگیر جنگ کے متعلق ناسٹر ڈیمس کی پیشینگوئیاں	234
-40	اپنی موت سے پہلے جین ڈکسن کی پیشینگوئی	243
-41	تہذیبوں کا ٹکراؤ	246

خلافت الٰہیہ

وَ اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰئِکَۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَہ

(البقرہ آیت ۳۰)

ترجمہ: اے رسولؐ اس وقت کو یاد کرو جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں (اپنا) ایک نائب زمین میں بنانے والا ہوں۔

یہ آیت حضرت آدم علیہ السلام جو اوّل البشر و پیغمبر و خلیفہ الٰہیہ تھے، اُن کے متعلق ہے۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ ہادی یا پیغمبر یا خلیفہ الٰہیہ امت سے پہلے دنیا میں تشریف لائے اس سے دو باتیں ظاہر ہوتی ہیں:

(۱) ہادی ہو تو امت کی موجودگی ضروری نہیں

(۲) امت موجود ہو تو ہادی کی موجودگی ضروری ہے

پیغمبروں کا مبعوث کرنا حق تعالیٰ کے لئے واجب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بندوں کے لئے ایسے حاکم مطلق کا ہونا ضروری ہے جس کے ہاتھ میں اُن کے دین و دنیا کا اختیار ہو۔ اگر امت میں اختلاف پیدا ہو تو اس کو دور کرنے کے لئے کسی کو مقرر کرنا ضروری ہو گا تا کہ قیامت تک

اختلاف دور ہوتے رہیں۔ قیامت تک انسان کا اگر وجود باقی ہے تو اس کے لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ضرورت باقی رہے گی۔ لہٰذا خداوند تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو خود مقرر کیا جو انسانوں میں نیکی اور برائی کی تبلیغ کر سکے۔ پروردگار عالم نے انسانوں کی رہنمائی اور زندگی گذارنے کے لئے ضابطۂ حیات دیا اور ہر زمانہ میں ہر پیغمبر، نبی، رسول، ہادی کے ذریعہ انسانوں کی ہدایت کے لئے بھیجا۔ سب سے آخر میں خداوند تعالیٰ نے اپنے حبیب جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ آخری قانون اور ضابطہ حیات قرآن مجید کی شکل میں بھیجا اور دین کو مکمل کر دیا۔ اب اس قانون کے بعد کوئی دوسرا نہ تو پیمبر آئے گا اور نہ ہی کوئی دوسرا قانون یا کتاب آئے گی۔ یہ قیامت تک باقی رہے گا جس کا تحفظ خود پروردگار عالم نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اس قانون کو سمجھانے کے لئے لوگوں میں تبلیغ کرنے اور اس کے مطابق ان کے تنازعات کو حل کرنے کے لئے جو منجانب اللہ حامل اور امر الٰہی ہو اور لوگوں میں سے ہی ہو اس کا وجود قیامت تک کے لئے لازمی ہے۔ ایسی ہستی کو حجت خدا کہتے ہیں جس کی اطاعت لوگوں پر لازم ہو۔ اسی لئے خداوند تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ النساء کی ۵۴ آیت میں فرمایا "یاایھا الذین امنوا اطیعواللّٰہ و اطیعوالرسول و اولی الامر منکم" ترجمہ: اے ایمان لانے والو! خدا اور رسولؐ اور صاحبان امر کی اطاعت کرو۔ لفظ منکم سے مفسرین اور بہت سے لوگوں نے اولی الامر سے مراد حاکم وقت کو لیا ہے۔ اگر حکومت

الٰہیہ قائم ہے اور اس کا حاکم اللہ کا نمائندہ ہے تو وہ واجب الاطاعت ہے لیکن اگر وہ حاکم خواہ مسلمانوں ہی کی حکومت کیوں نہ ہو اگر گناہوں سے پاک نہ ہو اور عصمت سے خالی ہو تو کیا اس کی اطاعت لازم ہو گی؟ دنیاوی قانون کے مطابق ضرور قابل اطاعت ہو گا لیکن حکومت الٰہیہ کے قانون کے مطابق اس کی اطاعت لازم نہیں۔ کیونکہ اس آیت میں خدا نے جس طرح اپنی اور رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح حاملان اور امر الٰہی کی اطاعت بھی بندوں پر واجب قرار دی ہے تب یہ ہستی خدا اور رسول کا نائب ٹھہری کیونکہ پروردگار عالم کسی گنہگار یا عصمت سے خالی ہستی کی اطاعت کا حکم دے ایسا ممکن نہیں اور عصمت کا دعویٰ یا گناہوں سے پاک ہونے کا دنیاوی حکومت کا مقرر کردہ نمائندہ نہیں کر سکتا۔ پروردگار عالم کا اس آیت میں حکم کسی خاص زمانہ یا وقت یا کسی شخص کے واسطے نہیں ہے بلکہ ہر شخص اور ہر وقت کے واسطے قیامت تک کے لئے ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اطاعت عام ہے امور دنیا اور دین کی تخصیص نہیں ہے بلکہ عام اطاعت ہے۔ اگر اولی الامر سے مراد دنیا کے بادشاہ یا حکام مراد لئے جائیں تو مذہب اسلام کا کوئی ٹھکانا نہ رہے۔ کیونکہ کہیں نصاریٰ، کہیں کفار اور اگر مسلمان ہی مقصود ہوں تو مسلمانوں میں کتنے فرقے ہیں۔ تو کس فرقے کے حاکم کو واجب الاطاعت مانا جائے اور اگر دنیاوی قانون جو حکومت کی نمائندہ پارلیمنٹ نے بنائے ہیں اُن کو ہم اپنی عقلوں سے کس طرح قانون الٰہیہ کے مطابق ڈھال سکتے ہیں تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہم

قانون الٰہی کی خود ایسی تشریح یا مفسرین کی تفسیروں کے مطابق جو خود اختلاف پر مبنی ہیں وضاحت کرتے ہیں اور چونکہ ہماری حکومتیں غیر مسلموں کے دیئے ہوئے نظریہ جمہوریت کے تحت معرض وجوذ میں آتی ہیں تو وہ حاکم اکثریت کا نظریہ اپنے احکام میں اقلیت پر ٹھونستے ہیں۔ تو پھر مسلمان کسی کی اطاعت کریں یا سب کی کریں جو محال ہے۔

حکومت الٰہیہ قرآن مجید کی روشنی میں

قرآن مجید کی سورہ فاطر کی آیت ۳۲ "ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا" ترجمہ: پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے خاص اُن کو قرآن کا وارث بنایا جنہیں اہل سمجھ کر منتخب کیا۔ کی آیت یہ بتاتی ہے کہ وارث قرآن وہ اہل ہستی یا اشخاص ہوں گے جن کو پروردگار عالم نے خود منتخب کیا ہے۔ ہر کس و ناکس وارث قرآن ہونے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ یہ دعویٰ وہی کرسکتا ہے جس کو علم قرآن ہو یا جس پر قرآن مجید نازل ہوا اس لئے پہلی ذات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اور دوسری ذات وہ ہے جس کو سورۃ النحل کی آیت ۴۳ میں اہل ذکر فرمایا اس آیت کا ترجمہ یہ ہے "اور اے رسول تم سے پہلے آدمیوں کو پیغمبر بنا بنا کر بھیجا جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے (تم اہل مکہ سے کہو) کہ اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو" یہ اہل ذکر قیامت تک امت کے سوال کا جواب دینے کے اہل منصوص من اللہ ہوں موجود ہونا لازم ہے۔ علامہ ابن حجر مکی نے اپنی کتاب صواعق محرقہ میں لکھا ہے کہ تمام صحابہ میں حضرت علیؑ کے سوا کسی

نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میری موت سے قبل مجھ سے جو چاہو پوچھ لو آپ فرمایا کرتے تھے کہ خدا کی قسم کوئی آیت نازل نہیں ہوئی مگر میں جانتا ہوں کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی رات کو نازل ہوئی یا دن میں آبادی میں نازل ہوئی یا پہاڑ پر۔ یہ ہیں کتاب خدا کے وارث۔

نبوت کا سلسلہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ختم ہو گیا اب قیامت تک کے لئے وارث قرآن اور اولی الامر کا ہونا ضروری ہے۔ قرآن کریم کے سورۃ بنی اسرائیل کی آیت ۷۱ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ''اس دن کو یاد کرو جب ہم تمام لوگوں کو ان کے اماموں (پیشواؤں) کے ساتھ بلائیں گے''۔ تفسیر درمنثور جلد ۴ صفحہ ۱۹۴ پر حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد تحریر ہے کہ ''ہر قوم اپنے زمانہ کے امام اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کے ساتھ بلایا جائے گا'' جب سورۃ الرعد کی آیت ۷ نازل ہوئی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ''(اے رسول) تم تو صرف (خوف خدا) سے ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کے لئے ایک ہدایت کرنے والا ہے'' تو رسول اللہ نے اپنے ہاتھ کو سینہ پر رکھا اور فرمایا انا منذر میں ڈرانے والا ہوں پھر اپنے ہاتھ سے علی کے شانے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا اے علی میرے بعد تم ہی ہدایت کرنے والے ہو اور تمہارے ہی ذریعہ سے لوگ ہدایت پائیں گے تو معلوم ہوا کہ حضرت علی علیہ السلام اور ائمہ طاہرین علیہم السلام ہی ہدایت کی غرض سے قیامت تک منصوص من اللہ ہیں۔ اسی لئے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''میں تم لوگوں میں دو

گراں قدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ''ایک کتاب خدا اور دوسرے میرے اہلبیت تم ان دونوں سے متمسک رہو گے تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے اور یہ دونوں آپس سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں''۔ تو تم ان سے سیکھو ان کو نہ سکھاؤ کیونکہ وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں اور کبھی زمین ان سے خالی نہیں رہتی کیونکہ اگر خالی ہو جائے تو زمین والوں کو اپنے میں سما لے گی۔

اب ہم سورۃ البقرہ کی آیت ۱۲۴ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ خدا نے فرمایا ''میں تم کو (لوگوں کا پیشوا (امام) بنانے والا ہوں (حضرت ابراہیم نے) عرض کیا اور میری اولاد میں سے فرمایا (ہاں مگر) میرے اس عہدہ پر ظالموں میں سے کوئی فائز نہیں ہوسکتا'' خداوند تعالیٰ نے اس آیت میں دو باتوں کا واضح طور فیصلہ فرما دیا ایک تو یہ کہ کوئی شخص بغیر خدا کے مقرر کئے ہوئے کسی کا پیشوا یا امام نہیں ہوسکتا بلکہ وہی شخص ہوگا جو معصوم ہو اور عمر بھر اس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہوا ہو اور دوسرے یہ کہ یہ عہدہ کسی ظالم کو نہیں جائے گا۔ یہ ہیں وہ ہستیاں جو حکومت الٰہیہ کے کارپرداز اور اوامر الٰہیہ کے حامل اور نافذ کرنے والے ہیں۔ جناب رسول خدا پر نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم ہوگیا چونکہ سلسلہ ہدایت باقی ہے اور قیامت تک باقی رہے گا۔ اس لئے ایک ہادی یا امام کا باقی رہنا لازمی ہے۔ تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے اور ظہور فرمائیں گے اگر مسلمانوں میں اس سلسلہ میں کچھ اختلاف ہے تو یہ ہے کہ

کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ پیدا ہوں گے اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ پیدا ہو چکے ہیں اور پردہ حجاب میں یا غیبت میں ہیں۔ ایک اور بات جو لوگ کہتے ہیں کہ اگر آپ پیدا ہو چکے ہیں تو اُن کی عمر اتنی لمبی نہیں ہوسکتی اور وہ کہاں ہیں اور غیبت میں کیوں ہیں؟ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ پیدا ہوں گے تو وہ یہ نہیں بتاتے کہ کس نسل سے پیدا ہوں گے اور کب ہوں گے۔ تو اتنا عرصہ اُن کی پیدائش تک کا بغیر ہادی یا حجت خدا کے رہے گا تو رسول خدا کی حدیث کے مطابق تو زمین والوں کو زمین نے اپنے میں بات تک کیوں نہ سمالیا، لہٰذا اس اختلاف کو عقل تسلیم نہیں کرتی۔

احیائے اسلام اور عالمگیر حکومت

سورۃ توبہ کی آیت ۳۳ جس کا ترجمہ ہے کہ ''وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق یعنی نظام حق دے کر بھیجا تا کہ اس نظام کو تمام نظاموں پر غلبہ دے اگر چہ مشرکین کو یہ بات ناپسند ہی کیوں نہ ہو''۔
ا۔ الحجۃ للبحرانی صفحہ ۸۶ پر جناب امیر المومنینؑ سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے ''کیا اللہ تعالیٰ نے اس دین کو غلبہ عطا کر دیا ہے تو آپ نے فرمایا ہرگز نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے (یہ اس وقت ہوگا) جب دنیا میں کوئی ایک بستی بھی نہیں رہے گی مگر یہ کہ صبح و شام کلمہ کلمہ لَا اِلٰہ الا اللّٰہ مُحمَّدُ الرسُول اللّٰہ کی صدا گونجے گی۔ اسی کتاب کے صفحہ ۲۷ پر ابن عباس سے روایت ہے کہ تمام یہود و نصاریٰ اور تمام یہود و نصاریٰ اور تمام قومیں مسلمان ہو جائیں گی جزیہ اٹھا دیا جائے گا۔ صلیب کو توڑ دیا جائے گا۔ خنزیر کو مار دیا جائے گا اور یہ اللہ کا فرمان ہے۔ اسی کتاب کے صفحہ ۸۶ پر حضرت امام جعفر صادقؑ سے ابو بصیر کے سوال پر منقول ہے کہ ''خدا کی قسم اس آیت کی تاویل ابھی تک

نہیں آئی ہے" دریافت کیا کب آئے گی۔ فرمایا "جب حضرت قائم علیہ السلام قیام کریں گے، خروج کریں گے۔ تمام کافر و مشرک آپ کے خروج کو ناپسند کریں گے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی کافر و مشرک کسی پتھر چٹان یا غار میں پوشیدہ ہوگا تو وہ پتھر پکار کر کہے گا۔

اے مومن میرے اندر کافر یا مشرک بیٹھا ہے اسے قتل کر دے پس مومن اسے قتل کر دے گا۔"

۲۔ تفسیر عیاشی جلد ۲ صفحہ ۸۷ میں امام محمد باقرؑ نے آیت کی تفسیر فرمائی ہے کہ "تمام لوگ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اقرار کر لیں گے۔"

۳۔ بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۱۹۱ پر امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ حضرت قائم علیہ السلام کی مدد رعب کے ذریعہ سے کی گئی ہے اور فتح سے آپ کی تائید کی گئی ہے۔ آپ کے لئے زمین لپیٹ دی جائے گی خزانے ظاہر ہوں گے۔ مشرق تا مغرب آپ کی حکومت ہوگی، دین اسلام غالب ہوگا۔ زمین میں کوئی خرابی نہ رہے گی۔ اسی کتاب کی جلد ۲ صفحہ ۵۶ پر امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ "سب مشرکین سے جنگ کرو جس طرح وہ سب تم سے جنگ کرتے ہیں تاکہ فتنہ و فساد باقی نہ رہے اور پورا دین (نظام) اللہ کا ہو" اور اسی کتاب کے صفحہ ۸۸ پر ہے کہ "بے شک تمام عالموں کے لئے ذکر ہے اور تم اس کی خبر کو ضرور کچھ عرصہ بعد جان لو گے۔"

۴۔ شرح نہج البلاغہ جلد نمبر ۴ صفحہ ۲۶ پر حضرت امیر المومنین کا

ارشاد ہے کہ وہ (امام قائمؑ) رائے کو قرآن پر موڑ دے گا جبکہ ان لوگوں نے قرآن کو رائے پر موڑ دیا ہوگا اور وہ ان کو عادلانہ سیرت دکھائے گا وہ کتاب خدا اور سنت پیغمبر کو زندہ کرے گا۔

۵۔ بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۵۲ پر امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ "میں تمہارے اس دین کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ برابر پیٹھ پھیرنے والا ہوگا اور اپنے خون میں تڑپے گا۔ پھر تمہیں ہم اہلبیت میں سے ایک شخص دین واپس لوٹائے گا۔ پس وہ ایک سال میں تمہیں دو عطاء اور بخششیں دے گا اور مہینہ میں دو رزق دے گا۔ اس کے زمانہ میں تمہیں حکمت دی جائے گی یہاں تک کہ عورت اپنے گھر بیٹھ کر کتاب خدا اور سنت نبویؐ کے مطابق فیصلہ دے گی۔

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ اسلام اس زخمی پرندے کی مانند ہوگا جو اپنے پروں کو اپنے خون میں مار رہا ہو یعنی مسلمان اس سے دور ہو چکے ہوں گے۔

اس کی تحریف کر دی گئی ہوگی۔ دو عطاء یا بخششوں سے مراد اور مہینہ میں دو رزق سے مراد یہ ہے کہ چھ ماہ بعد بیت المال سے تقسیم ہوگی اور ہر دو ہفتہ بعد غذائی مواد تقسیم ہوگا۔

احیائے اسلام انتہائی اہم دور ہوگا تائید غیبی سے امام العصر علیہ السلام اس دور میں اسلام کو کل دنیا میں غالب کر دیں گے۔ اس دور میں ہماری کیا ذمہ داری ہوگی؟ اگر ہم زمانہ غیبت میں دینی تعلیم اور احکام الٰہی

سے واقف ہوں گے اور اس پر عمل پیرا ہوں گے تو ہمیں مشکل نہ آئے گی اور ہم آسانی کے ساتھ امام علیہ السلام کی اس کام میں مدد کر سکتے ہیں ان لوگوں کو جو اسلام کو قبول کر چکے ہوں گے ان کو مذہبی تعلیم دے سکتے ہیں۔ بیت المال کی تقسیم اور غذا کی تقسیم میں شریک ہو کر بموجب احکام امام العصرؑ کام کر سکتے ہیں۔ ان لوگوں کا خاتمہ کر سکتے ہیں جنہوں نے قرآن مجید کو اپنی رائے پر تبدیل کر لیا تھا اگر امام زمانہ کا حکم ہو۔ دین اسلام کی تبلیغ اس کی اصل صورتمیں احکام امام العصرؑ کے تحت کر سکتے ہیں۔ انتظامی امور میں بحکم امامؑ شریک ہو کر خدمت کر سکتے ہیں اور اسی قسم کی دوسری ذمہ داریوں کو جو منجانب امام العصر علیہ السلام ہماری سپرد کی جائیں پورا کریں۔

ولادت امام مہدی علیہ السلام

حضرت امام مہدی علیہ السلام امام حسن عسکری علیہ السلام کے صاحبزادہ ہیں جو جناب نرجس خاتون جن کا ایک نام ملیکہ دختر یشوعا فرزند قیصر بادشاہ روم ہیں اور جن کی والدہ گرامی حضرت شمعون بن حمون الصفا وصی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اولاد سے ہیں کے بطن سے دنیا میں ۲۵۵ھ یا ۲۵۶ھ میں سامرہ میں تشریف لائے۔ جناب نرجس خاتون سے امام حسن عسکریؑ کے عقد کا واقعہ کتابوں میں تفصیل کے ساتھ تحریر ہے۔ ہم اختصار کے ساتھ تحریر کرتے ہیں کہ جناب نرجس خاتون نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور شمعون اُن کے دادا کے قصر میں جمع ہیں جہاں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے وصی اور چند اماموں کے ساتھ تشریف لائے۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت کا استقبال فرمایا۔ جناب رسول خدا نے فرمایا اے روح اللہ میں اس لئے آیا ہوں کہ ملیکہ جو تمہارے وصی شمعون کی دختر ہے، اپنے اس فرزند (امام حسن عسکریؑ) کے لئے خواستگاری کروں پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شمعون

کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ دونوں جہان کا فخر و شرف تیری طرف متوجہ ہوا ہے تو قبول کر۔ شمعون نے قبول کیا جناب رسول خدا نے خطبہ پڑھا اور عقد پڑھا گیا اور فرزندان حضرت رسول خدا اور حواریان حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس عقد کے گواہ ہوئے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے حکم کے مطابق جناب نرجس خاتون نے کلمہ پڑھا جس پر آپ نے جناب نرجس کو گلے سے لگا لیا اور فرمایا کہ میرے فرزند کی منتظر رہو میں تیری طرف بھیجتی ہوں چنانچہ جناب امام حسن عسکری علیہ السلام عالم خواب میں آپ سے ملاقات فرماتے رہے۔ جناب نرجس خاتون انتظار فرماتی رہیں حتیٰ کہ ایک کنیز کی شکل میں اپنے دادا کے لشکر کے ساتھ جو اہل اسلام پر فوج کشی کے لئے جا رہا تھا شامل ہو کر تشریف لے گئیں جن کو حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے بشیر بن سلیمان کے ذریعہ خریدا جب یہ خدمت حضرت امام علی نقی علیہ السلام میں پہنچیں تو حضرت نے فرمایا کہ دو امروں میں کون سا امر تیرے نزدیک بہتر ہے۔ کیا دس ہزار اشرفیاں تجھے عطا کروں یا شرف ابدی کی بشارت دوں۔ جناب نرجس خاتون نے شرف ابدی قبول فرمایا۔ حضرت نے فرمایا کہ میں ایسے فرزند کی بشارت دیتا ہوں جو کہ مشرق و مغرب کے عالم کا بادشاہ ہوگا اور زمین کو عدل و انصاف سے ظلم و جور کا خاتمہ کر کے بھر دے گا جو تیرے بطن سے ہوگا جس کے لئے رسول خدا نے تیرے والد سے خواستگاری کی تھی اور تیرا عقد پڑھایا تھا۔ یہ ہیں حضرت امام مہدی علیہ السلام۔

عالم غیبت

آپ کی غیبت کبریٰ ۳۲۹ھ سے شروع ہوئی جو ظہور تک رہے گی۔ آپ عالم غیبت میں دن گذار رہے ہیں۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے آپ سے یہ عہد لیا تھا کہ میں زمین پر ساکن نہ ہوں مگر ایسی جگہ جو تمام مقامات سے دور اور پوشیدہ ہو کہ اہل ضلالت کے مکر اور فریب سے محفوظ رہوں اس وقت تک کہ حق تعالیٰ مجھ کو ظاہر ہونے کی اجازت دے۔ تم حجت خدا ہو اور تم کو امر حق کو پھیلانے اور امر باطل اور اعدائے دین کو ختم کرنیکے لئے مقرر فرمایا ہے لہٰذا ظالموں سے محفوظ مقام اختیار کرو۔ آنحضرت اسی دینا میں قیام پذیر ہیں اور لوگوں میں رہتے ہیں اُن سے ملتے ہیں لیکن ناشناسی کی وجہ سے آنحضرت کو پہچانا نہیں جاتا۔ آنحضرت کی دو غیبتیں ہیں ایک غیبت صغریٰ جو ۲۵۵ھ سے شروع ہو کر ۳۲۹ھ تک رہی اس دوران تمسک کا ذریعہ آپ کے نوابین تھے دوسری غیبت کبریٰ ہے جو ۳۲۹ھ سے شروع ہوئی اور ظہور تک رہے گی اس دوران تمسک کا سلسلہ باقی نہیں رہا۔ غیبت کبریٰ میں بعض لوگوں نے آنحضرت سے ملاقات کی

مگر اس وقت نہ پہچانا یا اعلان کرنے کی اجازت نہ تھی۔

یہ غیبتیں کیوں عمل میں آئیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ گیارہ کے گیارہ امام شہید کیے گئے کوئی بھی اپنی طبعی موت سے اس دنیا سے نہیں گیا۔ اس لئے یہ ضروری تھا کہ آپ کو حجاب میں رکھا جائے اور کسی کو نہ معلوم ہو سکے کہ آپ کہاں ہیں تا کہ حجت خدا محفوظ رہ سکے۔ دشمنوں نے آنحضرت کو شروع سے ہی تلاش کرنے اور قتل کرنے کی ناکام کوشش کی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے لئے غیبت کا ہونا ضروری ہے جس میں ہر وہ شخص جو باطل پرست ہے شک کرے گا راوی نے کہا کہ ایسا کیوں ہوگا تو حضرت نے فرمایا اس وجہ سے کہ ہم لوگوں کو اس کا حکم نہیں کہ تم لوگوں پر ظاہر کریں۔ راوی نے کہا کہ پھر غیبت میں کیا حکمت ہے حضرت نے فرمایا ان سے پہلے جو انبیاء علیہم السلام کی غیبتیں ہوئیں جو مصلحتیں اس میں تھیں وہی مصلحت اس میں بھی ہے اور اس کی حکمت اس وقت ظاہر ہوگی جبکہ امام ظاہر ہوں گے اے ابن فضل (راوی) یہ امر امور خدا سے ہے اور ایک بھید اسرار خدا سے ایک غیبت ہے اور کوئی فعل خدا کا حکمت سے خالی نہیں ہے۔

غیبت کے متعلق پیغمبر اسلام اور ائمہ اطہار کی پیشینگوئیاں

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ائمہ اطہار نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت سے قبل ہی آپ کی غیبت کے متعلق پیشینگوئیاں فرمائی تھیں اور لوگوں کو اس سے باخبر کر دیا تھا۔ جناب

رسالتمآبؐ نے فرمایا۔ ''اس خدا کی قسم جس نے مجھے بشارت کے لئے مبعوث فرمایا ہے میری اولاد میں سے قائمؑ ایک زمانہ میں اس طرح غائب ہو جائے گا کہ لوگ کہیں گے کہ خدا کو آل محمدؐ کی ضرورت نہیں رہی اور دوسرے لوگ اس کی ولادت میں شک کریں گے پس ہر وہ شخص جسے زمانہ غیبت سے وابستگی ہو اسے چاہئے کہ اپنے دین کی نگہبانی کرے اور شیطان کو شک کی صورت میں اپنے تک پہنچنے کا راستہ نہ دے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اس کو میرے دین سے بھٹکا دے اور دین سے اسے خارج کر دے جیسا کہ وہ اس سے پہلے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکال چکا ہے خدا نے شیطان کو کافروں کا دوست اور حاکم بنایا ہے۔

(اثبات الہداۃ ج ۶ ص ۳۸۶)

اصبغ بن بناتہ سے منقول ہے کہ امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے حضرت قائمؑ کو یاد کر کے فرمایا۔ ''باخبر رہنا وہ جناب اس طرح پردۂ غیبت میں چلے جائیں گے کہ نادان لوگ کہیں گے کہ خدا کو آل محمدؐ کی ضرورت نہیں رہی (اثبات الہداۃ ج ۶ ص ۳۹۳) حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ ''اگر اپنے امام کی غیبت کے بارے میں سنو تو انکار نہ کرنا'' (بشارت والہداۃ ج ۹ ص ۳۵۰) ابوالفرج اصفہانی نے لکھا ہے کہ عیسیٰ ابن عبداللہ نے بیان کیا کہ محمد بن عبداللہ بن حسن بچپن ہی سے غیبت کی حالت میں زندگی بسر کرتے تھے اور ان کا نام مہدی پڑ گیا تھا۔

(مقاتل الطالبین ص ۳۶۵)

سید محمد حمیری کہتے ہیں مجھے محمد حنفیہ کے بارے میں غلو تھا اور میرا عقیدہ تھا کہ وہ غائب ہیں حتیٰ کہ خدا نے مجھ پر احسان کیا اور جعفر بن محمد صادق کے ذریعہ اس نے مجھے آتش جہنم سے نجات دی اور مجھے سیدھے راستہ کی ہدایت کی میں نے دریافت کیا کہ مذکورہ غیبت کس شخص سے متعلق ہے۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ وہ آخری امام حق کے لئے ہے جو بقیۃ اللہ اور صاحب الزمان ہے وہ دنیا سے نہ اٹھے گا جب تک کہ اس کا ظہور ہو گا اور وہ دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا'' غیبت کا موضوع حضرت مہدیؑ کی حتمی علامتوں میں سے ہے اور پیغمبر اکرمؐ اور ائمہ اطہار نے اُن کے والد گرامی کی ولادت سے پہلے اس بات سے لوگوں کو آگاہ کر دیا تھا۔

طبری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں ولی عصر کی غیبت کی خبریں ان کی ولادت، ان کے والد کی ولادت اور ان کے جد امجد کی ولادت سے پہلے مل چکی تھیں اور محدثین نے امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ کے عہد میں کتابیں تالیف کی تھیں جن میں یہ تحریر کر دیا تھا۔ ایک محدث حسن بن محبوب نے زمانہ غیبت سے سو سال پہلے ''مشیخہ'' نامی کتاب تالیف کی اور غیبت کی خبریں تحریر کیں۔

(کتاب اعلام الوریٰ تالیف طبری طبع تہران سال ۱۳۳۸ھ ص ۴۱۶)

محمد بن ابراہیم بن جعفر نعمانی جو غیبت صغریٰ کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے اور ''غیبت'' نامی کتاب کی تالیف کے وقت کچھ سال امام زمان کی عمر شریف کے گزر چکے تھے وہ اس کتاب کے صفحہ ۶ پر لکھتے ہیں کہ ائمہ

اطہار نے امام زمانہ کی غیبت کے واقع ہونے کی خبر پہلے ہی دے دی تھی۔ اگر ان کی غیبت واقع نہ ہوتی تو یہ معاملہ خود امامیہ عقیدہ کو غلط ہونے کا گواہ ہوتا لیکن پروردگار عالم کے آنجناب کو غائب کر کے ائمہ اطہار کی خبروں کو واضح کر دیا۔

اب ہم امام عصر علیہ السلام کی ولادت سے قبل غیبت سے متعلق جو کتابیں تالیف کی گئیں وہ تحریر کرتے ہیں۔

۱۔ علی بن حسن بن محمد طائی طاہری جو اصحاب موسیٰ بن جعفر میں سے ہیں انہوں نے غیبت پر ایک کتاب لکھی جس کا تذکرہ کتب رجال نجاشی صفحہ ۱۹۳ رجال شیخ طوسی ص ۳۵۷ اور فہرست شیخ طوسی ص ۱۱۸ پر ہے۔

۲۔ علی ابن عمر اعرج کوئی حضرت موسیٰ بن جعفر کے اصحاب میں سے تھے انہوں نے ایک کتاب غیبت پر تحریر کی جس کا ذکر کتاب رجال نجاشی ص ۱۹۴ پر ہے۔

۳۔ ابراہیم بن صالح انماطی بھی حضرت موسیٰ بن جعفرؑ کے اصحاب میں سے تھے۔ انہوں نے ایک کتاب غیبت پر تحریر کی جس کا ذکر کتاب رجال نجاشی ص ۲۸ پر ہے۔

۴۔ حسن بن علی ابن حمزہ امام رضا علیہ السلام کے زمانے میں زندہ تھے انہوں نے ایک کتاب غیبت پر تحریر کی جس کا ذکر فہرست شیخ طوسی ص ۷۵ پر ہے۔

۵۔ عباس ابن ہشام ناشری اسدی ایک جلیل القدر امام رضا علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے ۲۲۰ھ میں ان کی وفات ہوئی انہوں نے بھی ایک کتاب غیبت پر لکھی جس کا ذکر کتاب رجال نجاشی ص ۳۵ پر ہے۔

۶۔ علی بن حسن بن فضل حضرت ہادی اور امام حسن عسکریؑ کے اصحاب میں سے تھے انہوں نے غیبت پر ایک کتاب تالیف کی (رجال شیخ طوسی ص۳۱۹)۔

۷۔ فضل بن شادان نیشاپوری بھی حضرت امام حسن عسکریؑ کے اصحاب میں سے تھے انہوں نے ایک کتاب غیبت کے عنوان سے لکھی ان کی وفات ۳۶۰ھ میں ہوئی (فہرست شیخ طوسی ص ۱۵۰)

ان کتابوں سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت کا مسئلہ کوئی نیا نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے اب تک توجہ کا مرکز رہا ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا مسکن

ولادت حضرت امام مہدی علیہ السلام کا عقیدہ رکھنے والے اور غیبت امامؑ زمانہ پر ایمان رکھنے والے کے لئے یہ ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کہ حضرت حجت علیہ السلام اب تک موجود ہیں تو وہ اس دنیا میں کس علاقہ میں رہائش پذیر ہیں اور ان کی شخصی زندگی کیسی ہے۔ جہاں تک روایات معصومین علیہم السلام کا تعلق ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے خوش نصیب افراد کی جن کو زیارت امام العصرؑ کا شرف حاصل ہوا ہے، کافی تعداد ہے۔

وہ صرف اشارات اور کنایات کی زبان میں ہیں۔

مثال کے طور پر چند ایک پیش کرتے ہیں تا کہ اندازہ ہو سکے کہ خداوند تعالیٰ نے امام زمانہ کو کس طرح مخفی رکھا ہے۔

۱۔ احتجاج طبرسی ص ۴۹۷ کے مطابق ۴۱۰ھ میں ایک توقیع مبارک جو صاحب العصرؑ کے دست مبارک کی تحریر ہے، شیخ مفید علیہ الرحمتہ کے فضائل میں برآمد ہوئی۔ اس طرح ہے کہ ''اگر چہ ہمارا قیام ایک

ایسے دور افتادہ قطعہ زمین پر ہے جو دشمنوں کی نگاہ سے پنہاں ہے کیونکہ مصلحت خداوندی کا تقاضہ یہی ہے کہ جب تک حکومت ہمارے اور ہمارے شیعوں کے ہاتھ نہیں آ جاتی اس وقت تک ہم ایسے ہی دور افتادہ مقامات میں زندگی بسر کریں۔ مگر اس مکانی دوری کے باوجود ہم تمہارے حالات سے باخبر رہتے ہیں اور تمہاری کوئی بات ہم سے پوشیدہ نہیں ہوتی۔ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ آپ لوگ کن مصائب کا شکار ہیں۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ آپ لوگوں میں صالح اور نیک پیشروؤں نے جن معاملات کو بعض مصالح کی بناء پر چھوا تک نہ تھا اب تم لوگوں میں سے بعض افراد انہی معاملات کو یہ خیال کر کے چھیڑ رہے ہیں کہ گذشتگان ان فوائد سے بے خبر تھے حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے ہاں یہ بھی یاد رکھو کہ ہم نے تمہیں نہ تو چھوڑا ہے اور نہ ہی تمہاری یاد ہمارے دِلوں سے مٹی ہے بلکہ اس کے برعکس اگر ہمارا دست تعاون قدم قدم پر تمہارے ساتھ شامل حال نہ ہوتا تو آج تک ہمارے مخالفین تمہیں اس طرح ہڑپ کر چکے ہوتے کہ تاریخ میں تمہارا نام ونشان تک بھی نہ ہوتا''۔

۲۔ بعض روایات کے مطابق حضرت کی مستقل قیام گاہ مدینہ طیبہ دشت حجاز، کوہ رضویٰ، کرعہ، جابلقا اور جابلسا بیت الحمد میں ہے۔ اسی طرح انباری کی مشہور ومعروف حکایت ہے جو حدیقۃ الشیعہ، جنۃ الماویٰ اور دیگر کتب میں تحریر ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ انباری نے عون

الدین وزیرؒ کے سامنے ان الفاظ میں سنائی "میں ۵۴۳ھ میں اپنی جائے پیدائش سے ایک تجارتی قافلہ کے ساتھ بربر کے علاقہ میں گیا وہاں سے ہمارا بحری سفر شروع ہوا۔ اتفاقاً ہم ایسے جزائر میں پہنچ گئے کہ ہماری کشتی کے ملاح بھی ان جزائر میں پہلی بار آئے تھے۔ جب ہم وہاں لنگر انداز ہوئے اور وہاں کے رہنے والوں سے ان جزیروں کے نام پوچھے تو ہمیں بتایا گیا کہ یہ پانچ جزیرے ہیں۔

۱۔مبارکہ، ۲۔زاہرہ، ۳۔صافیہ، ۴۔طلوم اور ۵۔عناطیس

ان تمام جزائر کے رہنے والے شیعہ مسلمان ہیں اور ان جزائر کے حکمران بھی پانچ ہیں جو حضرت امام منتظرؑ کی اولاد میں ہیں، جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۱۔ طاہر ابن امام مہدیؑ، قاسم ابن امام مہدیؑ، ابراہیم ابن امام مہدیؑ، عبدالرحمن ابن امام مہدیؑ اور ہاشم ابن امام مہدیؑ۔ اس کے بعد اس شخص نے ان جزائر کا حسن و صفائی اور جزائر کے رہنے والوں کے حسن و کردار و گفتار کا حال بتایا اس نے اپنے متعلق بتایا کہ میں مذہباً عیسائی ہوں۔ جب اس کی حکایت ختم ہوئی تو ناصبی وزیر نے حاضرین محفل سے وعدہ لیا کہ تم یہ حکایت کسی کو نہیں سناؤ گے"۔

۲۔ اسی طرح ساتویں صدی ہجری کا معروف عالم دین اور مصنف فضل ابن یحییٰ طیبی ۱۱؍شوال ۶۹۹ھ کو جزیرہ خضرا کی مفصل داستان خود زین الدین علی ابن فاضل مازندرانی کی زبانی جلسۂ عام میں سنتا

ہے اور ایک کتاب ''الجزیرۃ الخضرا'' کے نام سے شائع کرتا ہے جس داستان کا خلاصہ اس طرح ہے کہ ''زین الدین علی ابن فاضل مازندرانی ۶۹۰ ھ میں بحر اوقیانوس میں تین دن تک مسلسل سفر کرتا ہے۔ تین دن کے سفر کے بعد جزائر روافض میں پہنچتا ہے۔ وہاں اسے معلوم ہوتا ہے کہ جزیرہ خضرا کے نام ایک جزیرہ جس میں حضرت ولی العصر کی اولاد مقیم ہے چالیس دن جزائر روافض میں قیام کرتا ہے۔ چالیس دن بعد وہاں بحری جہاز جزیرہ خضرا سے سامان خورد و نوش لے کر ان جزائر روافض میں پہنچتے ہیں یہ ساحل سمندر پر جاتا ہے۔ جہاز کا کپتان زین الدین کا نام معہ اس کے باپ کے نام کے لے کر پکارتا ہے اور اسے بتاتا ہے کہ آپ کی مکمل فائل میرے پاس ہے اور مجھے اجازت دی گئی ہے کہ اگر تو جزیرہ خضرا میں آنا چاہے تو میں تجھے ساتھ لے جا سکتا ہوں۔ زین الدین جانے پر آمادہ ہو جاتا ہے مسلسل سولہ دن سمندر میں چلنے کے بعد آب سفید پر پہنچتے ہیں۔ کپتان زین الدین کو بتاتا ہے کہ یہ آب سفید جزیرہ خضرا کے گرد ایک مضبوط حصار ہے جو جہاز بھی اس آب سفید کی بحری ہوائی حدود سے اندر داخل ہونے کی کوشش کرے گا وہ سمندر میں غرق ہو جائے گا۔ زین الدین جزیرہ خضرا میں پہنچ جاتا ہے لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو بہترین شکل وصورت اور عمدہ ترین لباس میں دیکھتا ہے۔ شہر انتہائی آباد ہے سدا بہار درخت اور نواع و

اقسام کے میوے موجود ہیں۔ بازار پُر رونق، بلند بلند مکانات، سنگ مرمر کے تعمیر شدہ ہیں۔ سید شمس الدین ایک انتہائی عمر رسیدہ شخص کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ یہ امام زمانہ سے پانچویں پشت میں ہیں۔ اس جزیرہ کے لوگوں کی تعلیم و تربیت اور جزیرہ کا انتظام و انصرام انہی کے سپرد ہے اور اس جزیرہ میں امام زمانہ کے نائب خاص ہیں۔ تمام احکام امام عالی مقام سے براہ راست حاصل کرتے ہیں لیکن آج تک حضرت کی زیارت سے مشرف نہیں ہوئے۔ ہر جمعہ کی صبح ایک مخصوص جگہ حضرت کے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ہے۔ ایک خط ملتا ہے۔ جس میں آئندہ جمعہ تک پیش آنے والے واقعات اور مسائل کا مفصل حال موجود ہوتا ہے۔ زین الدین علی اس جزیرہ میں اٹھارہ دن تک قیام کرتا اور جناب شمس الدین صاحب کی صحبت میں فیضیاب رہتا ہے، اٹھارہ دن بعد اسے حکم ملتا ہے کہ واپس وطن لوٹ جائے۔ علی ابن فاضل نے حضرت شمس الدین صاحب سے جو علمی استفادہ کیا اسے ایک علیحدہ کتاب موسومہ الفواعد الشمسیہ کیا اور اپنے سفر کی مکمل تفصیل سے اپنے ہمعصر چند بزرگ علماء کو مطلع کرتا ہے"۔

علماء شیعہ اس کتاب کو خصوصی توجہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ داستان شہید اوّل محمد بن مکی نے اپنے دست مبارک سے اس کتاب کو تحریر کیا ہے۔ جو حضرت امیرالمومنین کے خزانہ سے ملی ہے۔ محقق کرکی نے اسی کتاب کا

فارسی ترجمہ کیا ہے اور علامہ مجلسیؒ نے اس کتاب کو بحار الانوار میں شامل کیا ہے۔ مقدس اردبیلی اس کتاب کو حدیقۃ الشیعہ میں درج کرتے ہیں۔ شیخ حر عاملیؒ اس کتاب کو اپنی اثبات الہداۃ کا خبر بناتے ہیں۔ وحید بہبہانی اس کے مضمون کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ بحر العلومؒ اپنے رجال میں اس سے سند لیتے ہیں۔ قاضی نور اللہ شوستریؒ اس واقعہ کی حفاظت کی ہر مومن کو وصیت کرتے ہیں۔ مرزا آفندیؒ ریاض العلماء میں تحریر کرتے ہیں۔ مرزا نوریؒ جنۃ الماویٰ اور النجم الثاقب میں شامل کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں شیعہ علماء نے اس داستان کو اپنی اپنی کتب میں درج کیا ہے۔ چنانچہ مولانا سید محمد صاحب قبلہ مجتہد امروہوی مرحوم نے اپنی کتاب ملاقات امام اور مولانا سید علی حسن صاحب اختر امروہوی مرحوم نے اپنی کتاب آفتاب ظہور مہدیؑ میں تحریر فرمایا ہے۔ قارئین حضرات یہ داستان تفصیل سے ان کتب میں مطالعہ فرما سکتے ہیں۔ درج بالا زین الدین علی بن فاضل، مازندرانی کا واقعہ ہر اعتبار سے قابلِ وثوق ہے۔ خود زین الدین علی ابن فاضل انتہائی زاہد، پرہیزگار اور تقویٰ میں یگانہ روزگار تھے اور فضل ابن یحییٰ طیبی کی علمی شہرت اور دیانت ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے امام زمانہؑ کی اولاد جزیرہ خضرا جو بحر اوقیانوس میں ہے سکونت پذیر ہے اور آپ کا مسکن بھی یہی جزیرہ ہے۔

جس طرح ہم حتمی طور پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ حضرت کا مقام سکونت کہاں ہے۔ اسی طرح یہ بھی حتمی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ آپ مجرد زندگی

گزار رہے ہیں یا بمعہ اہل وعیال کیونکہ آپ کے متعلق ہر بات اخفا میں ہے تا کہ دشمنوں کے شر سے محفوظ رہ سکیں البتہ روایات، قرائن اور شواہد سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ مجرد نہیں بلکہ معیل زندگی بسر فرما رہے ہی جس طرح سے کہ آپ کے مسکن کے متعلق روایات، قرائن اور شواہد ہیں اور جس طرح آپ کے ظہور و نور کے متعلق علامات و روایات و شواہد ہیں۔ جہاں تک کہ آپ کی اولاد کا تعلق تو علاوہ کتب معتبرہ کے درج بالا، روایات سے واضح ہے کہ جزیرہ مبارکہ اور جزائر خضرا میں آپ کی کثیر اولاد رہائش پذیر ہے اور جہاں تک آپ کی زوجہ مبارکہ کا تعلق ہے تو کتاب نجم الثاقب صفحہ نمبر ۲۵۵ پر ایک روایت اس قدر ہے کہ ''حضرت ولی العصرؑ کی زوجہ مبارکہ عبدالعزیٰ ابن عبدالمطلب کی اولاد سے ہیں''۔

غیبت کیوں ہوئی؟

حضرت حجت علیہ السلام کی پوشیدہ ولادت مسئلہ غیبت کی تمہید تھی۔ پروردگار عالم نے حضرت کی پیدائش سے قبل ہی عنوان غیبت قائم فرما دیئے تھے کیوں؟ اس لئے کہ حضرت کے جد نامور اور پدر بزرگوار کی حیات طیبہ اس طرح گزری تھی کہ قید کے زمانہ کے علاوہ بھی حضرت امام علی نقی علیہ السلام عام مومنین سے ملاقات نہ فرماتے تھے صرف چند آدمیوں کی آمد ورفت تھی اور امام حسن عسکری علیہ السلام تو مومن سے پردہ کے اندر سے گفتگو فرماتے تھے، سوائے ایسی مجبوری کے جو حکومت کی طرف سے پیش آتی تھی باہر تشریف نہ لے جاتے تھے۔ ان ذوات مقدسہ کا یہ عمل بھی آخری حجت خدا کی غیبت کا پیش خیمہ تھا تا کہ لوگ حجاب غیبت سے مانوس ہو جائیں اور سلاطین وقت کو ائمہ معصومین علیہم السلام کی جانب سے یہ اطمینان ہو جائے کہ ہماری بادشاہت کے خلاف یہ حضرات حصول سلطنت کے لئے کوئی ارادہ نہیں رکھتے لیکن آخری امام علیہ السلام کے متعلق یہ جانتے تھے کہ ان کے ہاتھ سے ہمیں مغلوب ہونا پڑے گا اور دنیا کی ہر

دولت ومملکت ختم ہو جائے گی۔ اسی لئے بادشاہ وقت معتمد بن متوکل انتہائی کوشش میں تھا کہ حضرت پر قابو حاصل ہو جائے۔ برابر تجسس میں رہا لیکن حافظ حقیقی نگہبان تھا اور ایسے سامان مہیا ہوتے رہے حضرت حجت علیہ السلام نے کیسی خوفناک فضا میں پدر بزرگوار کی نماز جنازہ پڑھی کیونکہ امام کے جنازہ کی نماز امام ہی پڑھاتا ہے۔ حاظرین حیرت زدہ ہو گئے۔ جعفر آپ کے کہنے پر پیچھے ہٹ گئے۔ معتمد اس خبر کے ملنے پر حواس باختہ ہو گیا دونوں خاموش ہو گئے اور لوگوں کی توجہ ہٹانے کی غرض نے اس کو محض خیال یا کسی لڑکے کی لڑکپن کی بات بتائی اور جعفر اپنے بھائی حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو لاولد ہی بتاتے رہے۔ معتمد اچھی طرح جانتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئی غلط نہیں ہو سکتی۔ نماز جنازہ کے واقعہ سے اس کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ آخری امام پیدا ہو چکے ہیں اور اس وقت موجود ہیں لیکن اس واقعہ کا اظہار نہ کیا اور نہ ہی اہمیت دی اور خفیہ طور سے حضرت کو قتل کرنے کی تدبیر کرتا رہا۔ حکومت کی طرف سے حضرت کی تلاش صرف شہروں ہی میں نہ تھی بلکہ غیر آباد مقامات پر بھی جاسوس لگے ہوئے تھے اس تلاش اور تجسس کی ایسی مصیبت ناک حالت تھی کہ حضرت کے حالات سے واقفیت کا جس شخص پر ذرا بھی شبہ ہو جاتا تھا اس کی گردن اڑا دی جاتی تھی نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ اپنا گھر بار اور خاندان چھوڑ کر اطراف عالم میں دور دراز ملکو میں چلے گئے اور بہت سے لوگ جنگلوں پہاڑوں میں سرگرداں پھرتے اور خانہ بدوشی کے عالم میں زندگی گذارنے پر مجبور ہو

گئے لیکن راسخ العقیدہ اور کامل للایمان لوگوں کے پائے استقلال میں جنبش نہ آئی اور حق کی حفاظت میں مصائب برداشت کرتے ہوئے ثابت قدم رہے مومنین کے یہ مصائب حضرت کے لئے مصیبت عظیم بنے ہوئے تھے۔ سفینۃ البحار میں ہے کہ جب حضرت کی والدہ ماجدہ جناب نرجس خاتون نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے ان حالات کو سنا کہ میرے بعد ایسے ایسے واقعات پیش آئیں گے تو عرض کیا کہ آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ میں آپ کے سامنے اس دنیا سے رخصت ہوجاؤں چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ نے حضرت کی حیات ہی میں رحلت فرمائی۔ معتمد کے بعد معتضد بھی حضرت حجت علیہ السلام کی تلاش اور تجسس میں رہا اور مقدس مقامات کربلائے معلیٰ کاظمین اور نجف اشرف وغیرہ میں جاسوس لگا دیئے اور سخت تلاشی ہوتی رہی سختیاں اس حد تک بڑھ گئی تھیں کہ حضرت کی طرف سے یہ حکم ہوگیا تھا کہ کوئی مومن کسی حالت میں ہمارا نام نہ لے اور نہ ہی اشارات اور کنایات میں گفتگو کی جائے۔ حضرت کے مصائب ایک طرح سے قید ہی تھی۔ عام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ بھی رکھنا۔ اپنی جان کی حفاظت مومنین کے جان و مال کی حفاظت کی فکر یہ ایسا پہاڑ تھا کہ آپ کے جد بزرگوار کے مصائب سے بڑھ گئے تھے۔ معتضد نے کسی مخبر کے خبر دینے پر سامرہ میں ایک مکان کا پتہ بتا کر کر اپنے معتمد لوگوں کو یہ حکم دے کر بھیجا کہ اسکے اندر جس کو بھی دیکھیں اس کا سر قلم کر کے میرے پاس لے آئیں۔ یہ لوگ مکان کے دروازہ پر پہنچے دربان سے مکان کے اندر لوگوں

کے متعلق پوچھا جس نے بے پرواہی سے جواب دیا کہ مالک مکان ہیں۔ اندر داخل ہوئے دیکھا کہ صحن میں دریا بہہ رہا ہے اور ایک نورانی شخص بوریہ پر مصروف عبادت ہے ایک شخص نے پانی میں قدم رکھا ڈوبنے لگا باہر نکالا پھر دوسرے نے کوشش کی اس کی بھی وہی حالت ہوئی دہشت طاری ہوئی اور بغداد پہنچ کر معتضد سے روئیداد بتائی جو سن کر سکتہ میں ہو گیا۔

دوبارہ پھر معتضد کے حکم پر سامرہ میں حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے مکان کا محاصرہ ہوا سپاہی اندر داخل ہوئے اور سرداب کے قریب پہنچ گئے ایسا اندھیرا تھا کہ یکایک کسی کو اندر جانے کی جرأت نہ ہوئی خوش الحانی سے تلاوت قرآن مجید سنائی دی سب سپاہیوں کی موجودگی میں حضرت حجت علیہ السلام سرداب سے باہر تشریف لائے اور ان لوگوں کے آگے سے نکل کر سب کی نگاہوں سے غائب ہو گئے۔ جب سپاہی اندر داخل ہونے لگے تو دیکھنے والوں نے کہا کہ ایک صاحب ابھی برآمد ہوئے تھے افسر نے کہا ہم نے تو کسی کو نہیں دیکھا تم نے دیکھا تھا تو کیوں نہیں پکڑا جواب دیا کہ آپ کے حکم کے منتظر رہے بالآخر شرمندگی کے ساتھ واپس ہوئے۔ یہ ہے ذات الٰہی کا معجزہ کہ حجت خدا کا وہ خود محافظ ہے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم بھی کفار و مشرکین کے سامنے سے شب ہجرت اسی طرح تشریف لے گئے تھے اور کسی نے نہ دیکھا تھا آج بھی دشمنان دین و اہلبیت اطہار اسی تلاش اور تجسس میں حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے ہیں کیونکہ انہیں علم ہے کہ ان کی حکومت اقتدار مال و دولت آپ کے

ظہور پرنور پر کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔

یہ وہ حالات و واقعات تھے جس کی وجہ سے محافظ حقیقی کے حکم پر حضرت غیبت صغریٰ میں تشریف لے گئے جس کا عرصہ تہتر برس ہوتا ہے۔ اس عرصہ میں آپ عام لوگوں کی نظرو سے پوشیدہ رہے سوائے چند مومنین و مخلصین کے جن کو آپ کے حکم سے رسائی حاصل تھی۔ پوشیدہ رہنے کی وجہ نہ جان کا خوف تھا نہ قید کی تکلیف کا خیال بلکہ حضرت کے مخفی رہنے کا سبب اس آخری امامت کی یہ خصوصیت تھی کہ اس کا حامل کسی طرح کسی حیثیت سے کسی دنیوی حکومت کی گرفت میں آنے والا نہیں خداوند عالم کی جانب سے آپ وہ خاص امور انجام دینے کے ذمہ دار تھے جن کی وجہ سے حکومتیں پرشیان تھیں ایسی صورت میں اگر حضرت ظاہر رہتے تو یقیناً دشمنوں سے مقابلہ ہوتا دنیا کی تمام حکومتوں سے جنگ و جدال کا سلسلہ ہو جاتا اور وقت سے پہلے ہی قیامت آنے لگتی اس لئے حضرت پوشیدہ رہے۔

شیخ طوسی علیہ الرحمتہ اپنی کتاب ''غیبت'' کے صفحہ ۱۰۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ''صاحب الامرؑ'' کے لئے دو غیبتیں ہیں جس میں ایک غیبت اس قدر طولانی ہو گی کہ بعض لوگ کہیں گے کہ وہ آئے تھے اور چلے گئے شیعوں کی قلیل تعداد اپنے ایمان پر باقی رہے گی۔ آپ کی اقامت گاہ سے کوئی واقف نہ ہو گا حتیٰ کہ اولاد بھی مگر وہ حضرات جو خدمت پر مامور ہیں واقف ہوں گے۔

واقعات جو قبل ظہور رونما ہوں گے

غیبت کے زمانہ میں جو واقعات رونما ہوں گے ان میں فسق و فجور، فحاشی، منکرات، فتنہ وفساد، شراب خوری، سود غرضیکہ ہر برائی کا کھلے عام ہونا اور دین سے دوری قرآن اور احکام الٰہی سے دوری اور ان کی خلاف ورزی وغیرہ ہیں۔ موجودہ دور میں ایسے تمام امور کا مشاہدہ ہو رہا ہے۔ ہم اختصار کے ساتھ ان واقعات اور علامات کا ذکر کرتے ہیں جو ظہور امام علیہ السلام کے قبل رونما ہوں گی۔ یہ علامات دو قسم کی ہیں ایک وہ جن کا وقوع پذیر ہونا حتمی اور یقینی ہے اور دوسری وہ جو غیر حتمی ہیں۔

حتمی نشانیاں

۱۔ بنی عباس کی مستحکم اور وسیع اور قوی حکومت کا ختم ہونا چنانچہ یہ علامت آج سے سات سو برس پہلے ہلاکو خان اور خواجہ نصیر الدین طوسی کے ہاتھوں ختم ہو کر پوری ہو چکی ہے۔

۲۔ سفیانی اور دجال کے فتنوں کا واقع ہونا۔ سفیانی یزید بن

معاویہ کی اولاد سے ہو گا اور شام اور مکہ کے درمیان ایک خشک اور بے آب و گیاہ صحرا سے ایک لشکر تیار کر کے اٹھے گا اور پانچ ممالک دمشق، حمص، فلسطین، اردن اور قنسرین اپنے قبضہ میں لے لے گا اور اردگرد کے علاقوں میں قتلِ عام کرے گا اور اعلان کرائے گا کہ جو شخص ایک شیعہ علی کا سر قلم کر کے لائے گا اسے ایک ہزار درہم انعام دیا جائے گا۔ وہ ظہور پرنور سے پندرہ مہینہ قبل خروج کرے گا اور حضور امام مہدی علیہ السلام کی تلاش میں نکلے گا لیکن بیداء کے بیابان میں وہ اور اس کا لشکر زمین میں دب کر مر جائیں گے البتہ صرف دو آدمی زندہ بچ جائیں گے۔ ایک فرشتہ انہیں اصلی صورت میں لا کر ایک کو حکم دے گا کہ مکہ میں جا کر حضرت ولی العصرؑ کو خوشخبری دے کہ بیدا کی سرزمین میں سفیانی کا لشکر دھنس گیا ہے اور دوسرے کو حکم دے گا کہ شام جا کر سفیانی کو اس واقعہ کی اطلاع دے سفیانی کی سلطنت چھ مہینے اور اس کے فتنہ کا شور پندرہ مہینہ تک جاری رہے گا۔

۳۔ دجال کے بارے میں کتاب بحار الانوار جلد ۱۳ میں تفصیل سے ذکر ہے وہ ایک خطرناک جادوگر ہے جس کی ایک آنکھ ہے اور وہ بھی اس کی پیشانی میں۔ وہ مختلف طریقوں سے لوگوں کو فریب دینے میں مہارت رکھتا ہے اور مختلف صورتوں سے لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے لیکن وہ کسی باایمان شخص کو فریب نہ دے سکے گا۔

۴۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

روایت میں ہے کہ ظہور پرنور کے وقت سورج مغرب سے طلوع ہو

گا یعنی سورج کی گردش کا نظام تبدیل ہو جائے گا البتہ کتاب کفایۃ الموحدین میں روایت کا اس طرح ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

> ''کہ سورج مغرب سے طلوع کرے گا یعنی حضرت امام مہدی علیہ السلام مکہ سے ظہور پذیر ہوں گے مکہ عراق کے جنوب مغرب میں واقع ہے سورج سے مراد آفتاب حقیقت ہے۔''

۵۔ آسمانی آواز

ظہور امام عالی مقام کے وقت آسمان سے ایک آواز آئے گی جسے پوری دُنیا سنے گی اپنی زبان میں کہ خدا کا وعدہ آ پہنچا ہے۔ خدا کی لعنت ہے ظالم اور ستمگر لوگوں پر حضرت جبرائیلؑ آواز دیں گے کہ حضرت مہدی علیہ السلام آلِ محمدؐ کے ظہور پرنور کا وقت آ پہنچا ہے اور تمام اجداد طاہرین علیہم السلام کا ذکر کریں۔

۶۔ سورج میں ایک شکل کا دکھائی دینا

یہ علامت ظہور امام علیہ السلام کے وقت یقینی ہو گی کہ سورج میں ایک سر اور سینہ دکھائی دے گا جس سے یہ آواز بلند ہو گی کہ حق علیؑ اور ان کی ذریت کے ساتھ ہے۔

۷۔ سورج اور چاند گرہنوں کا ہونا

یہ بھی حتمی علامت ہے کہ پندرہ رمضان المبارک کو سورج گرہن اور اس مہینہ کی آخری تاریخ کو چاند گرہن لگے گا۔

۸۔ سید حسنی کا خروج

حسنی سادات میں سے ایک سید قزوین (ایران کا ایک شہر) سے ظاہر ہوں گے جو صرف معاشرے کی اصلاح اور حدود الٰہی کا نفاذ اور ظلم و جور کے خاتمہ کے لئے قیام کریں گے۔ ان کی تحریک زور پکڑے گی قزوین سے عراق کی سرحدوں تک اپنا تسلط جمال لیں گے کوفہ میں امام علیہ السلام کا استقبال کریں گے۔

۹۔ نفس ذکیہ کا قتل

ظہور امام علیہ السلام سے متصل یہ حتمی علامت ہے کہ خانہ کعبہ کے قریب رکن اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان ایک مقدس شخص کو قتل کر دیا جائے گا۔

غیر حتمی علامات

ظہور امام علیہ السلام کے سلسلہ میں کتب میں دیگر متعدد علامات کا تذکرہ ملتا ہے جو بتدریج وقوع پذیر ہوں گی البتہ ان میں سے بہت سی علامات واقع ہو چکی ہیں بحار الانوار جلد ۱۳ اور کتاب نجم الثاقب اور کتاب دارالسلام میں ان علامات پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ ہم چند غیر حتمی

یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل

علامات کا ذکر کرتے ہیں۔

بغداد کا مکمل تباہ ہونا

بصرہ کا ڈوب جانا، عربوں کا مطلق العنان ہو جانا۔ مسجد براثا (کاظمین اور بغداد کے درمیان) کا خراب ہو جانا۔ ممالک اسلامیہ میں توسیع ہونا اور بازاروں کا متصل ہونا۔ بجائے نجف اشرف شہر قم ایران کا مرکز علم قرار پانا اور وہاں سے احکام شریعت منتشر ہونا۔ آذر بائیجان کا جنگ کی وجہ سے برباد ہونا۔ عورتوں کا انتہائی بے شرم ہو جانا۔ تمام عالم میں جمہوری حکومتوں کا قائم ہونا۔ اولاد زنا کا بکثرت ہونا۔ سود کا عام رواج ہونا۔ اچھے خاندانوں میں فاحشہ عورتوں کا پیدا ہونا۔ پست لوگوں کا بڑے بڑے مکان بنوانا۔ شرفاء کا اور مومنین کا طلب موت کرنا۔ بچوں اور جاہلوں کا منبر رسولؐ پر جانا اور خطیب کہلوانا۔ علماء کا مال دنیا کی جانب مائل ہونا۔ حصول معاش کے لئے علم حاصل کرنا وقت ملاقات بجائے سلام گالیوں سے ابتداء کرنا۔ برائے طمع اپنے مذہب اور فرقوں کا چھوڑنا۔ دین اسلام کا کمزور ہو جانا۔ مثل حیوان منظر عام پر عورتوں سے مقاربت کرنا۔ عورتوں کے بالوں کا مثل کوہان شتر ہونا۔ بالترتیب مشرق و مغرب اور جزیرۂ عرب میں گرہن لگنا اور زمینوں کا دھنس جانا۔ عورتوں کا بکثرت پیدا ہونا۔ اغلام اور شراب کا عام رواج پانا۔ زلزلوں کا زیادہ ہونا۔ عورتوں کا انجمنیں قائم کرنا اور حصول معاش میں مردوں کے ساتھ شرکت کرنا۔ تیز تر سواری کا ایجاد ہونا۔ سواریوں کے ذریعہ بکثرت مرنا۔ لباس کا کوتاہ ہونا۔

عورتوں کا مردوں کی شکل اور مردوں کا عورتوں کی صورت اختیار کرنا۔ عورتوں کا عورتوں اور مردوں کے ساتھ شادی کرنا۔ نجف اور کوفہ کی آبادی کا متصل ہو جانا۔ مکہ اور مدینہ کی آبادی بڑھ جانا۔ پردہ کا ختم ہو جانا۔ دریائے سادہ (قم میں ہے) میں پانی کا آ جانا۔ ستارہ جدی کے قریب ایک دمدار ستارہ کا پیدا ہو جانا۔ جنگ عظیم کا جاری ہو جانا۔ جس میں لاتعداد اموات واقع ہونا۔ قرآن اور مساجد میں طلاکاری کا ہونا۔ مشرق کی سمت ایسی بھیانک آگ کا نمودار ہونا جو تین یا سات روز تک مسلسل رہے گی اور مخلوق کے خوف و ہراس کا سبب بن جائے گی کوفہ میں مختلف جھنڈوں کا جمع ہونا اور فساد کا آغاز ہونا۔ ایران سے شہنشاہیت کا ختم ہو جانا۔ عرب ممالک میں فتنہ وفساد اور جنگ کا اس طرح شروع ہونا کہ عرب کا کوئی گھر محفوظ نہ رہے بلکہ کل عالم اسلام اس کی لپیٹ میں آ جائے۔ تمام عالم میں کفر کا پھیل جانا اور تہذیب وتمدن میں دشمنوں کی تقلید کرنا۔ مرگِ مفاجات کی کثرت ہونا۔ آلات غنا کی کثرت ہو جانا کہ کوئی مقام محفوظ نہ رہ سکے۔ امام مہدیؑ کے وجود سے انکار کرنے والوں کا ظاہر ہونا۔ سورج کے قریب ایک صورت کا پیدا ہونا جس کی آواز پوری کائنات میں پہنچ سکے۔ انسان کا چاند تک پہنچ جانا۔ سفیانی کا خروج کرنا اور ظلم ڈھانا۔ سید حسنی کا ایران سے خروج کرنا اور امام کی خدمتیں پہنچنا اور براستہ کرمان ملتان تک آنا اور اس علاقہ کو فتح کرنا۔ ساٹھ جھوٹوں کا دعویٰ نبوت کرنا حضرت عیسیٰؑ کا آسمان سے نازل ہونا۔ قحط اور طاعون کا دنیا کے اکثر

علاقوں میں پھیلنا۔ نفسِ ذکیہ کا خانہ کعبہ میں قتل ہونا۔ سورج کا ایک دن کے لئے مغرب سے طلوع ہونا۔ روسی ترکوں کا عرب میں اور انگریزوں کا فلسطین میں اتر آنا اور باہم جنگ کرنا۔ چینیوں کا عرب کی سرزمین پر داخل ہونا اور تباہی اور بربادی کا عام ہو جانا۔ مختلف شہروں کا مختلف بلاؤں میں مبتلا ہو کر تباہ ہو جانا۔ آسمانی چیخ، دجال کا خروج، دنیا میں آگ اور دھواں بکثرت ہونا، بارشوں کا بے وقت ہونا، گرمی کا زیادہ ہو جانا، عدن کی گہرائی سے شدید آگ کا نمودار ہونا، بعض انسانی گروہوں کا مسخ ہو جانا، برج جدی میں چند ستاروں کا عجیب وغریب قران، مصر کے امیر کا قتل ہو جانا، چوبیس دن مسلسل بارش کا ہونا، کل کرۂ ارض پر اضطراب وانتشار اور تباہی و بربادی کا مسلط ہو جانا، عورتوں کی حکمرانی اور ان کے فیصلوں کے ساتھ کاروبارِ مملکت اور نظام معاشرہ چلے گا۔ اس علامت کا تذکرہ حتمی علامات میں بھی ہے۔ عالمی جنگ جس کو سرخ موت سے تعبیر کیا گیا ہے جس کے نتیجہ میں عالمی سطح پر تباہیاں ہوں گی۔

احادیث وروایات اور علامات ظہور امامؑ مختلف کتابوں میں اس قدر ہیں کہ ان کو بیان کرنے کے لئے ضخیم کتابیں بن جائیں گی۔ ان علامات پر غور وفکر کیجئے تو پتہ چلے گا کہ کون کون سی علامات پوری ہو چکی ہیں اور کون سی ابھی پوری ہونا باقی ہیں۔ حالاتِ عالم روزانہ اس تیزی کے ساتھ بدل رہے ہیں کہ جو علامات ابھی ظاہر نہیں ہوئیں ان کے ظاہر ہونے کے امکانات روشن ہوتے جا رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دور آخر میں

اسلام کی نوعیت بالکل بدل جائے گی لادینیت بڑھ رہی ہے۔ اخلاق اور تہذیب نام کو نہ رہے گی۔ ظلم و جور سے دنیا پریشان ہے۔ عالمی سیاسی حالات کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ عالمی بڑی طاقتیں اس گٹھ جوڑ میں مبتلا ہیں کہ مسلمانوں کو کس طرح دنیا سے ختم کیا جا سکے امن کے نام پر محاذ بن رہے ہیں اور مسلمانوں کا قتل عام کیا جا رہا ہے اقوام متحدہ بظاہر ایک عالمی ادارہ ہے لیکن وہ امریکہ کا ایک کل و پرزہ ہے جس کے ذریعہ سے امن کا ڈھونگ رچا کر مسلمانوں کا کشت وخون بہایا جا رہا ہے اہل روس (ترک) اور اہل روم (انگریز) مشرق وسطیٰ کے معاملات میں اور دیگر اسلامی ممالک کے معاملات میں اس قدر مداخلت کر رہے ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ علاقہ میدانِ جنگ بن رہا ہے جہاں ہر مہلک ہتھیار استعمال ہوگا۔

دیگر علامات ظہور امام مہدی علیہ السلام

علمائے عظام نے ظہور امام مہدی علیہ السلام کی علامات جو مختلف احادیث سے اخذ فرمائی ہیں ان کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) عمومی علامات (۲) شرطیہ علامات (۳) حتمی علامات

عمومی علامات

عمومی علامات وہ ہیں جو آخر زمانہ کی حالت سے متعلق اخلاقی معاشرتی، تمدنی اور مذہبی تبدیلیوں کی بابت ہیں۔ ان علامات کو اس غرض سے تحریر کیا جاتا ہے کہ یہ معلوم ہو سکے کہ کون کون سی پوری ہو رہی ہیں یا پوری ہو چکی ہیں تا کہ ہمارے انتظار کی کچھ گھڑیاں تو کم ہو جائیں۔

رسول خدا کی پیشینگوئیاں

جناب جابر بن عبداللہ انصاری نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خطبہ بیان کیا ہے جو ان علامات سے متعلق ہے وہ اختصار کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔

''علم کم ہو جائے گا۔ زکوٰۃ دینا بند ہو جائے گی، دنیا کی عزت اور علم کی تذلیل ہو گی۔ مسجدوں سے آوازیں بلند ہوں گی۔ جھوٹ غیبت اور حرام کی کثرت ہو گی، بڑا چھوٹے پر رحم نہیں کرے گا، چھوٹا بڑوں کا احترام نہیں کرے گا۔ ان کے درمیان دشمنی پیدا ہو جائے گی۔ اس وقت سرخ ہواؤں کے چلنے، آسمان سے پتھر برسنے اور چہروں کے مسخ ہونے کا انتظار کرنا۔ نمازوں کو پس پشت ڈال دیا جائے گا، نفسانی خواہشات کی پیروی کی جائے گی۔ مختلف اقسام کے قہوے پیئے جائیں گے۔ ماں باپ کو گالیاں دی جائیں گی۔ مرد عورت کا حکم مانیں گے۔ ہمسایہ اپنے ہمسایہ پر ظلم کرے گا، مکانوں کی بنیادیں محکم رکھی جائیں گی۔ نفس کی خواہش کے مطابق گواہی دی جائے گی۔ ظلم وستم کی حکمرانی ہو گی۔ بھائی بھائی سے حسد کرے گا۔ شرفا خیانت کریں گے۔ وفا ختم ہو جائے گی۔ زنا عام ہو گا۔ مرد عورتوں کے کپڑوں سے زینت کریں گے، عورتیں بے حیا ہوں گی۔ لوگ تکبیر کریں گے۔ گناہ کبیرہ حقیر سمجھے جائیں گے۔ مال کثرت سے گانے بجانے پر خرچ ہو گا۔ آخرت کی فکر نہ ہو گی، لوگ صرف دنیا میں مشغول ہوں گے۔ پرہیز گاری کم اور لالچ زیادہ ہو گا۔ مومن ذلیل اور منافق معزز ہوں گے۔ لوگوں کے پیٹ ان کے خدا اور ان کی عورتیں ان کی قبلہ وکعبہ ہوں گی۔ ایسے لوگوں کا دین مال و دولت ہو گی۔ جب یہ سب کچھ ہو گا تو اللہ تعالیٰ انہیں چار چیزوں میں مبتلا کر دے گا۔

(۱) بادشاہوں کے جور وستم

(۲) قحط

(۳) حاکموں کے ظلم میں

(۴) بتوں کی پرستش (یعنی مال و دولت)

اگر ہم دل کی گہرائیوں سے اپنے گریبانوں میں نظر ڈالیں اور کھلی آنکھوں سے اس زمانہ کے معاشرہ کو دیکھیں تو کیا یہ سب کچھ نہیں ہو رہا؟ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کی شرائط میں آگ ہے جو مشرق سے مغرب تک پھیل جائے گی۔ اس سے مراد شاید جنگ کی آگ ہو جس کی لپیٹ میں مغربی ممالک بھی آ جائیں گے۔

آئمہ علیہم السلام کی پیشینگوئیاں

(۱) جناب علی علیہ السلام مسجد نبوی میں منبر رسولؐ پر جلوہ افروز تھے کہ محمد ابن صوحان نے عرض کی کہ یا امیر المومنین دجال کا خروج کب ہو گا؟ ارشاد فرمایا: ''جب لوگ نماز کو ماریں گے۔ امانت ضائع ہو جائے گی، لوگ سود کھائیں گے، دین کے عوض دنیا کو ترجیح دیں گے، ظلم پر فخر کیا جائے گا، دولت مند فاجر ہوں گے، وزیر ظالم ہوں گے، عارف خائن اور قاری قرآن فاسق ہوں گے، جھوٹی شہادتیں اور گناہ و سرکشی عام ہو گی۔ عورتیں مردوں کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔ قوم کے سردار کمینے ہوں گے، آلات غنا عام ہوں گے۔ عورتیں گھڑ سواری کریں گی۔ مرد عورتوں کی اور عورتیں مردوں کی شبیہ بنیں گی۔ گواہ بغیر دیکھے چشم دید گواہی دیں گے۔ بھیڑوں کے لباس میں بھیڑیے ہوں گے ایسے وقت میں امام کا ظہور ہوگا۔

ذرا اس زمانہ پر نظر ڈالی جائے تو کیا ایسا نہیں ہو رہا ہے؟

(۲) سعید ابن اعسیب نے حضرت علی علیہ السلام سے مختلف شہروں کی بربادی کے بارے میں روایت کی ہے کہ:

''دور آخر میں شہر قند و جاج و خوارزم اور اصفہان و کوفہ تباہ ہو جائیں گے۔ ترکوں (اہل روس) کے ہاتھوں۔ رے (تہران ایران) ویلم اہل قزوین کے ہاتھوں اور طبریہ اور مدینہ و خلیج فارس کا علاقہ قحط اور بھوک کے ذریعہ۔ مکہ حبشہ کے ہاتھوں تباہ ہوں گے۔ بدخشان صاحانی کرمان اور شام کے بعض علاقے فوجوں کے پیروں سے روندے جائیں گے۔ قتل و غارتگری کی زیادتی اور یمن کے فرمانبرداوں کے ہاتھ اور کستان اور شام کے بعض علاقے ہواؤں سے (گیس وغیرہ)۔ شومان طاعون کے سبب اور مرو ٹڈیوں کے ذریعہ اور ہرات میں سانپوں سے مخلوق تباہ ہو گی۔ نیشاپور دریائے نیل کے انقطاع سے پہلے تباہ ہو گا۔ آذربائیجان گھوڑو کی ٹاپوں اور بجلیوں کے ذریعہ تباہ ہو گا۔ بخارا تباہ ہو گا قحط سے۔ سلم و بغداد غرق ہونے سے تباہ ہو گا۔

(۳) حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ سب سے پہلے کوفہ کے چاروں طرف دشمن کے خوف سے خندق کھود کر گھیرا ڈالا جائے گا۔ کوفہ کی گلیوں میں جھنڈے پھاڑنے جائیں گے مسجد کوفہ چالیس راتوں تک معطل رہے گی۔ (یہ پیشینگوئی پوری ہو چکی ہے۔ عراق اور کویت کی جنگ کے دوران جب امریکی فوج عراق پر حملہ آور تھی تو مسجد کوفہ چالیس

راتیں بند رہ چکی ہے)۔

(۴) کوفہ کے اطراف میں تین جھنڈے متحرک ہوں گے، غارتگری ہوگی۔ مسجد کوفہ کی پشت پر ستر افراد کے ساتھ پاکیزہ نفس انسان کا قتل ہونا (بعض لوگوں نے اس سے مراد جناب باقر الصدر اور ان کے ساتھیوں کو جو شہید کئے جا چکے ہیں مراد لیا ہے)۔

(۵) مولا ارشاد فرماتے ہیں کہ "ایران کے بادشاہ کی شان و شوکت کا زوال ہوگا اور ایران سے شہنشاہیت ختم ہو جائے گی۔ پھر پوری دنیا میں خونریزی کا بازار گرم ہو جائے گا، ایران کے دو گروہوں میں جنگ شروع ہو گی اور تقریباً اسّی ہزار انسان مارے جائیں گے (یہ دونوں نشانیاں پوری ہو چکی ہیں)۔

(۶) حضرت امام مہدی علیہ السلام کے انقلاب کے ظہور کے لئے تحریک کا شروع ہونا اور اس کا کامیاب ہونا بہت اہم ہے۔ روایات میں ایران کی دو اہم شخصیات کا ذکر ملتا ہے (۱) سید خراسانی یا ہاشمی خراسانی (۲) شعیب بن صالح۔ روایات میں اس کا بھی ذکر ہے کہ اس تحریک کا آغاز "قم" کے رہنے والے ایک شخص کے ہاتھوں ہوگا جو حق کی دعوت دے گا اس کی قوم اس کے ہمراہ ہوگی اور ان کے دل فولاد کی طرح ہوں گے۔ تیز و تند طوفان بھی انہیں اپنی جگہ سے نہ ہلا سکیں گے۔ وہ اپنے دشمنوں سے کہیں گے کہ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے لیکن دشمن انہیں جنگ میں داخل کر دیں گے۔ ایران کے حالات یہ ظاہر کرتے ہیں

کہ آقائے خمینی سے لے کر اب تک یہ سب درست ثابت ہو رہا ہے۔ روایات بتاتی ہیں کہ سید خراسانی یا ہاشمی خراسانی فقیہ اور مرجع یا سیاسی قائد ہوں گے اور شعیب بن صالح مسلح افواج کے کمانڈر ہوں گے جو "رے" کا رہنے والا ہو گا یہ دونوں اپنے لشکر کے ہمراہ امام مہدیؑ مع پرچموں کے سپرد کریں گے۔ (آقائے خمینی اپنا دور گذار چکے۔ اب سید خراسانی کا دور ہے۔ شعیب بن صالح کا انتظار ہے)۔

(۷) روایت میں ہے کہ "کوفہ سے علم اس طرح نکل جائے گا جیسے سانپ اپنے بل سے نکل جاتا ہے پھر علم "قم" سے ظاہر ہو گا یہ ظہور امام علیہ السلام کے نزدیک ہو گا۔ قم سے علم مشرق و مغرب تک پھیلے گا" (نجف اشرف کا اصل نام نجف الکوفہ ہے۔ یہ نشانی پوری ہو چکی ہے۔

(۸) ظہور سے قبل کی نشانیوں میں مصر کے "امیر" کا قتل بھی ہے۔ امیر سے مراد سلطان نہیں بلکہ کسی بھی طریقہ سے امارت حاصل کر لی گئی ہو۔ انوار السادات امیر مصر تھا جو قتل ہو چکا ہے، یہ نشانی بھی پوری ہو چکی ہے۔

(۹) جزیرہ کے علاقہ میں مرغ کے انڈوں کے برابر ژالہ باری ہو گی۔ ایسا اکثر ہو چکا ہے یہ نشانی بھی پوری ہو چکی ہے۔

(۱۰) ایک اور نشانی یہ ہے کہ ساٹھ افراد نبوت کا دعویٰ کریں گے جو جھوٹے اور فاسق ہوں گے یہ بھی نشانی پوری ہو چکی ہے۔

(۱۱) بارہ جھوٹے سید امامت، نیابت، وکالت اور مہدویت کا

دعویٰ کریں گے ایسا بھی ہو چکا ہے۔

(۱۲) بنی عباس کا جلیل القدر انسان جلولا اور خالقین کے درمیان جل جائے گا یا جلایا جائے گا۔ یہ نشانی بھی پوری ہو چکی ہے کیونکہ عبدالسلام عارف طیارہ کے حادثہ میں اس مقام پر جل کر مر چکے ہیں۔

(۱۳) بغداد میں محلہ کرخ کی جانب دریائے دجلہ پر ایک نیا پل بنایا جائے گا۔ یہ پل تعمیر ہو چکا ہے۔

(۱۴) بغداد کی تباہی شدید ترین زلزلہ سے ہوگی۔ سیاہ آندھی آئے گی۔ (یہ عراق کے خلاف امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے حملہ کی طرف اشارہ ہے پہلے دن پورا بغداد حملہ سے لرز اٹھا پھر بارود کی وجہ سے سیاہ آندھی چلی)۔

(۱۵) مسجدوں میں سنہرا کام کیا جائے گا اور قرآن مجید سنہرے تاروں سے لکھا جائے گا (یہ نشانی پوری ہو چکی ہے)۔

(۱۶) کل عالم اور خاص طور سے اہل اسلام میں کفر پھیل جائے گا اور تہذیب و تمدن میں اس کی تقلید کی جائے گی۔ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا (آج کل ایسا ہو رہا ہے)۔

(۱۷) سعودی عرب اور دوسرے عرب ملکوں کے درمیان ایک ایسی قوم جو منکر خدا ہوگی حائل ہو جائے گی (امریکہ اور دوسرے اتحادی حائل ہو چکے ہیں)۔

(۱۸) آذربائیجان اور آرمینیا سے فتنہ شروع ہوگا اور وہاں سے کوہ سبز

کی طرف بڑھے گا جہاں ایک بہت بڑا حادثہ واقعہ ہوگا کہ بچے خوف سے بوڑھے اور بوڑھے مر جائیں گے اور پھر یہ فتنہ واسطہ عراق اور کوفہ تک پہنچے گا اور نجف اشرف کے قریب شدید جنگ ہوگی اور شہر ''رے'' (تہران) کے قرب و جوار میں بھی شدید جنگ ہوگی۔ (اس فتنہ کی ابتدا ہو چکی ہے)۔

(۱۹) والدین مختلف قسم کے خوف سے خود اپنی اولاد کو قتل کریں گے (آج کل ایسا ہو رہا ہے)۔

(۲۰) ائمہ علیہم السلام سے روایت ہے کہ جس صدی میں ظہور امام زمان علیہ السلام ہوگا اس کے آخری تیس سال عجیب و غریب ہوں گے (بیسویں صدی کے آخری تیس سال کے حالات کا بغور جائزہ لیا جائے تو ایسے حالات رونما ہوئے اور ہو رہے ہیں)۔

(۲۱) جزیرہ عرب میں روس والے اور اہل روم (انگریز) فلسطین و اسرائیل میں داخل ہو جائیں گے (ایسا ہو چکا ہے)۔

(۲۲) اہل چین ظہور امام علیہ السلام کے نزدیک جزیرۂ عرب میں داخل ہو جائیں گے (ممکن ہے کہ چین تیسری جنگ عظیم کے دوران داخل ہو کر تباہی کرے)۔

(۲۳) عورتیں اسٹیج پر جا کر تقریر کریں گی اور حکومتوں کی سربراہ ہوں گی۔ مردوں کے ساتھ کسب معاش کریں گی۔ انجمنیں بنائیں گی ان کے بال اونٹ کے کوہان کی طرح ہوں گے (ایسا ہو رہا ہے)۔

(۲۴) مکہ اور مدینہ میں آلات موسیقی عام ہوں گے اور گانے

بجانے عام ہوں گے (ایسا ہو رہا ہے)۔

(۲۵) دریائے ساوہ جو ایران میں ہے اور جو رسول خدا کی ولادت کے وقت خشک ہو گیا تھا اس میں دوبارہ پانی آ جائے گا (اس میں دوبارہ پانی پیدا ہو رہا ہے)۔

(۲۶) حذیفہ یمانی نے جناب رسول خدا سے روایت کی ہے کہ جب تم پہلی مرتبہ ترکوں اور روسیوں کو جزیرہ عرب میں دیکھو تو ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ ان کو شکست ہو (یہ علامت اہل مغرب کے خروج کے متعلق ہے)

(۲۷) مشرق میں دمدار ستارہ ظاہر ہوگا۔ جب تم اس کو دیکھنا تو اللہ سے پناہ مانگنا اس کی روشنی چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی۔

(۲۸) حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ "مسجد (کوفہ) میں ایک واقعہ ہوگا جب کہ یوم عرب منایا جا رہا ہوگا۔ اس دن باب فیل کی جانب اصحاب صابون میں سے چار ہزار افراد قتل کئے جائیں گے۔ جب وہ اس راستہ سے آئیں تو ان سے پرہیز کرنا (امریکہ نے جب عراق پر حملہ کیا تو اس کے آخری روز یوم کویت منایا (یہ نشانی پوری ہو چکی ہے)

(۲۹) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "اے جابر جب ناقوس چیخنے لگیں اور بھینس بولنے لگے (اس سے مراد عیسائیت کا زور بڑھ جائے اور بھینس بولنے سے مراد افریقہ والوں میں آزادی کی لہر دوڑنے لگے) تو اس وقت دنیا میں آگ (جنگ) روشن ہو جائے گی۔

عثمانی جھنڈا وادی سودا میں ظاہر ہو گا۔ بصرہ میں اضطراب پیدا ہو گا۔ فوجیں حرکت کریں گی اور بطن طالقان سے شعیب بن صالح تمیمی کی اتباع کی جائے گی اور خوزستان میں سعید مولوی کو بیعت کی جائے گی اور کردی بہادروں کا جھنڈا نصب ہو جائے گا (یہ حدیث اہم واقعات کی حامل ہے اور غور طلب ہے)۔

(۳۰) حضرت علی علیہ السلام نے جنگ نہروان سے واپسی پر فرمایا کہ جمادی الاوّل اور رجب کے درمیان اختلافات رونما ہوں گے اور تلواروں سے کھیتی کاٹی جائے گی اور آوازوں کے بعد آوازیں ہوں گی۔ (جب امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے عراق کے خلاف جنگ شروع کی تو جمادی الآخر کا آخری دن تھا یا رجب کا پہلا دن تھا یہ علامت پوری ہو چکی ہے)۔

(۳۱) مشرق میں آگ اور دھواں مسلسل چالیس راتوں تک رہے گا (عراق پر چالیس دن رات امریکہ نے مسلسل بمباری کی اور کویتی پٹرول کے کنوؤں میں آگ لگی (یہ پیشینگوئی پوری ہو چکی ہے)

(۳۲) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ ''جب نجف میں سیلاب و بارش ہو اور حجاز اور عدن میں آگ ظاہر ہو اور بغداد پر ترک (اہل روس) قبضہ کر لیں تو اس وقت تم ظہور امام علیہ السلام کی توقع کرنا (یہ علامات پوری ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں)۔

(۳۳) حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ ''مجھے عمان کے لوگوں پر افسوس ہے کہ وہ چاروں طرف سے گھر جائیں گے اور عورتیں اسیر کر لی

جائیں گی"۔

(۳۴) حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ "تم کو فتنے اس طرح اسیر کریں گے جس طرح رات سیاہی کو دن پر مسلط کر دیتی ہے ان فتنوں سے مسلمانوں کا کوئی گھر مشرق میں محفوظ نہ رہ سکے گا"۔

(۳۵) حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ ماہ رمضان میں ایک نشانی زمین و آسمان کے درمیان روشنی عمودی شکل میں ظاہر ہو کر ساکن ہو جائے گی۔ ماہ شوال میں بلائیں اور مصیبتیں شروع ہوں گی اور ذیقعد میں ہنگامے ہوں گے ذی الحجہ میں حاجیوں کے قافلے لوٹ لئے جائیں گے ان کی تباہی ہوگی راستے بند ہو جائیں گے اور محرم تو بس محرم ہے۔

(۳۶) امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے خطبہ افتخاریہ میں ظہور امام مہدی کے ذیل میں دس علامتیں ارشاد فرمائی ہیں:

(۱) کوفہ میں جھنڈوں کی تبدیلی۔

(۲) کوفہ میں مساجد کا معطل ہو جانا۔

(۳) خراسان (ایران) میں زمین کا دھنس جانا۔

(۴) حاجیوں پر پابندی کا ہونا۔

(۵) لوگوں کا انتہائی پریشان ہو کر دوسرے مقامات میں بکھر جانا۔

(۶) دمدار ستارے کا نکلنا۔

(۷) چند ستاروں کا ایک جگہ جمع ہو جانا۔

(۸) قتل و خونریزی کا ہونا۔

(۹) پھر قتل عام ہونا۔

(۱۰) دہشت وگھبراہٹ کا چھانا جانا۔

ان علامات پر اگر غور کیا جائے تو ان میں سے بہت سی پوری ہو چکی ہیں ہم اختصار کے ساتھ ان کا جائزہ لیتے ہیں۔

(۱) صدر صدام حسین نے عراق کے جھنڈے میں تبدیل کر کے ''اللہ اکبر'' لکھوایا۔ پہلی نشانی پوری ہو چکی۔

(۲) عراق پر ہر وقت ہوائی حملہ کا خطرہ رہتا تھا اور رہتا ہے لوگ مسجدوں میں بالخصوص رات کے وقت کم جاتے یا نہیں جاتے اور گھروں میں ہی نماز ادا کرتے ہیں۔ دوسری نشانی پوری ہوئی۔

(۳) تیسری نشانی بھی پوری ہو گی جب کہ عراقیوں پر حج کی پابندی لگا دی گئی۔

(۴) تقریباً چار سال پہلے ایران میں شدید زلزلہ آیا تھا جس میں مرنے والوں کی تعداد ایک لاکھ تک پہنچ گئی تھی اور کافی علاقہ زمین میں دھنس گیا تھا یہ نشانی بھی پوری ہو چکی۔

(۵) ماہ جون ۱۹۹۴ء میں دمدار ستارے کا کافی چرچا رہا اوز اخباروں میں ستاروں کے ایک جگہ جمع ہونے کا بھی ذکر ہوا۔ ۱۹۹۶ء میں بھی دمدار ستارے کو بہت سے لوگوں نے دیکھا اور اخباروں میں کثرت سے ذکر کیا گیا ہو سکتا ہے کہ مستقبل میں بھی ایسا ہو۔

(۶) اگر عراق کی حالت کو دیکھیں تو وہاں قتل و غارت روز کا معمول تھا

اور ہے وہاں کے لوگوں پر دہشت و پریشانی چھائی ہوئی ہے۔ حال ہی میں افغانستان اور دوسرے مسلم ممالک میں گھبراہٹ اور پریشانی اور قتل و غارت گری ہوئی اور ہو رہی ہیں اگر ان علامات میں سے کچھ مکمل نہیں ہوئی تو مستقبل میں ممکن ہے ہو جائیں۔

(۳۷) حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ''حضرت امام مہدیؑ کا اس وقت تک ظہور نہ ہوگا جب تک کہ دنیا کی آبادی کی ایک تہائی قتل نہ کر دی جائے اور ایک تہائی موت نہ مر جائے اور ایک تہائی باقی نہ رہ جائے''۔

(۳۸) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ظہور امام مہدیؑ کے دو خاص اشارے ہیں۔ (۱) بالکل خلاف اُصول چاند گرہن رمضان کی پانچ تاریخ لگنا اور (۲) سورج گہرن کا پندرہ رمضان کو لگنا'' جب سے دنیا کا وجود ہوا ہے ایسا نہیں ہوا۔

(۳۹) حضرت امام محمد باقرؑ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ''ظہور امام مہدیؑ سے قبل زلزلہ زیادہ تعداد میں آئیں گے۔ مخلوق خدا مصیبت میں اور خوف و ہراس میں مبتلا ہو جائے گی۔ طاعون پھیلے گا اور عرب کے درمیان شدید جنگ ہوگی۔ دین کمزور ہو جائے گا زندہ لوگ اپنے مرنے کی تمنا صبح و شام کریں گے۔

(۴۱) آسمان اور زمین کے درمیان تین یا سات دن تک آگ اس طرح روشن ہوگی کہ لوگ حیران رہ جائیں گے۔ حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ جب تم مشرق میں ایسی آگ دیکھو جس میں زردی، کے

ساتھ سرخی جھلکتی ہو تب تم ظہور امام کی توقع کرو۔

(۴۲) حضرت امام علیہ السلام کا قیام اس وقت تک نہ ہوگا جب تک عورتیں ایک وقت کے کھانے کے بدلے فروخت نہ ہو جائیں۔

(۴۳) حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ ''حیرت ہے اہل بحرین اور ان پر ہونے والے مسلسل حادثات پر جن میں بزرگوں کو گرفتار کرلیا جائے گا اور بچوں کو جیلوں میں ڈال دیا جائے گا۔ فروری ۱۹۹۶ء میں امیر بحرین کے مظالم کے خلاف اہل بحرین نے احتجاج کیا اور سیاہ لباس پہن کر عید منائی تھی۔

(۴۴) ایک ایسا فتنہ پیدا ہوگا جس میں تمام مسلمان مبتلا ہوں گے اور مغربیوں اور روسیوں کا مسلمانوں پر غلبہ ہوگا۔

(۴۵) شام میں فتنہ برپا ہوگا جو شامیوں میں اختلاف ان کے کمزور ہونے کا سبب ہوگا۔

(۴۶) دمشق میں زلزلہ آئے گا جس کی وجہ سے مسجد کی مغربی جانب اور دوسری عمارتیں منہدم ہوں گی۔

(۴۷) شام میں دو گروہوں میں جنگ ہو گی۔ ایرانی اور مغربی فوجیں شام میں داخل ہوں گی۔

(۴۸) حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ تین باتوں کے ظاہر ہونے سے ظہور امام مہدی علیہ السلام اور فتح کا انتظار کرو۔ (۱) شام والوں کے آپس میں اختلاف (۲) خراسان سے سیاہ جھنڈوں کا ظاہر

ہونا۔ (۴) ماہ رمضان میں فزعہ یعنی صیحۂ آسمانی خوفناک آواز۔

(۴۹) سفیانی کے خروج سے پہلے مغرب والوں کی افواج شام میں داخل ہو جائیں گی۔ شام کے اندر داخلی لڑائی ایرانیوں کو علاقہ میں یہودیوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے داخل ہونے کا موقع فراہم ہوگا۔ ایرانی فوج فلسطین میں مغربی افواج کو شکست دیں گی۔ شام کے لئے مغربی اور روسی فوجوں کے درمیان رسہ کشی ہوگی۔

(۵۰) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم ہاتھ پاؤں کو حرکت نہ دینا جب تک کہ کچھ ان علامات کو دیکھو جو یہ ہیں:

(۱) فلاں کی اولاد میں اختلاف ہونا۔

(۲) آسمان سے ندا آنا۔

(۳) دمشق کی طرف سے فوج، کشادگی اور فتح کی آواز کا آنا۔

(۴) شام میں جابیہ نامی بستی کا دھنس جانا۔

(۵) روسی افواج کا جزیرہ عرب میں داخل ہونا اور انگریزوں کا فلسطین میں آنا۔

حتمی علامات

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ قیام وظہور مہدی علیہ السلام سے قبل پانچ علامات کا ظاہر ہونا حتمی ہے:

(۱) یمانی کا خروج

(۲) سفیانی کا خروج

(۳) آسمانی آواز

(۴) نفس ذکیہ کا قتل

(۵) زمین کا لشکر سمیت بیدا کے مقام دھنس جانا

یمانی کا خروج

احادیث و روایات میں یمن میں اسلامی انقلاب کا تذکرہ ہے جس کے قائد کا نام یمانی ہوگا۔ بعض روایات میں اس کا نام حسن یا حسین بھی تحریر ہے۔ شاید یمانی حضرت زید بن علی کی اولاد میں سے ہو۔ احادیث یہ بھی بتاتی ہیں کہ یہ انقلاب ضرور ہوگا۔ زمانہ ظہور میں اس انقلاب کا پرچم سب پرچموں سے زیادہ ہدایت والا ہوگا اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی نصرت کرے گا اس انقلاب کا مرکز صنعا ہوگا۔ یہ ماہ رجب میں سفیانی اور خراسانی کے خروج کے زمانے میں ایک ہی سال ایک ہی مہینہ اور ایک ہی دن میں ہوگا۔ ہر طرف جنگ ہی جنگ ہوگی۔ اس انقلاب کا پرچم اپنے امام وقت کی طرف دعوت دے گا جب یمانی خروج کرے تو لوگو! تم پر اسلحہ فروخت کرنا حرام ہے۔ یہ انقلاب براہ راست امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ سے ہدایت لے گا۔

سفیانی کا خروج

تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ یہ شخص ابوسفیان کی نسل سے ہوگا اس کا نام عثمان ابن عینہ ہوگا۔ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ یہ وادی یا

بس سے خروج کرے گا۔ یہ شقی ترین اور سنگدل ترین انسان ہو گا۔ انسانوں کو بے دریغ قتل کرے گا عورتوں کی عصمت دری کرے گا۔ مردوں اور عورتوں کے الگ الگ مذبحہ خانے مقرر کرے گا۔ مشرق وسطیٰ میں یہ شخص بڑی مصیبت لائے گا۔ اس کی حکومت شام، عراق، مدینہ منورہ اور ان کے مضافات پر ہوگی۔ وہ مغربی علوم کا حامل اور ثقافت مغربی کا دلدادہ ہوگا۔ سفیانی روم سے نصرانی بن کر آئے گا۔ شام میں اپنی تحریک کا آغاز کرے گا۔ نصرانیوں اور یہودیوں کا حامی ہوگا۔ اسے جو بھی آل محمد کا حامی ملے گا قتل کر دے گا اور جو بھی اس کا سر لائے گا اس کو ایک ہزار درہم فی سر دے گا۔ اس کے ظلم وستم سے احادیث کی کتابیں بھری ہوئی ہیں۔ اس کا لشکر مقام بیدا میں زمین میں دھنس جائے گا اور اس میں سے صرف دو افراد باقی رہیں گے ان میں سے ایک ظہور امام علیہ السلام کی خبر دے گا اور لشکر سفیانی کے زمین میں غرق ہونے کی اطلاع دے گا۔ اس کی حکومت صرف پندرہ ماہ تک رہے گی پہلے چھ ماہ جنگ وجدل میں گزریں گے۔

سفیانی ملعون کا لشکر بابل میں نازل ہوگا جہاں تین ہزار افراد کو قتل کرے گا۔ بنی عباس کے تین سو معزز افراد کو قتل کرے گا پھر کوفہ کو ویران کرے گا وہاں سے اس کا لشکر دمشق کی طرف پلٹے گا۔ کوفہ سے ہدایت کا پرچم بلند ہوگا جو سفیانی کے لشکر کا تعاقب کرے گا سخت جنگ کے بعد سفیانی کا تمام لشکر قتل ہو جائے گا۔ سفیانی کا دوسرا لشکر مسلسل تین دن اور تین راتوں مدینہ میں قتل و غارت جاری رکھے گا مدینہ سے پھر یہ لشکر مکہ کا رخ

کرے گا جب یہ لشکر وادی ''بیدا'' میں پہنچے گا تو بحکم خدا وہاں کی زمین معہ اس لشکر کے دھنس جائے گی اور صرف دو آدمی بچ جائیں گے جب امام مہدی علیہ السلام بیت اللہ کا سہارا لے کر کھڑے ہوں گے تو ایک شخص آپ کے سامنے آ کر کھڑا ہوگا اور کہے گا کہ اے آقا میں سفیانی کے لشکر کا ایک فرد ہوں میرا چہرہ پشت کی طرف ہے ایک فرشتہ کے حکم سے آپ کو بتانے آیا ہوں کہ سفیانی کا لشکر غرق ہو چکا ہے۔ امام علیہ السلام کے استفسار پر اس نے وادی بیدا کے دھنس جانے کا پورا واقعہ بتایا اور کہا کہ میرا دوسرا بھائی کو حکم دیا گیا تھا کہ جاؤ اور سفیانی کو اطلاع دو کہ امام علیہ السلام کا ظہور ہو چکا ہے اور تیرا تمام لشکر غرق ہو چکا ہے۔

ویب سائٹ سے ملنے والی پیشنگوئیاں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے قبل کی کچھ علامات ایسی بیان کی گئی ہیں جو ضرور بالضرور پوری ہوں گی۔ ان علامات سے ظہور امام علیہ السلام کا قریب ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ قیامت کبریٰ سے قبل قیامت صغریٰ کا واقع ہونا معلوم ہوتا ہے۔ یہ قیامت صغریٰ اس وقت واقع ہوگی جب فلسطین سے رجب کے مہینہ میں سفیانی خروج کرے گا اور ماہ صفر تک آٹھ مہینوں میں سے چار مہینوں میں مصر کو فتح کرے گا پھر وہ ٹیونیشیا، الجیریا، مراکش، اردن اور شام کو فتح کرے گا اور دمشق اس کا ہیڈ کوارٹر ہوگا۔ سفیانی کی فوج ستر ہزار افراد پر مشتمل ہوگی جو سب کے سب حرامی ہوں گے اور یہودی ہوں گے ایک اور علامت جو واقع ہوگی وہ حسن اور حسین نامی دو بچوں جن کی عمریں

دس دس سال کی ہوں گی، سفیانی تشدد کرے گا اور کوفہ کی مساجد کو تباہ کرے گا پھر وہ مدینہ پر حملہ کرنے کی غرض سے جائے گا۔ سفیانی کی ایک لاکھ فوج کا لشکر جب بیدا کے صحرا سے و مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے گزرے گا تو زمین میں دھنس جائے گا اور صرف دو افراد بشیر اور نذیر نامی بچ جائیں گے۔ بشیر امام علیہ السلام خوشخبری جا کر دے گا اور نذیر حضرت کو یہ بُری خبر دے گا۔ امام علیہ السلام مدینہ سے مکہ کی طرف مراجعت فرمائیں گے۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ آپ کے سر پر ہوگا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور ذوالفقار حیدری اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری آپ کے ہاتھ میں ہوگی۔ پھر تین سو تیرہ اصحاب آپ کے گرد وہاں جمع ہوں گے۔ ان اصحاب کے متعلق حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب حضرت امام مہدیؑ قیام فرمائیں گے تو مشرق اور مغرب سے لوگ جمع ہوں گے آپ کے اصحاب کوفہ سے ہوں گے اور بہادر معاون شام سے ہوں گے۔

ایک اور علامت ظہور کی یہ ہے کہ ماہ صفر جو سفیانی کے مظالم کا آٹھواں مہینہ ہوگا، ایک دمدار ستارہ ظاہر ہوگا نیز ماہ رمضان کی ۲۳ تاریخ کو لیلتہ الجمعہ اور لیلتہ القدر واقع ہوگی۔ جمعرات کی نصف شب کو حضرت امام مہدی علیہ السلام چپل پہنے اور بھیڑوں کو لکڑی سے ہانکتے ہوئے پوشیدہ طور پر خانہ کعبہ میں داخل ہوں گے وہ جمعہ کا دن اور دس محرم ہوگا۔ جب حضرت ظہور فرمائیں گے تو آپ کے ساتھ جناب عیسیٰ علیہ السلام،

جناب خضر علیہ السلام، جناب الیاس علیہ السلام، جناب ادریس علیہ السلام اور حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل ہوں گے۔ آپ نجف میں قیام فرمائیں گے جو آپ کا دارالخلافہ ہوگا اور آپ کی مسجد مسجد سہلہ ہو گی۔ آپ کے ظہور سے اٹھارہ دن قبل دجال آئے گا یہ بیان کیا گیا ہے کہ دجال سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرنے والے سے دور رہے گا۔

مستدرک میں جناب محمد ابن حنفیہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا امام علیہ علیہ السلام نے سات مرتبہ افسوس افسوس فرماتے ہوئے کہا کہ امام مہدی علیہ السلام اس وقت کے آخر میں تشریف لائیں گے۔ جب اللہ کے نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا تب اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو آپ کے گرد جمع کر دے گا جن کے دل بادلوں کی طرح نرم وہ ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اور انہیں نہ خوف ہوگا اور نہ وہ بھاگنے والے ہوں گے ان کی تعداد اصحاب بدر کے برابر ہوگی۔

اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہیں کہ آپ کا لقب المہدی کیوں ہوا تو ابو عمرو مدائنی اپنی سنن میں فرماتے ہیں کہ حضرت امام العصر علیہ السلام کو المہدی اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ شام کے پہاڑوں کی جانب جائیں گے اور وہاں سے توریت برآمد فرمائیں گے اور اس سے یہودیوں کو قائل کریں گے اور پھر وہ اپنی شکست تسلیم کرلیں گے۔

آسمانی آواز

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت قائم علیہ السلام جمعہ کے دن۔ طاق سال میں ظہور فرمائیں گے۔ تیسویں کی رات امام مہدی علیہ السلام کے نام کی آواز دی جائے گی۔ آپ کا قیام روز عاشورہ ہوگا احادیث یہ بتاتی ہیں کہ آپ کے ظہور اور قیام میں فصل ہوگا۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جبرائیل امین علیہ السلام تمام اہل ارض کو بآواز بلند مخاطب کر کے ندا دیں گے کہ:

''اے لوگو! میں جو کچھ کہہ رہا ہوں غور سے سنو۔ حضرت مہدی آل محمد علیہ السلام نے ظہور کیا ہے اٹھو اور لبیک کہو''۔ یہ آواز ہر شخص سنے گا، سونے والے جاگ جائیں گے، بیٹھے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۔ یہ ۲۳ رمضان جمعہ کی رات گذار کے صبح کے وقت ہوگا۔ اس آواز میں شک نہ کرنا اور اطاعت کرنا۔ اس آواز میں شک نہ کرنا اور اطاعت کرنا۔ اس آواز میں حضرت کا اسم مبارک اور آپ کے والد ماجد کا نام لیا جائے گا جسے ہر ایک سنے گا۔ اسی دن کے آخری حصہ میں ابلیس کی آواز بلند ہوگی جس سے لوگ شک میں پڑ جائیں گے اور سفیانی کے لشکر میں شامل ہو جائیں گے۔

نفس ذکیہ کا قتل

حضرت امام مہدی علیہ السلام اپنے ظہور پُرنور سے پندرہ دن پہلے ۲۳ و ۲۴ ذی الحجہ کو اپنے اصحاب و رشتہ داروں میں سے ایک نوجوان کو حرم

میں بھیجیں گے تاکہ وہ آپ کے منصوبے کو اہل مکہ کے سامنے پڑھیں۔ حکومت کے کارندے اس نوجوان پر حملہ آور ہوں گے اور بڑے وحشیانہ انداز میں مسجدالحرام کے اندر رکن و مقام کے درمیان قتل کر دیں گے۔ روایات میں اس مقدس شخص کا نام نفس ذکیہ آیا ہے، بعض روایات میں ان کا نام محمد ابن الحسن ہے۔

سید حسنی

بعض حتمی نشانیوں میں سید حسنی کے قیام کے متعلق تحریر کیا گیا ہے۔ آپ کا سلسلہ حضرت امام حسن علیہ السلام تک بیان کیا گیا ہے۔ آپ قزوین جو ایران کا ایک شہر ہے، سے ظاہر ہوں گے اور حدود الٰہی کے نفاذ اور اصلاح معاشرہ کے لئے اور ظلم و استبداد کے خاتمہ کے لئے جہاد کریں گے۔ قزوین سے آپ طالقان کی طرف تشریف لے جائیں گے۔ وہاں کے لوگ آپ کے ساتھ مل جائیں گے۔ ان کی تحریک زور پکڑ جائے گی اور قزوین سے عراق تک آپ کا تسلط قائم ہوگا۔ آپ کرمان کے راستہ ملتان اور پھر بصرہ تک کا علاقہ فتح کریں گے۔ جب آپ کی ترقی عروج پر ہو گی تو حضرت امام مہدی علیہ السلام مکہ معظمہ میں آمد کا اعلان فرمائیں گے پھر آپ کوفہ کی طرف حرکت فرمائیں گے جہاں آپ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوں گے۔ اپنے ساتھیوں کو اطمینان دلانے کی خاطر سید حسنی امام علیہ السلام سے میراث انبیاء علیہم السلام کی بابت سوال کریں گے جو دکھائی جائیں گی۔ سید حسنی امام علیہ

السلام کی دست بوسی کریں گے پھران کا لشکر بھی بیعت کرے گا۔

دجال

یہ علامت بھی ظہور امام علیہ السلام سے متصل ہے جس کا ذکر تمام کتابوں میں ہے۔اس سے مراد کثرت سے دھوکہ دینے والا یا دینے والے افراد جو ظہور سے پہلے خروج کریں گے۔ یہ اس زمانہ میں ظاہر ہوگا جب مشرق وسطیٰ شدید بحران، قحط اور ظلم وستم میں مبتلا ہوگا اور یہ سب سے بڑے فتنہ کا ذمہ دار ہوگا۔ یہ نبوت اور الوہیت کا دعویٰ بھی کرے گا۔لوگ اس کے مکر وفریب میں گرفتار ہو جائیں گے لیکن اہل ایمان اس سے بچے رہیں گے۔حضرت علی علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق دجال کو شام میں عقبہ کے پاس قتل کردیا جائے گا۔

ویب سائٹ پر محمد علی بن زبیر علی کا کتاب آثار قیامت سے دجال کے متعلق اقتباس نشر ہوا جو اختصار کے ساتھ ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے۔

نوٹ: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''سورۃ الکہف'' کی تلاوت دجال کے شر سے محفوظ رکھے گی۔

حضرت عمران بن حسینؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ''حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت سے قیامت تک کوئی ایسا بڑا فتنہ نہیں ہے جتنا کہ دجال کا فتنہ ہے'' حضرت حذیفہ بیان فرماتے ہیں کہ ''دجال کی بائیں آنکھ نہ ہوگی اس کے جسم پر گھنے بال ہوں گے اور اس کے ساتھ اس کی اپنی بظاہر جنت اور دوزخ ہوں گے جو حقیقت

میں جنت جہنم ہوگا اور جہنم جنت ہوگا (حدیث مسلم)

جناب عمران بن حسینؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''وہ لوگ جو دجال کے متعلق سنیں وہ اس سے دور رہیں۔ واللہ جو شخص اس کو خدا پر اعتقاد رکھنے والا جان کر اس کے قریب جائے گا وہ اس کے خوفناک قدموں کو دیکھ کر اس کا پیرو ہو جائے گا''۔

جناب عبیدہ بن سامطؓ نے فرمایا کہ ''میں نے تمہیں دجال کے متعلق وضاحت سے بتا دیا لیکن میں ڈرتا ہوں کہ تم نہ سمجھ سکے ہو گے۔ دجال پستہ قد اور اس کے پیر ٹیڑھے اس کے سر پر بال گھنگریالے۔ اس کی ایک آنکھ ہوگی جب کہ دوسری آنکھ کی جگہ ہموار ہوگی اور آنکھ کا حلقہ تک نہ ہوگا۔ اگر پھر بھی تم اس کے متعلق شبہ رکھتے ہو تو تم یاد رکھو کہ تمہارا رب ایک آنکھ کا نہیں ہے (کیونکہ اپنے آپ کو خدا کہے گا) ایک طویل حدیث ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''دجال آئے گا لیکن وہ مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا وہ مدینہ کے باہر بنجر زمین میں اپنا خیمہ لگائے گا۔ ایک شخص جو نیک بندوں میں سے ہوگا وہ اس سے کہے گا کہ میں گواہ ہوں کہ تو ہی وہ دجال ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دجال اپنے پیروکاروں سے کہے گا کہ اگر میں اس شخص کو مار دوں اور پھر زندہ کر دوں تو کیا تم پھر بھی میرے متعلق شک رکھو گے۔ انہوں نے جواب دیا نہیں تب وہ اس شخص کو مار کر اور اس پر دو مرتبہ تھوک کر زندہ کرتا ہے تو وہ شخص کہے گا کہ مجھے کامل یقین ہے کہ تو وہی دجال

ہے'' پھر دجال اس شخص کو مارنے کی کوشش کرے گا لیکن وہ ناکام رہے گا۔ اس حدیث کے مطابق پھر دجال کسی کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال یقیناً مدینہ کے مضافات تک آئے گا تو تین مرتبہ زلزلہ آئے گا اس وقت مدینہ سے تمام کفار اور مکار بھاگ جائیں گے اور مدینہ منورہ ان سے پاک ہو جائے گا۔

حضرت اسمہ بنت یزیدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور دجال کے متعلق بتایا کہ دجال کے ظاہر ہونے سے قبل تین مرتبہ قحط پڑے گا۔ پہلے سال آسمان سے تہائی بارش نہ ہوگی جس کی وجہ سے زمین سے تہائی پیداوار نہ ہوگی۔ دوسرے سال دو تہائی بارش نہ ہوگی اس لئے زمین سے دو تہائی پیداوار نہ ہوگی اور تیسرے سال آسمان سے بالکل بارش نہ ہوگی جس کی وجہ سے زمین سے کچھ بھی تمام سال پیدا نہ ہوگا جس کی وجہ سے تمام چرند و پرند اور درند مر جائیں گے پھر دجال کسی شخص کے پاس آئے گا اور اس سے کہے گا کہ اگر میں تمہارے اونٹ کو زندہ کر دوں تو مجھے اپنا رب مانو گے تو وہ شخص کہے گا ''یقیناً''! شیطانوں میں سے جو اس کے ساتھ ہوں گے ایک شیطان تن ومند اونٹ کی شکل میں اس شخص کے سامنے آئے گا جس پر خوراک لدی ہوگی۔ اسی طرح دجال ایک دوسرے شخص سے کہے گا کہ تمہارا باپ اور بھائی جن کو مرے ہوئے ایک عرصہ ہو گیا اگر

میں ان کو زندہ کر دوں تو تم مجھے اپنا رب مانو گے۔ وہ کہے گا کیوں نہیں؟ تب شیطان اس کے باپ اور بھائی کا روپ دھار لے گا"۔ (احمد)

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ مجھ سے زیادہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دجال کے متعلق دریافت نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تمہیں وہ کس طرح نقصان پہنچائے گا۔ میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ دجال کے ساتھ غلہ کا ایک پہاڑ اور پانی کا ایک دریا ہوگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ سب سے زیادہ ذلیل ہے (اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ حقیقت میں دجال کے ساتھ کچھ نہ ہوگا اور سب دھوکا ہی دھوکا ہے۔ (بخاری، مسلم)

دجال کے متعلق دیگر احادیث یہ ہیں کہ دجال شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا اور اس کا نکلنا معلوم ہوگا۔ جب یہ یہود یہ جو اصفہان میں ہے، میں ہوگا اصفہان کے یہودی اس کے پیرو ہوں گے، جن میں زیادہ تر عورتیں ہوں گی۔ آگ اور پانی اس کے ساتھ ہوں گے۔ آگ سرد ہوگی پانی آگ ہوگا۔ جو اس کو مانیں گے وہ اس کی جنت میں اور جو نہ مانیں گے اس کے دوزخ میں جائیں گے۔ اس کی پیشانی پر حروف ک۔ ف۔ ر ظاہر ہوں گے۔ جس کو سب مومنین پڑھیں گے۔ اس کا رنگ گندمی ہوگا اس کی رفتار تیز تر ہوگی اس کی سواری خچر ہوگا جس سے گانے سنائی دیں گے اور گانے کرنے والوں کو اپنی طرف راغب کریں گے۔ وہ دعویٰ نبوت پھر خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ وہ تمام دنیا کا سفر کرے گا، وہ اپنے

ماننے والوں کے لئے آسمان سے پانی برسائے گا جس سے غلہ پیدا ہوگا۔ درختوں میں پھل لگیں گے اور مویشی موٹے تازہ ہو جائیں گے جو اس کو نہ مانیں گے وہ بھوکے مریں گے۔ مومنین اپنی بھوک سبحان اللہ اور لا الہ اللہ پڑھ کر مٹائیں گے اس کے حکم سے زمین سے دفینہ ظاہر ہوں گے وہ اس دنیا میں چالیس روز تک رہے گا۔ پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا۔ دوسرا دن ایک مہینہ اور تیسرا دن ایک ہفتہ اور باقی دن حسب دستور ہوں گے۔ وہ مکہ میں داخل نہ ہو سکے گا کیونکہ ملائکہ اس کی حفاظت کر رہے ہوں گے وہ مدینہ میں بھی داخل نہ ہو سکے گا کیونکہ ملائکہ اس کے بھی محافظ ہوں گے۔ وہ مدینہ سے شام کی طرف جائے گا جہاں حضرت امام مہدی علیہ السلام قیام پذیر ہوں گے پھر جناب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور اس کا خاتمہ مقام لُد پر کریں گے۔

شعیب بن صالح

یہ بزرگوار شہر ثمرقند سے خروج کریں گے اور آپ کی ذات سے بہت اہم واقعات ظاہر ہوں گے۔ احادیث و روایات یہ بھی بتاتی ہیں کہ آپ ''رے'' تہران سے ہوں گے۔ جسے خراسانی سید ایرانی فوج کا کمانڈر انچیف مقرر کرے گا۔ روایات یہ بھی ہیں کہ یہ امام علیہ السلام یا سید حسنی کے لشکر کے علمدار ہوں گے۔

عبداللہ

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہور امام علیہ السلام سے قبل سعودی عرب میں بحران ہوگا اور اقتدار کی جنگ ہوگی۔ سیاسی کشمکش بادشاہ کی موت کے نتیجہ میں ہوگی اور عبداللہ نامی شخص برسراقتدار آ جائے گا جو چند ماہ تک حکومت کرنے کے بعد قتل کر دیا جائے گا اس کے بعد جانشینی کے سلسلہ میں شاہی خاندان میں اختلاف ہو جائے گا جو ظہور امام علیہ السلام تک جاری رہے گا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب عبداللہ مر جائے گا تو لوگ کسی ایک پر جمع نہ ہوں گے۔ سالوں کی بادشاہت مہینوں اور دنوں تک رہ جائے گی۔ ابو بصیر نے دریافت کیا کہ یہ معاملہ کیا لمبا ہوگا تو امام نے ارشاد فرمایا "ہرگز نہیں" اس کے قتل کے بعد قبائل میں جنگ ہوگی جو امام کے ظہور کی نشانیوں سے ایک ہے اور یہ بھی ایک نشانی ہے کہ دونوں حرموں کے درمیان تعصب کی آگ بھڑک اٹھے گی اور ایک شخص اپنے قبیلہ کے پندرہ لوگوں کو قتل کرے گا۔

علامات ظہور امام مہدی علیہ السلام

”کتاب آخرالزمان“ محمد جواد مہدی“

کلمہ آخرالزمان شمار کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ یہ زمان فعلی کہ جس کی مدت چودہ سو سال ہجرت پیغمبر اکرمؐ سے گزر رہا ہے اس زمانہ سے نسبت ہے کہ حضرت رسالت و پیغمبری پر مبعوث ہوئے کہا جا سکتا ہے یہ زمانہ آخر ہے خواہ پانچ سو سال یا آنے والے دو ہزار سال ہوں آخرالزمان کہہ سکتے ہیں۔ پس اس بنا پر زمان آخر ایک زمان معلوم و محدود نہیں ہے جس کو زمان آخر کہا جا سکے کہ فلاں زمان آخرالزمان ہے اسی طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا تعین نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہم زمان آخر کا تعین و محدود کر سکتے ہیں لیکن کلمہ آخرالزمان اندازہ سے دریافت کر سکتے ہیں کہ وہ وقت کہ پیغمبر اسلامؐ اور آل اطہار نے آنحضرت علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے اس پر عمل کریں اس لئے ہم آنحضرت علیہ السلام کے ظہور کے انتظار کی مدت کو آخرالزمان کہہ سکتے ہیں۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے متعلق بہت سی مختلف

علامات بیان کی گئی ہیں کچھ علامات ظہور سے قبل کی بیان کی گئی ہیں اور کچھ ظہور کے نزدیک وقوع پذیر ہونا بیان کی گئی ہیں کہ وہ حادثات عجیب واقع ہوں گے اور بعض روایات سے حوادث جو بعد ظہور وقوع پذیر ہوں گے بیان کئے گئے ہیں۔

علاماتِ ظہور امام آخرالزمان علیہ السلام

الٰہی دستور کے مطابق عمل کرنا:۔ حذیفہ یمانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول خداؐ کو غلاف کعبہ پکڑ کر گریہ کرتے ہوئے دیکھا میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ کس چیز کی وجہ سے آپ نے گریہ فرمایا۔ آپ نے فرمایا اے حذیفہ دنیا ایسی ہو جائے گی اور تو اس دنیا میں نہ ہوگا میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ قربان ہوں کیا پیشینگوئی ہے کہ دنیا ایسی ہو جائے گی۔ فرمایا اے حذیفہ جو میں بیان کرتا ہوں تیرا دل اور آنکھیں دیکھیں اور اپنی انگلیوں سے شمار کر۔ پس آنحضرتؐ نے بیان فرمانا شروع کیا۔

> ایسا وقت آئے گا کہ میری امت نماز ترک کر دے گی۔ خواہشات نفسانی اور شہوت کی پیروی کرے گی۔ مختلف قسم کی خیانت لوگوں میں زیادہ ہو گی، امانت اور امانتداری کم ہو گی۔ شراب زیادہ پی جائے گی۔ ہوائی اور زمینی حوادث ہوں گے، لوگ ایک دوسرے کو گالیاں دیں گے اور

لعنت کریں گے۔ عورتیں رقاصی و قمار بازی کریں گی۔ لوگ حسن پرستی اور نشہ پرستی اختیار کریں گے۔ قناعت اور میانہ روی ترک کردیں گے جامعہ کے لوگ ایک دوسرے کی برائی کریں گے، درخت کاری زیادہ ہو گی لیکن آمدنی کم، غلہ وغیرہ کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگے گیں کہ زندگی جہنم بن جائے گی، لواطت زیادہ ہو گی، بُرے اعمال کئے جائیں گے۔ ماں باپ کو فحش اور بُرے الفاظ کہے جائیں گے۔ سود کھایا جائے گا اور خدا کا خوف نہ ہو گا۔ زنا و بے عصمتی لوگوں میں رائج ہو جائے گی۔ جاہل لوگوں کے ہاتھوں میں حکومت ہو گی لوگ اپنے اخلاق اور اپنے کام کی تعریف کریں گے۔ لوگ اپنے گھروں کو بلند بنائیں گے ان کی دیواروں کو سجائیں گے، اپنے محلوں کو ایسا تعمیر کرائیں گے کہ ہمسائیوں کا امن و چین ختم ہو جائے گا۔ جھوٹ کو سچائی کا لبادہ پہنائیں گے، جھوٹ کو اس طرح بیان کریں گے جس سے سچائی معلوم ہو۔ خاموشی اور سکوت کو بے عقلی سمجھیں گے۔ اعمال بد کو اچھے اعمال پر غالب کر دیں گے اور بُرے اعمال کرنے والے کی حمایت کریں گے۔ لوگوں کے دِل سے ایک دوسرے کی محبت اور صلہ رحم ختم ہو جائے گا۔ لوگ بُرے کام نیک کام خیال کریں گے۔ نرم، خوبصورت اور

باریک لباس پہنیں گے کہ جس سے ان کا جسم دکھائی دے۔ دنیا سے رغبت کریں گے اور آخرت پر مقدم کریں گے۔ لوگوں کے دلوں سے رحم اٹھ جائے گا۔ فساد برپا کیا جائے گا۔ قرآن کو کھیل تماشہ بنا دیا جائے گا کہ اس کے نام اور آیات سے برائی کا استفادہ کیا جائے گا۔ بیت المال کے مال کو اپنا مال خیال کیا جائے گا۔ حرام مشروبات کو حلال سمجھا جائے گا۔ سود کو خرید و فروخت کا نام دیا جائے گا۔ گناہ کو جائز مانا جائے گا۔ لوگوں کے دِل غرور و تکبر سے بھر جائیں گے۔ ایسے حالات میں دیندار کو چاہیے کہ اپنے دین کو ایک طرف سے ہٹا کر دوسری جانب لے جائے۔ ایک پہاڑ سے ہٹا کر دوسرے پہاڑ کی جانب لے جائے تا کہ دین سلامت رہے۔ اسلام سوائے نام کے باقی نہ رہے گا اور قرآن باقی نہ رہے گا سوائے رسم کے۔ مسجدیں آباد ہوں گی لیکن لوگوں کے دل تقویٰ اور ایمان سے خالی ہوں گے۔ لوگوں کو محبوب مال و دولت ہوگی خواہ کسی طرح حلال و حرام ہو حاصل کی جائے۔

آخر زمانے میں لوگوں کے اوصاف

جابر ابن عبداللہ انصاری نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حدیث بیان فرمائی ہے کہ جس سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور

کے اشارات ملتے ہیں وہ فرماتے ہیں:

زکوۃ دینا ترک کر دیا جائے گا اور زکوۃ کو زیان خیال کیا جائے گا۔ معمولی باتوں میں جھوٹ بولا جائے گا۔ لوگوں کی محفلوں میں غیبت کو اچھا سمجھا جائے گا۔ حرام مال کو حاصل کرنا غنیمت خیال کیا جائے گا۔ ایسے زمانے میں بچوں پر رحم نہ کریں گے اور بچے بزرگوں کا احترام نہ کریں گے۔ مرد اپنی بیویوں کی اطاعت کریں گے، ہمسایوں کے ساتھ ظلم کیا جائے گا، رحم چھوڑ دیا جائے گا، بچوں سے رحم نہ کیا جائے گا، بچوں میں شرم مٹ جائے گی، اپنی عمارتوں کی ٹھوس بنیادیں رکھی جائیں گی۔ گواہی ہوا و ہوس کے لئے ہو گی۔ لوگ اپنے باپ پر لعنت کریں گے۔ بھائی بھائی سے حسد کرے گا۔ شراکت دار اپنے معاملات میں خیانت کریں گے۔ وفا کم ہو گی۔ مرد عورتوں کا لباس پہنیں گے۔ عورتوں سے حیا کا پردہ اٹھ جائے گا۔ اچھے کام کم ہوں گے اور جرائم اور بُرے کام ظاہر ہوں گے۔ آخرت سے غفلت برتی جائے گی اور تمام توجہ دنیا کی طرف ہو گی۔ نیکی اور پرہیزگاری کم ہو گی۔ بندگان خدا اور مومنین ذلیل اور منافقین، لوگوں کے درمیان باعزت و محترم ہوں گے۔ مومن اور اہل ایمان کو ذلیل و خوار کیا جائے گا۔ ایسے وقت

میں تو دیکھے گا کہ لوگوں کے چہرہ انسانوں کے ہوں گے لیکن ان کے دل شیطانوں کے ہوں گے۔ ان کی باتیں میٹھی ہوں گی لیکن ان کے دل زہر سے بھرے ہوں گے ایسے لوگ بھیڑیے اور درندے ہوں گے۔ ان باتوں کے بعد حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا:

میری امت پر ایسا وقت آئے گا کہ لوگ مختلف بادشاہوں یا حاکموں کو چاہیں گے۔ قرآن اور نعت کے اشعار کو غنا کی بلند آواز میں ساز کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ ایسے زمانے میں ترانے ساز و آواز لوگوں کو اپنی طرف راغب کریں گے۔ مرد مردوں سے عورتیں عورتوں سے لواطت و مساحقہ (جفتی) کریں گی۔ ساز و آواز ان کے درمیان رواج پائیں گے اور لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں گے کوئی اُن کو اس گناہ کبیرہ سے منع نہ کرے گا۔ قیامت میں مَیں ان کی شفاعت نہ کروں گا۔

ایران، عراق و فلسطین کی آخر زمانہ میں تباہی

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ظہور امام آخرالزمان علیہ السلام کی نشانیوں میں ایک یہ ہے کہ آخر زمانے میں ایران پر ایک مازندران سے شخص کی حکومت ہوگی کہ انگلوری لباس کو بدل دے گا اور غیر اسلامی لباس

کو غیر اسلامی طرز کے لباس میں تبدیل کر دے گا۔

رضا شاہ نے ایسا کیا اور احکام الٰہی کو معطل کر دیا، عورتوں کی چادریں ہٹوادیں اور مردوں کے لمبے لباس قطع کروا دیئے، حسینوں کو تعطیل کر دیا اور علمائے ایران کے سروں سے عمامہ اتروادیئے۔

رضا شاہ کا زندگی نامہ

رضا شاہ پسر عباس علی ۲۴ اسفند ۱۲۵۲ش قلعہ الاشت مازندران جو قائم شہر کے اطراف میں ہے، پیدا ہوا اور سال ۱۳۰۰ش اس مقام پر رہا اور سال اسفند ۱۳۰۴ برابر ۸ شوال ۱۳۶۶ تخت سلطنت پر بیٹھا رضا شاہ سال ۱۳۰۶ سے مکمل طور پر قابض ہو گیا اور ایران میں گرفتاریاں اور فساد برپا ہوا۔ امام خمینی رحمتہ اللہ علیہ نے اس کو زمین پر فساد برپا کرنے والا قرار دیا۔ ۲۵ شہر ۱۳۲۰ تخت سلطنت سے ہٹا دیا گیا اور جزیرہ سائبیریا کہ جو انتہائی سرد مقام ہے میں چھوڑ دیا گیا اور کچھ عرصہ گزرنے کے بعد جزیرہ مورسیس کہ جو انتہائی گرم ترین مقام ہے پہنچا دیا گیا اور ماہ شعبان ۱۳۶۳ جزیرہ مورلسیس میں ذلت کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوا اس کا جنازہ مصر کے شہر میں لایا گیا اور غسل جو کہ ایک اہل سنت شخص نے دیا اور اس کی نماز میت پڑھائی اس کے جنازہ کو مومیا کیا گیا اور شاہ فاروق کے قبرستان مصر میں دفن کیا گیا محمد رضا کے متعلق کہا جاتا ہے کہ چونکہ شاہ فاروق کی بہن فوزیہ جو اس کی بیوی تھی اور اس کو طلاق دے دی تھی سے تمام حقوق مہر و

جہیز وغیرہ نہ چھوڑے تھے اپنے باپ کے جنازہ کو دریافت نہ کرنا چاہتی تھی اور محمد رضا سے ۸ سال تک ان حقوق کو چھوڑے رکھا۔ اس کے بعد جنازہ کو قم مین لایا گیا اور اس سے قبل ناچار آیۃ العظمیٰ آقا حسین بروجردی کے پاس لایا گیا اور کہا گیا کہ شہنشاہ ایران نے آپ کو نماز میت پڑھنے کے لئے نامزد کیا تھا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ لوگوں نے دیکھا کہ جنازہ کو تہران کی طرف لے جایا گیا اور شاہ عبدالعظیم کے نزدیک دفن کیا گیا۔ حضرت آیۃ اللہ بروجردی نے ارشاد فرمایا کہ اہل سنت نے آٹھ سال قبل مصر میں نماز میت پڑھی تھی اگر میں نماز پڑھوں تو مجھ پر اعتراض کیا جائے گا کہ اگر میرا نماز پڑھنا صحیح تھا تو تم نے کیوں نماز پڑھی اور اگر غلط تھا تو مجھ سے کیوں درخواست کی گئی اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اگر میں نماز پڑھوں تو فساد برپا ہو جائے گا۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ماہ محرم میں جو خون سرزمین ایران پر بہایا گیا وہ مشکلات پیدا کر دے گا یہاں تک کہ بادشاہ کے لئے پریشانی کا سبب ہوگا اور کوئی اس کی مدد نہ کرے گا اور وہ فرار ہو جائے گا اور غم و اندوہ کے ساتھ غائب ہو جائے گا اور ماہ محرم میں جو خون کی فراوانی ہوگی اس کی وجہ سے وہ فرار ہو جائے گا اور ملک غیر میں غم و اندوہ کے ساتھ نابود ہو جائے گا۔

عبداللہ بن عمر نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک شخص اولاد حضرت امام حسین علیہ السلام سے مشرق کی جانب

(ایران) سے قیام کرے گا اگر اس کے مقابل پہاڑ بھی آ جائیں گے تو وہ اس کو نابود کر دے گا اور پھر وہ وہاں سے آگے بڑھے گا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص اہل قم سے لوگوں کو حق کی طرف لائے گا لوگ اس کے چاروں طرف سے جمع ہوں گے کہ اور وہ لوہے کے اسلحہ سے جنگ کریں گے اور تھکیں گے نہیں اور نہ خوف کھائیں گے اور کوئی تیز و تند ہوا سے ان کو تکان محسوس نہ ہو گی وہ خدا پر توکل کریں گے اور عاقبت ان کے لئے یقینی ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے خطبہ البیان میں ارشاد فرمایا کہ آخر زمانہ کے حادثات ایسے رونما ہوں گے کہ شہر ہمدان میں ایسے حالات و واقعات ہوں گے (اشارہ بمباری ہوائی جہاز سے عراق کی کی جانب سے) کہ ملک عراق لرز جائے گا اور لوگ تکان محسوس کریں گے۔ حضرت نے مزید فرمایا کہ آگاہ ہو کہ شہر بغداد پر افسوس ہے کہ رے (تہران) کی طرف سے ایک آفت نازل ہو گی کہ لوگ قتل کئے جائیں گے اور موت اور خوف اہل عراق پر طاری ہو گا اور عراق میں جنگ واقع ہو گی ایسی جنگ کہ اس کے لوگ مارے جائیں گے جب تک خدا چاہے گا اس وقت عجم قیام کرے گا بصرہ کو فتح کرے گا۔ حضرت نے مزید فرمایا کہ آگاہ ہو افسوس ہے کہ فلسطین کے لوگوں میں فتنوں اور جنگوں کی وجہ سے طاقت نہ رہے گی۔ دنیا کے لوگوں پر افسوس ہے کہ مشرق و مغرب، شمال اور جنوب کے تمام ممالک میں فتنے اور جنگیں ہوں گی۔ حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ عنقریب مغرب

سے یہودی اپنی حکومت بنانے کے لئے فلسطین آئیں گے اور پوچھیں گے کہ عربی کہاں ہیں لوگ کہیں گے کہ عرب کے لوگ ہم سے علیحدہ ہو گئے اور متفرق ہیں اور اُن میں اتحاد نہیں ہے لیکن بہت جلد عراق سے فوج حرکت میں آئے گی کہ جس کے جھنڈے پر لفظ ''قوت'' کے الفاظ لکھے ہوں گے (پاسداران انقلاب ایران کے سپاہ کے پرچم پر آیت "وَاَعِدّلَهُم ما استطعتم من قوة") تحریر ہے اور عرب متحد ہو جائیں گے اور فلسطین کو آزاد کرانے کے لئے حرکت کریں گے جنگ عظیم برپا ہو گی۔ ایسی ہو گی کہ دریا کے کنارہ خون سے لبریز ہوں گے اور زخمی لوگوں کے جسموں پر لوگ چلیں گے قسم بخدا کہ تمام یہودی بھیڑ بکریوں کی طرح قتل کئے جائیں گے یہاں تک کہ ایک بھی یہودی فلسطین میں باقی نہ رہے گا۔

ظہور امام مہدی علیہ السلام کی علامتوں کی صحت کا تجزیہ

اہل بیت علیہم السلام کی احادیث اور روایات میں جن علامتوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ دو قسم کی ہیں ایک حتمی و ضروری ان کا ظہور سے قبل واقع ہونا ضروری ہے دوسرے غیر حتمی جن کا واقع ہونا ضروری نہیں۔ جو چیزیں ظہور کی علامت ہیں اُن کا واقع ضرور ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ظہور کا زمانہ قریب سے قریب ہوتا جا رہا ہے کچھ علامتیں ظہور کے نزدیک واقع ہوں گی۔ ہم نے ان دونوں قسم کی علامتوں کا ذکر اپنی اس کتاب کے پہلے حصوں اور اس حصہ میں بھی کیا ہے۔ ہمیں کتابوں میں بعض علامتوں کا ذکر ملتا ہے جن کا واقع ہونا بعض مولفین کو محال معلوم ہوتا ہے جیسے مغرب سے سورج کا طلوع ہونا اور نصف رمضان میں سورج گرہن کا لگنا اور آخر ماہ میں چاند گرہن کا لگنا کیا ایسے حوادث کا وقوع پذیر ہونا کائنات کے نظام کا درہم و برہم ہونے کے مترادف نہ ہوگا کچھ مولفین و مصنفین نے اور

دانشوروں نے انکی علامتوں کی صحت سے انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ بنی امیہ اور بنی عباس کے خلفاء کی بنائی ہوئی جعلی علامتیں ہیں کیونکہ اس زمانہ میں بعض لوگ حکومت وقت کے خلاف مہدی موعود کے عنوان سے قیام کرتے تھے اور اس طرح سے بہت سے لوگوں کو اپنا ہموا بنا لیتے تھے۔ خلفائے وقت نے یہ طریقہ علویوں کی ایسی تحاریک کو ختم کرنے کے لئے اختیار کیا کہ جعلی علامتیں وضع کی جائیں تاکہ لوگ ان علامتوں کے انتظار میں رہیں اور علویوں کی بات نہ مانیں۔

بہت سی احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ظہور سے قبل سفیانی کا خروج ہوگا اور یہ حتمی بیان کی گئی ہے۔ یہ انتہائی خبیث انسان ہوگا جو بہت سے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لے گا اور پانچ علاقوں شام، حمص، فلسطین، اردن، القنسرین پر قابض ہو جائے گا اور بنی عباس حکومت کو ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر دے گا۔ شیعوں کا قتل عام کرے گا اس کے بعد ظہور امام علیہ السلام ہوگا۔ خالد بن یزید معاویہ بن ابی سفیان کے دل میں خلافت کی آرزو تھی اس لئے اس نے بنی امیہ کی حوصلہ افزائی کے لئے خروج سفیانی کی حدیث گھڑی ہے۔ صاحب آغانی لکھتے ہیں کہ "وہ عالم و شاعر تھا کہا جاتا ہے کہ سفیانی کی حدیث اس نے جعلی گھڑی ہے" (آغانی ج:۱۶ ص:۱۷۱) طبری نے لکھا ہے کہ "علی بن عبداللہ بن خالد بن یزید بن معاویہ نے شام میں ۱۵۹ میں خروج کیا وہ کہتا تھا میں سفیانی منتظر ہوں اور اس طرح لوگوں کو اپنی طرف کھینچتا تھا۔ (طبری جلد ۷ ص ۴۵) ان تاریخی

شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ سفیانی کا خروج جعلی ہے۔ لوگوں کے درمیان حدیث سفیانی شہرت رکھتی تھی اور لوگ اس کے منتظر تھے۔ بعض لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا اور خروج کر کے کہنے لگے کہ ہم ہی سفیانی منتظر ہیں۔

بہت سی احادیث میں دجال کے خروج کے متعلق تذکرہ ہے اور اس کو بھی حتمی کہا گیا ہے اور اس کی صفات بیان کی گئی ہیں جن کا ذکر اس کتاب کے پہلے حصوں اور زیر مطالعہ کتاب میں ملے گا۔ بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تھا جس کا نام عبداللہ بن صائید بن صید بتایا گیا ہے۔ وہ اپنی خدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔ وہ ابھی تک زندہ ہے اور آخری زمانہ میں اصفہان کے مضافات میں سے یہودیوں کے گاؤں سے خروج کرے گا (بحارالانوار ج ۵۲ ص ۱۹۳، مسلم ج ۱۸ ص ۴۶ تا ۸۷) علماء نے تمیم الداری سے جو کہ پہلے نصرانی تھا اور ۹ھ میں مسلمان ہوا تھا سے نقل کیا ہے۔ میں نے مغرب کے ایک جزیرہ میں دجال کو دیکھا ہے کہ زنجیر و رغل میں تھا'' (صحیح مسلم ج ۱۸ ص ۷۹) لغت عرب میں ہر دروغ گو اور حیلہ باز کو دجال کہتے ہیں۔ انجیل میں بھی لفظ دجال (Anti Christ) استعمال ہوا ہے۔ یوحنا کے پہلے رسالہ میں لکھا ہے ''جو عیسیٰ کے مسیح ہونے کا انکار کرتا ہے دروغ گو اور دجال ہے کہ باپ بیٹے کا انکار کرتا ہے'' (یوحنا باب ۲ آیت ۲۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی دجال کے خروج کی خبر دی اس لئے عیسائی بھی اس کے منتظر تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پانچ سو سال بعد ظاہر ہوا اور اپنی پیغمبری کا دعویٰ کیا۔

اس کو دار پر چڑھا دیا گیا (رسالہ یوحنا دوم آیت ۷) حضرت نوح علیہ السلام کے بعد تمام پیغمبر اپنی قوم کو دجال کے فتنہ سے ڈراتے تھے (بحار الانوار ج ۵۲ ص ۱۹۷) حضورؐ کا بھی ارشاد ہے کہ "اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک تیس دجال ظاہر نہیں ہوں گے (سنن ابی داؤد ج ۲) مذکورہ احادیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دجال کسی معین و مخصوص شخص کا نام نہیں ہے بلکہ ہر دروغ گو اور حیلہ باز کو دجال کہا گیا ہے یہ کہا جا سکتا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے وقت آخری زمانہ میں ایک شخص پیدا ہو گا جو دروغ گوئی، حیلہ سازی اور فریب کاری میں سب سے آگے ہو گا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صائد بن صید کو دجال فرمایا تھا تو وہ دروغ گو اور حیلہ ساز کے معنی میں فرمایا تھا نہ کہ علائم ظہور والا دجال فرمایا تھا۔ ان دونوں باتوں میں شبہ پیدا ہوتا ہے کہ جس دجال کے متعلق حضورؐ نے فرمایا تھا وہی آخر زمانہ میں ظہور سے قبل خروج کرے گا۔

امام آخرالزماںؑ اور غیبت

دنیا کا ہر مذہب کسی آنے والے کے انتظار میں ہے کچھ کہتے ہیں کہ وہ پیدا ہوگا اور وہ دنیا کو غم و آلام سے نجات دلائے گا لیکن کوئی مذہب یہ نہیں کہتا کہ وہ مصلح اعظم پیدا ہو چکا ہے اور پردۂ غیبت میں ہے لیکن صرف اسلام نجات دہندہ موعود پر اعتقاد کو لازم قرار دیتا ہے۔ غیر مذاہب والے اور بعض مسلمان تعلیم یافتہ ترقی یافتہ اور مغربی تہذیب سے متاثر لوگ کہتے ہیں کہ امام العصرؑ ان کی غیبت اور انتظار ظہور واقعیت و حقیقت کے خلاف غیر منطقی، غیر معقول اور ایک قدیم اور زوال پذیر فکر ہے۔ یہ اس لئے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں سائنس ارتقاء کے عروج پر ہے اور یہ لوگ انسان کی حیات اور اس کی عمر طبعی کی سمجھ رکھتے ہیں اس لئے تنقید کرتے ہیں۔ ایسی تنقید اسلام دشمن مذاہب اور قوتوں کا شروع ہی سے کارنامہ ہے حالانکہ وہ خود کسی نہ کسی مصلح اعظم کی آمد کے منتظر ہیں تاکہ مسلمان قوم کی توجہ امام زمانہ سے ہٹا کر اپنے رہبران کی طرف لے آئیں لیکن ایسے طریقہ اختیار کرنے والے لوگوں کو یہ علم نہیں کہ اسلام اپنے عقیدوں، احکام

اور مراسم دینی میں کسی قسم کا شک وشبہ روا نہیں رکھتا۔ اس کا عقیدہ ہے کہ دنیا پر اسلام کا غلبہ ہوگا اور کوئی دوسرا دین، مذہب یا عقیدہ باقی نہ رہے گا۔

امام زمانہ کے معترضین کا سب سے بڑا اعتراض آپ کی طولانی حیات پر ہے جس کو وہ غیر طبعی اور غیر علمی قرار دیتے ہیں۔ اس اعتراض کو رد کرنے کے لئے سب سے اہم دلیل یہ ہے کہ کیا موجودہ دور کے کسی علم نے انسان کی عمر طبعی کی حد مقرر کی ہے کوئی علم جس کا تعلق جسم انسانی سے ہو یہ تعین نہیں کر سکا کہ انسان کا کتنے سال زندہ رہنا ممکن ہے اور بعدازاں وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔

تاریخ اور مذہبی کتابوں میں ایسی مثالیں موجود ہیں۔ حضرت سلمان فارسیؓ کی عمر بروایتے تین سو سال یا چھ سو سال بیان کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں نو سو پچاس سال تبلیغ دین فرماتے رہے۔ مسلمانوں کے عقائد کے مطابق امام عصر علیہ السلام اس دنیا میں لوگوں کے درمیان بارہ سو سال سے زائد عرصہ سے زندہ موجود ہیں۔ عام زندگی گزار رہے ہیں ہم دیکھتے بھی ہیں لیکن پہچانتے نہیں۔ اسی لئے وہ ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں جس کو ہم غیبت کہتے ہیں۔

قبل اسکے کہ ہم امام العصر والزمانؑ کی طولانی عمر پر بحث کریں، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ غیبت پر بالاختصار تحریر کیا جائے۔ غیبت کے معنی ہیں پوشیدگی، چھپانا، اس کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں۔ پہلی صورت یہ ہے کہ غائب انسان انسانی اجتماعات سے دور ہو اور لوگ اس تک نہ پہنچ سکیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ غائب اپنی مرضی کے مطابق جب چاہے دیکھنے والوں کی نگاہوں سے غائب ہو جائے گا۔ یعنی لوگوں کے درمیان موجود ہوتے ہوئے اسے کوئی دیکھ نہ سکے اور اگر دیکھ بھی لے تو اسے پہچان نہ سکے۔

اب ہم غیبت سے متعلق قرآن مجید کی طرف رجوع کرتے ہیں اور صرف متعلقہ آیات کے ترجمہ پر اکتفا کرتے ہیں:

سورہ یٰس آیت ۹: ہم نے ان کے سامنے اور پیچھے بند باندھ دیئے ہم نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ کچھ بھی نہیں دیکھ سکتے۔

سورہ اسرا آیت ۴۵: جب تو تلاوت قرآن کرے گا تو ہم تیرے اور ان لوگوں کے مابین حجاب حائل کر دیں گے۔

سورہ طٰہٰ آیت ۹۶: جو کچھ دوسرے لوگ نہ دیکھ سکے وہ دکھایا گیا چنانچہ میں نے رسولؐ کے نقش پا سے ایک مٹھی بھر لی۔

پہلی آیت کے متعلق مجمع البیان میں ابن عباس سے روایت ہے کہ شب ہجرت جب قریش نے خانہ رسولؐ کا محاصرہ کیا تو کہنے لگے کہ جب محمدؐ ہمارے درمیان آئیں گے تو ہم ان پر حملہ کر دیں گے جب نبی کریمؐ ان کے سامنے آئے تو اللہ نے ان کے سامنے اور پیچھے بند باندھ دیئے جس کی وجہ سے وہ آپ کو نہ دیکھ سکے۔ آنحضورؐ نے درود پڑھا اور ان کے سروں پر مٹی بکھیر دی۔ وہ اندھے ہو گئے جب آپ وہاں سے دور چلے گئے تو

انہوں نے مٹی کو دیکھا اور کہنے لگے کہ محمدؐ نے ہم پر جادو کر دیا۔

دوسری آیت کے متعلق مفسرین نے لکھا ہے کہ قیامت پر عقیدہ نہ رکھنے والوں سے مراد ابوسفیان، نصر ابن حارث، ابوجہل اور ابولہب کی بیوی ام جمیل ہیں۔ تلاوت قرآن کے وقت ان لوگوں کو کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ وہ رسالتمآبؐ کے پاس ایذارسانی کی نیت سے آتے تھے لیکن انہیں نظر نہیں آتے تھے۔ اس آیت میں قابل توجہ بات حجاب مستور ہے کیونکہ بعض اوقات انسان پردے کو دیکھتا ہے لیکن اس کے پیچھے والا نظر نہیں آتا۔ اس آیت میں پروردگار عالم کے پردہ کے پیچھے والے کو مستور نہیں فرمایا بلکہ پردہ کو مستور فرمایا ہے۔

تیسری آیت میں پروردگار عالم نے جناب موسیٰؑ اور سامری کے مابین جو گفتگو ہوئی مفسرین کے مطابق سامری نے وحی لاتے وقت حضرت جبرئیل کو پایا ان کو گھوڑے پر سوار دیکھا تو اس نے جبرئیل کے نقش پا ان کے گھوڑے کے سموں کی نیچے کی مٹی اٹھالی۔ بچھڑا بنایا اس میں وہ مٹی ڈالی جس سے وہ زندہ ہو گیا۔ اس آیت سے مقصد یہ ہے کہ ایک ہی وقت میں جبرئیل کو دیکھ لیا جب کہ دوسرے بنی اسرائیل نہ دیکھ سکے۔ ذات احدیت کے لئے ممکن ہے کہ وہ ایک وجود کو ایک وقت میں بعض کے سامنے ظاہر کر دے اور بعض سے پوشیدہ رکھے۔

قرآن مجید سے غیبت کی تشریح ثابت ہونے کے بعد یہ سوال ذہن میں آتا ہے کہ قرآن مجید میں جن غیبتوں کا تذکرہ ہے وہ وقتی ہیں اور

صدیوں پر محیط نہیں ہیں۔ امام العصر والزمانؑ کی غیبت اتنی طویل ہے کہ صدیوں پر محیط ہے اور نہ جانے اور کتنی صدیوں پر محیط رہے گی۔ اسی طرح کچھ اور سوالات ذہن میں آتے ہیں جو اعتراض رد کئے جاتے ہیں مثلاً آپ ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے اور اگر پیدا ہو چکے ہیں تو آج کل کے حالات انہیں پکار رہے ہیں اور ظلم بڑھ رہا ہے۔ اگر وہ واقعتاً موجود ہوتے تو ظلم نہ بڑھتا۔ اگر ظالموں کے خوف سے پوشیدہ ہیں تو اسے عقل تسلیم نہیں کرتی۔ اگر انہیں تائید الٰہی حاصل ہے تو انہیں کوئی قتل ہی نہیں کر سکتا۔ ان کا فرض تو مصیبتیں برداشت کر کے تبلیغ کرنا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کے سوالات وہی لوگ کرتے ہیں جو کج فکر شک انداز ہیں کیونکہ ایسے سوالات کرنے والے امام علیہ السلام کے وجود کے تو قائل ہیں لیکن آپ کی غیبت نے ان لوگوں کو پریشان کر رکھا ہے۔ دوران مطالعہ کتاب الامام المہدی مولفہ آقائے سید محمد کاظم قزوینی ترجمہ جناب اثیر جاڑوی مرحوم و مغفور میں۔ کسی ایک شاعر بے نام کا قصیدہ جو ایسی ہی باتوں پر مشتمل تھا۔ نجف اشرف آیا جس کا جواب مولف موصوف نے مع اشعار قصیدہ کے اپنی متذکرہ کتاب میں تحریر فرمایا ہم اختصار کے ساتھ تحریر کرتے ہیں۔

بے نام شاعر نے اپنے قصیدہ میں ولادت امام العصرؑ پر حیرت کا اظہار اس وجہ سے کیا ہے کہ ولادت کے متعلق نظریات مختلف ہیں۔ مولف موصوف نے آپ کی ولادت کے متعلق اپنی متذکرہ کتاب میں سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔ ہم اس مضمون کو طوالت کی وجہ سے تحریر نہیں کرتے۔

جہاں تک شاعر کے اور اعتراضات اور اس کے استدلال کا تعلق ہے کہ چونکہ امام مہدیؑ کے فرائض میں عدل وانصاف کا قیام ہے اور آج کل ظلم و جور بڑھ رہا ہے۔ اس لئے آپ موجود نہیں ہیں اگر ہوتے تو ظلم و جور نہ ہوتا۔ مولف موصوف نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ یہ اعتراض شاعر کی کج بحثی اور کج فکری پر مبنی ہے شاعر یہ سمجھتا ہے کہ امام العصرؑ لوگوں کی خواہشات کے تابع ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھ رہا کہ جس خالق نے ان کو اپنا نمائندہ بنایا ہے وہ بھی تو ان مظالم کو دیکھ رہا ہے تو کیا خداوند عالم کے لئے بھی اس کا یہی استدلال ہوگا۔ ظہور امامؑ مشیت ایزدی سے متعلق ہے جب وہ چاہے گا ظہور ہوگا۔

جہاں تک امام علیہ السلام کے ظالموں کے خوف سے پوشیدہ رہنے اور آپ کے یقینی حیات حضرت عیسیٰؑ کے نزول تک ہونے تائید الٰہی کے حصول کی وجہ کسی کو قتل کرنے کی قدرت نہ رکھنے کے اعتراضات کا تعلق ہے تو مولف موصوف نے جواب میں فرمایا کہ یہ حقیقت ہے کہ امام علیہ السلام کی حکومت کرۂ ارض پر ہوگی اور آپ کرۂ ارض کو ظلم و جور سے پاک فرما کر عدل و انصاف قائم فرمائیں گے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ان تمام امور کا تعلق اپنے وقت سے ہے جس کا تعین اللہ کرے گا اور اس کی مشیت ہی اذن ظہور دے گا۔

دیگر اعتراضات جو شاعر نے کئے ہیں ان کے جواب میں مولف موصوف فرماتے ہیں کہ اگر امام زمانہؑ لوگوں کی ایذا رسانی کے خوف سے

مخفی ہیں تو آپ کے لئے عیب کا باعث ہے تو انہیں ظہور فرما کر راہ خدا سے تکالیف برداشت کرنا چاہئے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ نہ تو خائف ہیں بلکہ دنیا کا ہر جابر و ظالم حکمران آپ کے ظہور سے خوفزدہ ہے۔

حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کی غیبتیں

حضرت امام العصر والزمان علیہ السلام کی غیبت بعض حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کی گذشتہ امتوں میں غیبتوں کی طرح ہے۔

پیغمبر اسلام کا یہ ارشاد کہ میری امت میں ہو بہو وہ باتیں ہوں گی جو گذشتہ امتوں میں پیش آتی رہی ہیں چنانچہ چند انبیاء علیہم السلام کی غیبت ہم ذیل میں تحریر کرتے ہیں۔

۱۔ حضرت ادریس علیہ السلام جو حضرت آدم علیہ السلام کی پانچویں پشت میں حضرت نوح علیہ السلام کے پردادا ہیں کو ظالموں کے ظلم وستم کی وجہ سے غیبت کا حکم ہوا جب کہ بادشاہ وقت آپ کے قتل کی فکر میں تھا۔ حضرت ادریس علیہ السلام بیس برس تک پہاڑوں اور ویرانوں میں پوشیدہ رہے اور اس عرصہ میں اس شہر میں اور اس کے اطراف میں پانی نہیں برسا۔ جب وہ ظالم حکمران ہلاک ہو گیا اور

قوم نے توبہ کی تو حضرت ادریس علیہ السلام ظاہر ہوئے اور آپ کی دعا سے بارش ہوئی پھر وہ وقت آیا کہ آپ بالائے آسمان اٹھا لئے گئے۔

۲۔ حضرت نوح علیہ السلام نے وقت وفات مومنین سے فرمایا تھا کہ میرے بعد غیبت کا زمانہ آئے گا یہاں تک کہ مدت کے بعد قائم آل نوح علیہ السلام ظاہر ہوں گے جن کا نام "ہودؑ" ہوگا چنانچہ یہی ہوا اور حجت خدا کی غیبت کا زمانہ اتنا طویل ہوا کہ لوگ حضرت "ہودؑ" علیہ السلام کے ظہور سے ناامید ہونے لگے تھے۔

۳۔ حضرت خضر علیہ السلام کی غیبت اب تک ہے آپ کا نام "تالیا" ہے اور آپ کا یہ معجزہ رہا ہے کہ جس خشک زمین پر بیٹھتے سرسبز ہو جاتی جس خشک لکڑی پر تکیہ کرتے اس سے پھول پتے نکل آتے چونکہ خضرۃ کے معنی سبزی کے ہیں اسلئے آپ کو خضر علیہ السلام کہتے ہیں۔ آپ نے آب حیات پیا ہے اور صور پھونکے جانے کے وقت تک زندہ رہیں گے۔ بعض صالحین نے ان کو مسجد سہلہ اور مسجد صعصہ میں دیکھا ہے جس قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے اس نے انہیں ایک حجرہ میں بند کر کے بجائے مٹی پتھر سے روک دیئے تھے جب دروازہ کھولا گیا تو حجرہ خالی تھا بحکم الٰہی وہیں سے غائب ہو گئے اور خداوند تعالیٰ نے وہ قوت عطا فرمائی کہ جس شکل میں چاہیں اپنی شکل تبدیل کر لیں۔ آپ کا تعلق دریاؤں سے ہے بے راہوں

کی راہبری فرماتے ہیں ہلاکت سے بچاتے ہیں اور حضرت حجت علیہ السلام کے رفقاء میں ہیں۔

۴۔ حضرت الیاس علیہ السلام بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے۔ قوم تکذیب اور توہین کرتی رہی مدت تک ایذا رسانی پر صبر کیا مگر جب قتل پر آمادہ ہوئے تو یہ ایک پہاڑ میں پوشیدہ ہو گئے اور سات برس اس حالت میں گزرے کہ زمین کی گھاس غذا رہی خداوند عالم نے وحی فرمائی کہ اب جو چاہو سوال کرو عرض کیا میں بنی اسرائیل سے بہت آزردہ خاطر ہو چکا ہوں تو مجھے دنیا سے اٹھا لے ارشاد ہوا کہ یہ وہ زمانہ نہیں ہے جو زمین اور اہل زمین کو تم سے خالی رکھوں اس عہد میں زمین تمہاری وجہ سے قائم ہے اور ہر زمانہ میں میرا ایک خلیفہ ضرور رہتا ہے پس خداوند عالم نے وہ طاقت کرامت فرمائی کہ حضرت الیاس علیہ السلام بھی حضرت خضر علیہ السلام کی طرح زمین پر موجود و غائب ہیں۔ حضرت حجت علیہ السلام کی رفاقت کا شرف حاصل ہے پریشان حالوں کی رہنمائی ضعیفوں کی دستگیری فرماتے ہیں۔

۵۔ حضرت صالحؑ اپنی قوم ثمود کو ایک سو بیس برس تک ہدایت کرتے رہے مگر انہوں نے بت پرستی نہ چھوڑی تو ان سے پوشیدہ ہو گئے اور اتنی مدت تک غیبت رہی کہ کچھ لوگ خیال کرنے لگے کہ انتقال فرما گئے ایک گروہ کو یقین تھا کہ وہ زندہ ہیں جب ظاہر ہوئے تو کسی نے

ان کو نہ پہچانا حضرت صالح علیہ السلام سے کہا گیا تھا کہ اس پتھر سے جس کی پرستش کرتے تھے اونٹنی معہ بچہ کے نکال دو تو ہم تم پر ایمان لے آئیں گے آپ نے دعا کی قبول ہوئی پھر بھی ایمان نہ لائے اور ایک شقی کو لالچ دے کر اونٹنی کے پاؤں کٹوا دیئے ٹکڑے کیا گوشت کھایا توبہ کے لئے تین دن کی مہلت ملی لیکن وہ نہ سمجھے چوتھے روز چیخ چنگھاڑ کی آواز ہوئی کانوں کے پردے پھٹ گئے زمین کو زلزلہ ہوا آسمان سے آگ برسی جس نے سب کو جلا کر بھوسے کے چوبے کی طرح ڈالا۔

۶۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی عمر دو سو بیالیس برس کی ہوئی قوم کی ہدایت کرتے کرتے بوڑھے ہو گئے مدت تک غائب رہے پھر بقدرت خدا جوانی کی حالت میں لوٹے اور رہنمائی میں مصروف ہوئے۔ قوم نے کہا کہ ہم نے تمہارا کہنا اس وقت نہ مانا جب تم بوڑھے تھے تو اب جوانی میں تمہاری باتوں کا کیسے یقین کریں۔

۷۔ حضرت یونسؑ بھی اپنی قوم سے غائب ہوئے بلکہ ان کی غیبت تو ایسی ہے کہ مچھلی کے پیٹ میں رہے تینتیس برس سمجھایا مگر دو شخصوں کے سوا کوئی ایمان نہ لایا نزول عذاب کی دعا کی عذاب کی دعا کی عذاب نازل ہونے کا مہینہ دن وقت مقرر ہو گیا جس کی اطلاع دے کر خود آبادی سے باہر آئے اور پہاڑ کے کسی گوشہ میں چھپ گئے جب عذاب کا وقت قریب ہوا تو اس قوم نے صحرا میں پہنچ کر

بوڑھوں کو جوانوں سے عورتوں کو دودھ پیتے بچوں سے حیوانوں کو ان کے بچوں سے جدا کر کے فریاد شروع کر دی یکا یک عذاب شروع ہوا آندھی آئی جس میں خوفناک صدائے عظیم تھی سب نے گریہ وزاری کے ساتھ توبہ کی آوازیں بلند کیں بچے اپنی ماؤں کو ڈھونڈتے توبہ کی آوازیں بلند کیں۔ بچے اپنی ماؤں کو ڈھونڈتے روتے اور شور کر رہے تھے رحمت الٰہی جوش میں آئی۔ عذاب ٹل گیا اس کے بعد حضرت یونس علیہ السلام یہ خیال کر کے کہ سب ہلاک ہو گئے ہوں۔ شہر کی طرف آئے مگر وہاں سے چرواہوں کو آتے دیکھا سمجھے کہ عذاب نہیں آیا اس تصور میں کہ قوم جھوٹا کہے گی۔ پوشیدہ ہو گئے بیابانوں میں پھرے یہاں تک کہ دریا پر آئے کشتی میں سوار ہوئے اور مچھلی نگل گئی پھر باہر نکلے اپنی قوم میں واپس آئے تب سب نے تصدیق کی اور ان میں رہنے لگے۔ حضرت یونس کی غیبت ایسی تھی کہ اگر وہ خداوند عالم کی تسبیح نہ کرتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے۔

۸۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب یہودی ایذا پہنچاتے پہنچاتے تھک گئے تو پھانسی دینے کے ارادہ سے ان کو ایک مکان میں بند کر دیا رات کا وقت تھا جبرائیل بحکم الٰہی آئے اور حضرت عیسیٰ کو روشندان سے نکال کر بالائے آسمان لے گئے صبح کو سب لوگ پھانسی لگانے کے قصد سے جمع ہوئے یہودا جو ان کا سردار تھا حضرت عیسیٰ کو باہر لانے

کے لئے تنہا مکان میں داخل ہوا۔ خداوند عالم نے اس کو عیسیٰ علیہ السلام کی شکل کر دیا۔ جب اس نے ان کو وہاں نہ پایا تو خبر دینے کے لئے واپس آیا۔ قبل اس کے کہ کچھ کہے لوگوں نے اسے پکڑ لیا اور اس کو سولی دے دی پھر خدا کی قدرت سے اس کی اصلی صورت ہو گئی۔ اس وقت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی غیبت ہے حضرت حجت علیہ السلام کے ظہور کے بعد آسمان سے نازل ہوں گے۔

مذکورہ بالا غیبتوں کے علاوہ دیگر انبیاء علیہم السلام کی غیبتیں بھی ہیں۔ جب بنی اسرائیل پر بلاؤں کا وقت آیا ہے تو چار سو سال تک انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام غائب رہے باوجودیکہ روئے زمین پر حجت خدا موجود تھے لیکن غیبت رہی۔

(اقتباس از کتاب ملاقات امامؑ مؤلفہ سید محمد صاحب قبلہ مجتہد مرحوم)

صحیفہ دانیال میں ظہور امام مہدیؑ کے واقعات

کتاب ہائے مقدس اور صحائف کو دینی اور علمی اہمیت حاصل ہے۔ صحیفہ دانیال میں جن پیشین گوئیوں اور حالات اور واقعات کا تذکرہ ہے ہم اختصار کے ساتھ تحریر کرتے ہیں۔

''اور اس وقت میکائیل مقرب فرشتہ جو تیری قوم کے فرزندوں کی حمایت کے لئے کھڑا ہے اٹھے گا اور وہ ایسی تکلیف کا وقت ہو گا کہ پہلے کی قوموں سے اب تک کبھی نہ ہوا ہو گا اور اس وقت تیرے لوگوں میں سے ہر ایک جس کا نام کتاب میں لکھا ہو گا رہائی پائے گا اور جو خاک میں سو رہے ہیں ان میں سے بہتیرے جاگ اٹھیں گے۔ بعض حیات ابدی کے لئے اور بعض رسوائی اور ذلت ابدی کے لئے اور اہل دانش نور فلک کی مانند چمکیں گے اور جن کی کوشش سے بہتیرے صادق ہو گئے۔ ستاروں کی مانند ابد الآباد تک روشن رہیں گے لیکن تو اے دانیال ان باتوں کو بند رکھ اور کتاب

پر آخری زمانہ تک مہر لگا دے بہتیرے اس کی تفتیش وتحقیق کریں گے اور دانش افزوں ہوگی۔

پھر میں دانیال نے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ دو شخص اور کھڑے تھے اور دریا کے اس کنارے پر اور دوسرا دریا کے اس کنارے پر۔ ایک نے اس شخص سے جو کتانی لباس پہنے تھا اور دریا کے پانی پر کھڑا تھا۔ پوچھا کہ ان عجائب کے انجام تک کتنی مدت ہے؟ اور میں نے سنا کہ اس شخص نے جو کتانی لباس پہنے تھا اور جو دریا کے پانی کے اوپر کھڑا تھا دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر حی القیوم کی قسم کھائی اور کہا کہ ایک دور اور دور اور نیم دور اور جب یہ مورس لوگوں کے اقتدار کو نیست کر چکیں گے تو یہ سب کچھ پورا ہو جائے گا اور میں نے سنا پر سمجھ نہ سکا۔ تب میں نے کہا اے میرے خداوند ان کا انجام کیا ہوگا اس نے کہا اے دانیال تو اپنی راہ لے کیونکہ یہ باتیں آخری وقت تک بند اور سربمہر رہیں گی اور بہت لوگ پاک کئے جائیں گے اور صاف اور براق ہوں گے لیکن شریر شرارت کرتے رہیں گے۔ شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا پر دانشور سمجھیں گے اور جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی اور وہ اجاڑنے والی مکروہ چیز نصب کی جائے گی ایک ہزار دو سو نوے (۱۲۹۰) دن ہوں گے۔ مبارک ہے وہ جو ایک ہزار تین سو پینتیس (۱۳۳۵) روز تک انتظار کرتا ہے پر تو اپنی راہ لے جب تک کہ مدت پوری نہ ہو کیونکہ تو آرام کرے گا اور ایام کے اختتام پر اپنی میراث میں اٹھ کھڑا ہوگا۔"

اس پیشنگوئی کو سمجھنے کے لئے ہمیں سب سے پہلے دائمی قربانی کو جاننا ہے یہ وہ قربانی ہے جو بنی اسرائیل کے مذہبی رسوم کے مطابق بیت المقدس میں ادا کی جاتی تھی اور بنی اسرائیل کی اسیری کے بعد موقوف ہوگئی اسیری کا یہ واقعہ ۶۰۱ ق م میں ہوا جب بیت المقدس بابل کے بادشاہ بنوکدنصر کے ہاتھوں مسمار ہوا اور وہ اسرائیلیوں کو قید کر کے بابل لے گیا۔

دائمی قربانی کے موقوف ہونے کا سن ۶۰۱ ق م ہے اس کے ۱۲۹۰ سال کے بعد اجاڑنے والی مکروہ چیز نصب ہوگی۔ ۶۰۱ میں ۶۸۹ جمع کرنے سے ۱۲۹۰ کا عدد حاصل ہوتا ہے۔ یعنی ۶۸۹ء میں مکروہ چیز کو نصب ہونا چاہئے چونکہ کلیسا کی تقویم کچھ صدیوں تک قمری حساب سے مرتب ہوتی رہی ہے اور ایک عرصہ کے بعد اسے شمسی حساب سے مرتب کیا گیا ہے لہٰذا ماہرین نے تقریباً نوے سال اس فرق کو ختم کرنے کے لئے نکالے ہیں۔ اس حساب سے مکروہ چیز کا نصب ۶۸۰ء کے قریب ہوگا یزید کی جانشینی کا عہد یہی ہے۔ گبن کی ''تاریخ زوال و تباہی روم'' مطبوعہ لندن صفحہ ۴۹ پر تحریر ہے کہ واقعہ کربلا ۶۸۰ء میں ہوا جس کا ہجری سن ۶۰ تحریر ہے۔ اب اگر سن ۶۰ میں ۱۳۳۵ جمع کئے جائیں تو حاصل جمع ۱۳۹۵ ہوا یعنی صحیفہ دانیال میں جو عجائب مذکور ہوئے ہیں وہ ۱۳۹۵ھ میں ختم ہوں گے۔ اس کے بعد انتظار کرتا ہوا مبارک ہوگا وہ ایک مبارک ہستی کا انتظار کر رہا ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

انجیل متی سے کچھ حالات

چونکہ جناب عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا اور ظہور امام مہدی علیہ السلام قریب ہیں اس لئے ہم انجیل متی سے اس عہد کے کچھ حالات تحریر کرتے ہیں۔

"اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا اس کے شاگردوں نے الگ اس کے پاس آ کر کہا ہم کو بتا کہ یہ باتیں کب ہوں گی؟ اور تیرے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہوگا؟ یسوع نے جواب میں ان سے کہا کہ خبردار کوئی تم کو گمراہ نہ کر دے کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے اور تم لڑائیوں کی افواہ سنو گے خبردار گھبرا نہ جانا کیونکہ ان باتوں کا واقع ہونا ضرور ہے لیکن اس وقت خاتمہ نہ ہوگا کیونکہ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے لیکن یہ سب باتیں مصیبتوں کا شروع ہی ہوں گی۔ اس وقت لوگ تم کو ایذا دینے کے لئے پکڑوائیں گے اور تم کو قتل کریں گے اور میرے نام کی

خاطر سب قومیں تم سے عداوت رکھیں گی اور اس وقت بہتیرے ٹھوکر کھائیں گے اور ایک دوسرے کو پکڑوائیں گے اور ایک دوسرے عداوت رکھیں گے اور بہت سے جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور بہتیروں کو گمراہ کریں گے اور بے دینی کے بڑھ جانے سے بہتیروں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی مگر جو آخر تک برداشت کریں گے وہ نجات پائے گا اور بادشاہی کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہو گی تا کہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو تب خاتمہ ہو گا۔

پس جب تم اس اجاڑنے والی مکروہ چیز کو جس کا ذکر دانیال کی معرفت ہوا مقدس مقام میں کھڑا ہوا دیکھو (پڑھنے والا سمجھ لے) تو جو یہودیہ میں وہ پہاڑوں میں بھاگ جائیں جو کوٹھے پر ہوں وہ اپنے گھر کا اسباب لینے کے لئے نیچے نہ اترنے اور جو کھیت میں ہو وہ اپنا کپڑا لینے کو پیچھے نہ لوٹے مگر افسوس ان پر جو ان دِنوں حاملہ ہوں اور جو دودھ پلاتی ہوں۔ پس دعا کرو کہ تم کو جاڑوں میں یا سبت کے دن بھاگنا نہ پڑے کیونکہ اس وقت ایسی بڑی مصیبت ہو گی کہ دنیا کے شروع سے نہ اب تک ہوئی نہ کبھی ہو گی اور اگر وہ دن گھٹائے نہ جاتے تو کوئی بشر نہ بچتا مگر برگزیدوں کی خاطر وہ دن گھٹائے جائیں گے اس وقت اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو یقین نہ کرنا کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو وہ برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں دیکھو میں نے

پہلے ہی تم سے کہہ دیا تھا پس اگر وہ تم سے کہیں کہ دیکھو وہ بیابان میں ہے ''تو باہر نہ جانا دیکھو وہ کوٹھیوں میں ہے تو یقین نہ کرنا کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا۔ جہاں مردار ہے وہاں گدھ جمع ہو جائیں گے (چوبیسواں باب) نزول مسیح سے کچھ قبل اجاڑنے والی مکروہ چیز کا مقدس مقام پر کھڑا ہونا کہیں خروج سفیانی کا اشارہ تو نہیں؟ یہ اور ایسی ہی بہت سی باتیں اس خطبہ میں قابل غور ہیں۔

یسوع آنے والا ہے، تیار رہیے

ایک کتابچہ ''ہم خدا کو کیسے جان سکتے ہیں'' عیسائی مشنریوں نے لاہور میں گھر گھر ماہ جولائی ۱۹۹۸ء میں تقسیم کیا اس کتابچہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کی پیشینگوئی درج ذیل الفاظ میں کی گئی ہے:

خداوند خود آسمان سے للکار اور مقرب فرشتے کی آواز اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ اتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اٹھیں گے پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے ان کے ساتھ بادلوں پر اٹھائے جائیں گے تا کہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں اور اس طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے۔ (تھسلنیکیوں ۴:۱۶،۱۷)

پس اے عزیزو! چونکہ ہم سے ایسے وعدے کئے گئے آؤ ہم اپنے آپ کو ہر طرح کے جسمانی اور روحانی آلودگی سے پاک کریں اور خدا کے خوف کے ساتھ پاکیزگی کو کمال تک پہنچائیں۔ (کرنتھیوں ۷:۱)

غرض اے بچو! اس میں قائم رہو تا کہ جب وہ ظاہر ہو تو ہمیں دلیری ہو اور ہم اس کے آنے پر اس کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔ (یوحنا ۲:۲۸)

تم بھی صبر کرو اور اپنے دلوں کو مضبوط رکھو کیونکہ خداوند کی آمد قریب ہے۔ اے بھائیو! ایک دوسرے کی شکایت نہ کرو تا کہ تم سزا نہ پاؤ۔ دیکھو منصف دروازہ پر کھڑا ہے۔ (یعقوب ۵:۸،۹)

تم بھی تیار رہو کیونکہ جس گھڑی تمہیں گمان بھی نہ ہو گا ابن آدم آ جائے گا۔ (لوقا ۱۲:۴)

خدا کی روح سے معمور ہو جایئے

تم میری ملامت کو سن کر باز آؤ۔ دیکھو! میں اپنی روح تم پر انڈیلوں گی۔ میں تم کو اپنی باتیں بتاؤں گی۔ (امثال ۱:۲۲)

......توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک اپنے گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے تو تم روح القدس انعام میں پاؤ گے۔ (اعمال ۲:۳۸)

شراب میں متوالے نہ بنو کیونکہ اس سے بدچلنی واقع ہوتی ہے بلکہ روح سے معمور ہوتے جاؤ اور آپس میں مزامیر اور گیت اور روحانی غزلیں گایا کرو اور دل سے خداوند کے لئے گاتے بجاتے رہا کرو اور سب باتوں میں ہمارے خداوند یسوع مسیح کے نام سے ہمیشہ خدا باپ کا شکر کرتے رہو اور مسیح کے خوف سے ایک دوسرے کے تابع رہو۔ (افسیوں ۵:۱۸-۲۱)

جو تم میں نیت اور عمل دونوں کو اپنے نیک ارادہ کو انجام دینے کے

لئے پیدا کرتا ہے وہ خدا ہے۔ (فلپیون ۲:۱۳)

کیا تم نہیں جانتے کہ تم خدا کا مقدس ہو اور خدا کا روح تم میں بسا ہوا ہے؟ کیونکہ قیمت سے خریدے گئے ہو۔ پس اپنے بدن سے خدا کا جلال ظاہر کرو۔ (کرنتھیوں ۳:۱۶، ۶:۲۰)

کلجگ

اب ہم دیگر ادیان میں پائی جانے والی پیشینگوئیوں کا تذکرہ کرتے ہیں جس سے حقیقت منتظر کے زمانہ ظہور پر روشنی پڑتی ہے ہندوؤں نے اپنے عقیدہ کے مطابق زمانہ کو چار زمانوں پر تقسیم کیا ہے۔

۱۔ ست یگ جو نور ہی نور اور حق ہی حق تھا۔

۲۔ ترتیا یگ جو پستیوں اور تنزل کی وجہ سے شروع ہوا اس کے خاتمہ کے بعد۔

۳۔ دواپر یگ شروع ہوا جس کے خاتمہ پر موجودہ دور یعنی۔

۴۔ ''کل یگ'' جسے عام بول چال میں کلجگ کہا جاتا ہے، شروع ہوا جب یہ ختم ہو جائے گا تو دوبارہ ست یگ آئے گا ان سب یگوں میں سب سے چھوٹا کلجگ ہے یہ تاریکی اور شر کا دور ہے۔

اب ہم کلجگ کے سلسلہ میں ایک مشہور ہندو محقق کی رائے تحریر کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ کل یگ (کلجگ) تقریباً اسی زمانہ سے شروع ہوتا ہے جو طوفان نوح کا زمانہ ہے اس واقعہ کو ہندو ایک یادگار واقعہ سمجھتے ہیں اور

اپنی پوری جنتری کی بنیاد اس واقعہ کو قرار دیتے ہیں سیلاب کے بعد ہر ساٹھ سال کا ایک سال مان کران سالوں میں اپنے اجتماعی اور انفرادی واقعات کی مدت شمار کرتے ہیں یہ تھا کلجگ کے آغاز کے متعلق اس کے اختتام کے متعلق ایک محقق نیا کھنڈ جیوتی مارچ ۱۹۸۱ء کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ایسے ثبوت موجود ہیں کہ یگ بدلنے کا وقت آ گیا ہے کلجگ اب رخصت ہو رہا ہے اور اس کی جگہ پر ایسا دور آ رہا ہے جسے ست یگ کہا جا سکے منواسرتی، لگن پران اور بھاگوت میں دیئے گئے اعداد و شمار کے مطابق پتہ چلتا ہے کہ موجودہ دور بحران کا دور ہے اور وہ وقت جس میں یگ بدلنا چاہئے ٹھیک انہیں دنوں میں ہے جو ۱۹۸۰ء سے ۲۰۰۰ء تک بیس سال کا ہے۔

ہندوؤں کے عقیدہ کی رو سے دنیا میں چوبیس اوتار ہوں گے جن میں سے تیئس گزر چکے ہیں صرف چوبیسواں باقی ہے جس کا ساری دنیا کے ہندو انتظار کر رہے ہیں۔ اس آخری اوتار کا نام کلکی یا کلنکی ہے یعنی سیاہی دور کرنے والا اس اوتار کے بارے میں کتاب ''گیتا'' کا یہ حوالہ قابل غور ہے:

> ''اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پر یکشت جب اخیر کلجگ میں اسی طرح بڑا پاپ ہو گا تب پرمیشور دھرم کی رکھشا کرنے کے واسطے سنبھل دیش میں گوڑ برہمن کے گھر کلنکی اتاریں گے اور نیلے گھوڑے پر چڑھ کر ہزاروں راجہ اور دھرمی پاپیوں کو تلوار سے مار ڈالیں گے جبکہ

ان کے درشن ملنے سے بچے ہوئے آدمیوں کو گیان مل جائے گا تب وہ لوگ پاپ کرنا چھوڑ کر اپنے دھرم سے چلیں گے اس کے آٹھ سو برس بعد ست یگ ہو کر سب چھوٹے بڑے اپنا دھرم کریں گے۔"

(شریمد بھگوت اسکنڈ بارہ ادھیائے دوسرا صفحہ ۸۴۲)

اب ہم ایک اور حوالہ نواب اصغر حسین الہ آبادی کے ایک رسالہ "ظہور قائم آل محمدؐ از مذاہب عالم" مطبوعہ جے پور راجستھان صفحات ۲۳ تا ۲۶ سے تحریر کرتے ہیں۔

"کلجگ میں سنساری آدمی ہر روز سچائی اور دیا چھوڑ دینے سے کم طاقت والے ہو جائیں گے۔ کلجگ میں آدمی کی عمر تقریباً ایکسو بیس سال لکھی گئی ہے مگر ادھرم (گناہ) کرنے سے وہ پوری عمر کو نہ پہنچ سکیں گے اور کلجگ کے آخر میں بہت ادھرم کرنے سے اکثر لوگ بیس یا بائیس برس سے زیادہ نہ زندہ رہیں گے ایسا چکرورتی اور پرتاپی راجہ بھی کوئی نہ ہوگا کہ جس کا حکم ساتویں دیپ کے راجہ کے لوگ مانیں۔ اپنا دھرم اور نیایو چھوڑ کر جوان کو روپیہ دے گا اس کی حمایت رکیں گے۔ دمڑی کوڑی کے واسطے دشمن ہو جائیں گے گائے کا دودھ بکری کے برابر کم ہو جائے گا گائے میلا اور غلیظ کھاوے گی برہمنوں میں ایسا لچھن نہ رہے گا کہ جسے دیکھ کر

پہچان لے کہ یہ برہمن ہے۔ بیوپار میں بہت چھل ہو گا اور مورکھ آدمی جھوٹی بات بنانے والا سچا اور گیانی سمجھا جائے گا دولت مند کی خدمت سب لوگ کریں گے ذات پات کا لحاظ نہ کریں گے۔ استری اور پرش کا چت ملنے سے اونچے اور نیچے ذات آپس میں بھوگ بلاس کریں گے یعنی تعلقات خاص پیدا کریں گے۔ اپنی خوبصورتی کے واسطے سر پر بال رکھیں گے۔ پرلوک کا کچھ خیال نہ کریں گے اور ڈاکو بہت پیدا ہوں گے جو سب کو دکھ دیں گے اور راجہ ڈاکوؤں سے مل کر پوجا کا دھن چرا لیں گے۔ دس برس کی لڑکی کے بچہ پیدا ہو گا۔ درخت چھوٹے ہو جائیں گے۔ پست لوگ اناج اور کپڑے کا دکھ اٹھائیں گے۔ راجہ لوگ تھوڑی قوت رکھنے پر بھی زمین لینے کی خواہش کریں گے۔ گرہستی لوگ ماں باپ کو چھوڑ کر ساس اور سسر کے ہو جائیں گے کلجگ کے راجہ اپنا دھرم اور کرم چھوڑ کر استری بالک اور گئو کو بدھ کریں گے کام کو ودھ اور لابھ رکھیں گے اور دوسرے کی دولت، عورت اور زمین زبردستی چھین لیں گے ان کا حال دیکھ کر رعایا بھی ویسا ہی کام کرے گی۔"

سری کرشن جی کے اس دنیا سے جانے کے بعد جو جو اور جس جس گھرانے کے ہندو راجہ ہوں گے ان کے مفصل حالات اور زمانہ حکومت

تحریر کرنے کے بعد اور کاکول کا راج بنا کر یہ لکھا ہے کہ اس کے بعد مسلمان راجہ ہو کر بادشاہ کہلائیں گے اور ایک ہزار ننانوے برس تک ان کا راج رہے گا اور مسلمانوں کو جیت کر دس پیڑھی تک گورانڈی راج کریں گے پھر اہیر اور شودر اور ملیچھ راجہ ہوں گے اس کے بعد گیارہ پیڑھی ننانوے برس تک مون کا راج ہو گا سورج بنسی بے شاخ اور بے نشان ہو جائیں گے۔ صاحب رسالہ ''ظہور آل محمدؑ از مذاہب عالم'' ان آثار اور ان نشانیوں کے متعلق کچھ تفصیل تحریر کرتے ہیں جو حسب ذیل ہے:

۱۔ اگر وہ زمانہ شمار کیا جائے کہ جب مسلمانوں کو سندھ میں فتح ہوئی تو تقریباً مسلمانوں کی حکومت ۱۸۵۷ء تک رہ کر وہ مدت قائم ہو جاتی ہے۔

۲۔ دس پیڑھی گورانڈی راج کریں گے یعنی گورے راجہ ہوں گے۔ اگر ایڈورڈ جو آٹھواں کہلاتا ہے وہ سلطنت نہ چھوڑتا تو یہ پیشینگوئی غلط ہو جاتی مگر اس کے واقعہ نے ثابت کر دیا کہ جو کہا گیا تھا وہ درست نکلا جس کی تفصیل ذیل میں ہے:

۱۔ ملکہ این		۱۷۰۲-۱۷۱۴
۲۔ جارج اوّل	ہندوستان	۱۷۱۴-۱۷۲۷
۳۔ جارج دوم	ہندوستان	۱۷۲۷-۱۷۶۰
۴۔ جارج سوم	ہندوستان	۱۸۲۰-۱۸۳۰
۶۔ ولیم پنجم	ہندوستان	۱۸۳۰-۱۸۳۷

۷۔	ملکہ وکٹوریہ	ہندوستان	۱۹۰۱-۱۸۳۷
۸۔	ایڈورڈ ہفتم	ہندوستان	۱۹۱۰-۱۹۰۱
۹	جارج پنجم	ہندوستان	۱۹۱۸-۱۹۱۰
۱۰۔	ایڈورڈ ہشتم	ہندوستان	۱۹۴۷-۱۹۱۸
۱۱۔	جارج ششم	ہندوستان	۱۹۴۷

تقسیم ہندوستان کے بعد یہ دور ختم ہوگیا۔

۳۔ اہیر اور شودر اور ملیچھ راجہ ہوں گے جوکہ آج کل (ہندوستان میں) موجود ہے اور حکومت ان کے ہاتھ میں ہے۔

۴۔ گیارہ پیڑھی ننانوے برس مون کا راج ہوگا۔ مون کے معنی خاموش رہنے والے کے ہیں۔

۵۔ زمین زبردستی چھین لیں گے ثابت ہوا کہ زمینداری و تعلقہ داری و جاگیرداری کا خلاف انصاف خاتمہ کیا جائے گا (جیسا کہ ہندوستان میں ہوا اور پاکستان میں ہو رہا ہے)۔

۶۔ سورج بنسی بے شاخ اور بے نشان ہو جائیں گے اس سے مراد حکومت مہاراجہ اودے پور ہے (ہندوستان) کیونکہ یہ مہاراجہ رام چندر جی کی اولاد اکبر جس کا نام لوتھا ان کی نسل سے ہے۔

۷۔ بہت لوگ کپڑے اور اناج کا دکھ اٹھائیں گے جیسا کہ آج کل ہندستان اور پاکستان میں ہو رہا ہے۔

۸۔ لوگوں کا دھن زبردستی چھین لیں گے سے مراد مختلف قسم کے ٹیکس

(جیسا کہ ہندوستان اور پاکستان میں ہو رہا ہے)

اس حوالہ میں دو مختلف ابواب کے مضامین کو ایک ہی باب کے ذیل میں جوڑ دیا گیا ہے۔ ننانوے برس مون کے راج کے بعد یہ تحریر ہے کہ اتنے لوگ کلجگ میں نامی راجہ ہو کر پھر اہیر، شودر اور ملیچھ راجہ ہوں گے وغیرہ وغیرہ اس حساب سے ست یگ زمانہ رجعت ہو گا اور ظہور امام مہدیؑ کلجگ کے آخر دور میں ہو گا۔ کلجگ کا آخر ۱۹۸۰ء سے ۲۰۰۰ء کے درمیان ہے واللہ اعلم بالصواب۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق خیالات

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق تمام مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ آپؑ ظہور فرمائیں گے لیکن کچھ عرصہ سے کچھ حلقوں سے یہ بات اٹھائی جا رہی ہے کہ اب کوئی ہادی نہیں آئے گا۔ یہ فکر اسرائیلی سازش کے تحت پھیلائی جا رہی ہے تا کہ مسلمان ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اچھے دنوں کے انتظار میں بیٹھے رہیں اور ان میں تحریک کا جذبہ ختم ہو جائے۔ افسوس تو اس بات پر ہوتا ہے کہ جب ایسے لوگ یہ کہتے ہوئے پائے جاتے ہیں کہ امام عصرؑ کا ظہور تو اس وقت ہو گا جب دنیا ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی چنانچہ ہم جو کچھ ناجائز اور غلط کام کر رہے ہیں دراصل امام عصرؑ کے آنے کی راہ ہموار کر رہے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ امام علیہ السلام کو کیوں پکارا جاتا ہے۔ یہ متضاد فکریں جہالت کا نتیجہ ہیں اور اس جہالت کے ذمہ دار قابضین منبر ہیں کہ یہ لوگ دین و دیانت کی باتیں اپنے کثیر سننے والوں

کے گوش گزار نہیں کرتے انہوں نے اپنے دنیاوی مفاد کے پیش نظر قوم کو خوف خدا، خوف آخرت اور خوف قبر سے بالکل بے پرواہ کر دیا ہے اور اس حد تک غافل رکھا کہ وہ جو چاہیں کریں۔ لوگوں کے حقوق غصب کریں۔ قطع رحم کریں اور اپنے گناہوں میں بے حیائی کی حدیں پار کریں اور ائمہ کرام ان کے انتظار میں ہیں کہ جب یہ لوگ قبر میں آئیں گے، نکیرین کے سوالات کرنے سے پہلے ہی ان کو بھگا دیں گے کہ دیکھتے نہیں یہ وہ ہیں جو ہمارے احکامات پر عمل تو نہیں کرتے تھے مگر ہمارا نام ضرور لیتے تھے۔ اس منفی فکر کا نتیجہ یہ ہوا کہ انتظار امام عصرؑ کا اہم ترین تقاضہ یعنی تربیت ذات اور تربیت قوم کو پس پشت ڈال دیا گیا کہ جب امام عصرؑ کا ظہور ہوگا تو سب کچھ وہ کریں گے ہمیں کسی تیاری کی کیا ضرورت ہے۔ تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ کوئی تحریک بغیر افرادی قوت کے کامیاب نہیں ہوئی۔ کسی پیغمبرؑ یا امام نے اس وقت تک تلوار نہیں اٹھائی جب تک کوئی گروہ اس کی مدد پر تیار نہ ہوا چاہے اس کی تعداد قلیل ہی کیوں نہ ہو۔ امام عصر علیہ السلام کی غیبت کو صدیاں گزر چکی ہیں لیکن یہ افسوسناک اور شرمناک حقیقت ہے ابھی تک یہ تعداد سامنے نہ آسکی یا تیار نہ ہوئی جس کی بنیاد پر ظہور کا جواز ممکن ہوتا سورۃ توبہ کی آیت ۱۲۲ جس کا ترجمہ یہ ہے "پس ان کے لئے ہر بڑے گروہ میں سے ایک چھوٹا سا جتھا اس غرض سے کیوں نہیں نکلتا کہ دین کا علم حاصل کرے اور جب اپنی قوم میں پلٹ کر آئے تو انہیں ڈرائے تا کہ وہ لوگ بھی بچیں" کیا یہ حقیقت اس

بات کی متقاضی نہیں کہ ہم میں ایک تبلیغی جماعت ہو جو یہ بتائے کہ ہم کیا بھول گئے ہیں اور ہمیں کیا کرنا ہے اور امام عصر علیہ السلام کے لئے رضا کار کس طرح تیار ہوں۔ یہ بیج دلوں میں بویا جائے تا کہ یہ پودا بڑھ کر درخت کی صورت اختیار کرے۔ یہ بات انتہائی افسوس سے کہنا پڑ رہی ہے کہ ایک طرف ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ ہم لاوارث نہیں، ہمارا امام زندہ ہے اور ہماری اور ہمارے دین کی حفاظت کر رہا ہے اور دوسری طرف ہمارا عمل اس کے برعکس ہے کیا یہ منافقت نہیں ہے۔

اہل اسلام اور بالخصوص اہل تشیع کے خلاف دشمنان اسلام کی سازش

اہل اسلام اور بالخصوص اہل تشیع کے خلاف دشمنان اسلام کی حال میں ایک عظیم سازش منظر عام پر آئی ہے جو ''ماہنامہ خواجگان'' لاہور ماہ اگست ۲۰۰۰ء میں شائع ہوئی۔ ہم قارئین کرام کے غور وفکر کے لئے تحریر کر رہے ہیں تا کہ ان میں جذبہ تحریک پیدا ہو اور وہ اپنا دفاع کر سکیں۔

امریکہ میں چھپنے والی کتاب A Plan to Divide and Destory the Theology میں سی آئی اے کے سابق چیف باب وڈورڈز دست راست اور سی آئی اے کے شعبہ شیعہ سیکشن کے اہم رکن ڈاکٹر مائیکل برانٹ کا ایک تفصیلی انٹرویو شائع کیا ہے جس میں اس نے چشم کشا انکشاف کئے ہیں اور شیعیت کے خلاف مختص ہونے والے نو سو ملین ڈالر میں سی آئی اے کے اہلکاروں پر خرد برد کا الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ سی آئی اے نے کولمبیا اور افغان ڈرگ ٹریفکرز سے اسی مد میں بھاری رقم اینٹھی ہے۔

یادرہے کہ مائیکل برانٹ کو جو کہ طویل عرصہ سے مذکورہ سیکشن میں کام کر رہا تھا گذشتہ دنوں بدعنوانی اور اختیارات کے ناجائز استعمال کی بنیاد پر معزول کرتے ہوئے اس پر سے مراعات واپس لے لی تھیں جس پر ڈاکٹر مائیکل برانٹ نے انتقاماً بہت سارے خفیہ معاملات سے پردہ اٹھایا۔ ہم اس طویل انٹرویو کے کچھ حصہ کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں تا کہ عوام اپنے خلاف ہونے والی سازشوں سے آگاہ ہو سکیں۔ ڈاکٹر برانٹ کہتا ہے گذشتہ کئی صدیوں سے عالم اسلام مغربی حکومتوں کے زیر اثر رہا ہے۔ ہر چند گذشتہ صدی میں اکثر ممالک نے آزادی حاصل کر لی لیکن ان کی آزادی، استقلال، سیاست، تعلیم، کلچر پر مغرب کی گرفت مضبوط تھی۔ خصوصاً ان ممالک کا سیاسی اور اقتصادی نظام ہمارے کنٹرول میں تھا۔ آزادی کے بعد ان ممالک نے اپنی تعلیم، تہذیب و ثقافت پر قابل ذکر توجہ نہ دی اور مغربی نظام کو اپنے معاشروں میں جاری رکھا۔ ۱۹۷۹ء میں ایران کے اسلام انقلاب نے ہماری طویل حکمت عملی کو بڑا دھچکا لگایا۔

ابتداء میں ہمارے لوگوں کو یہ خیال تھا کہ یہ شاہ ایران کی ناقص پالیسیوں، تشدد اور بے انتہا جبر و گھٹن کی وجہ سے عوامی ردعمل ہے جس سے مذہبی عناصر بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ شاہ ایران کے ہٹنے کے بعد اپنے منظور نظر لوگوں کو لے آئیں گے جو ہماری پالیسیوں کو جاری رکھیں گے۔

ابتدائی دو تین سالوں میں امریکہ کو اٹھائی جانے والی حزیمتوں (امریکی سفارتی عملے کو یرغمال بنانے اور صحرائے طبس میں جہازوں کی

تباہی) کے بعد اور دنیائے اسلام میں بڑھتی ہوئی اسلام بیداری، مغرب کے خلاف نفرت اور خصوصاً مختلف ممالک جیسے لبنان، عراق، کویت، بحرین یا پاکستان میں شیعوں کے بڑھتے ہوئے انقلابی اثرات اور جوش وخروش کو دیکھتے ہوئے بالآخر سی آئی اے کی ہائی اتھارٹی ۱۹۸۳ء میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا، جس میں لندن سے مشہور زمانہ برطانوی سیکریٹ سروس ایم آئی سکس کا نمائندہ بھی شامل ہوا۔ (برطانیہ کو ان ممالک میں کام کرنے کا وسیع تجربہ حاصل ہے) اس اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ ایران کا انقلاب محض شاہ ایران کی پالیسیوں کا جذباتی ردعمل نہیں بلکہ اسکے پیچھے اور بھی حقائق اور عوامل کارفرما ہیں جس میں سب سے مضبوط عامل شیعہ اسلام میں مذہبی سپریم اتھارٹی کے لئے سیاسی قیادت کا حصول اور ۱۴۰۰ سال قبل پیغمبر اسلام کے نواسے حسین کی شہادت ہے جس کی عزاداری شیعہ صدیوں سے بڑے گہرے رنج وغم کے جذبات کے ساتھ مناتے ہیں۔

یہی دو فیکٹرز ایسے ہیں جن کی وجہ سے شیعہ دیگر مسلمانوں کی نسبت زیادہ متحرک اور فعال نظر آتے ہیں۔ اس میٹنگ میں طے ہوا کہ شیعہ اسلام کو سمجھنے اور اس پروجیکٹ کی منصوبہ بندی اور عمل درآمد کے لئے ایک علیحدہ مستقل شعبہ بنایا جائے اور اس کا ابتدائی بجٹ چار کروڑ امریکی ڈالر مختص کیا گیا۔ ڈاکٹر مائیکل برانٹ کے مطابق منصوبہ بندی کے تحت اس پروجیکٹ کو مکمل کرنے کے لئے تین مراحل رکھے گئے۔

۱۔ معلومات کا حصول، مکمل سروے اور اعداد وشمار اکٹھا کرنا۔

۲۔ فوری مقاصد، شیعوں کے خلاف غلط فہمیاں پیدا کرنا اور بڑے پیمانے پر شیعہ سنی فساد کرا کے انہیں سنی اکثریت سے الجھا دینا تا کہ امریکہ کی طرف سے ان کی توجہ ہٹ جائے۔

۳۔ طویل مقاصد، طویل المدت منصوبوں پر عمل درآمد کرتے ہوئے شیعیت کا مکمل خاتمہ۔

پہلے مرحلہ کے تحت دنیا بھر میں ریسرچ اسکالر بھیجے گئے جن میں سے چھ اسکالر صرف پاکستان بھیجے گئے (جن کے نام آرٹیکل میں تحریر ہیں۔ ان میں ڈاکٹر شوم ویل کا بھی نام ہے کہ جس نے کراچی کی عزاداری پر ریسرچ کرتے ہوئے پی ایچ ڈی مکمل کی اور کراچی کی ایک شیعہ آبادی رضویہ سوسائٹی میں Paying Guest کے طور پر مقیم رہا اور ایک جاپانی نژاد عیسائی عورت نکومہ نے بلوچستان کوئٹہ میں ہزارہ قوم اور شیعیت پر پی ایچ ڈی مکمل کی) ابتدائی سروے میں درج ذیل سوالات پوچھے گئے:

۱۔ دنیا کے کس کس علاقے میں کتنے شیعہ موجود ہیں؟ ان کے حالات، سماجی، معاشرتی رویے، انکے عقائد اور اختلافات کیا کیا ہیں؟

۲۔ شیعوں کے داخلی تضادات کو کیسے ابھارا جائے؟

۳۔ شیعہ سنی اختلافات کو کیسے بڑھایا جائے؟

تمام ممالک میں ابتدائی سروے اور شیعوں کے متعلق معلومات جمع ہونے کے بعد ڈاکٹر مائیکل برانٹ کہتا ہے کہ درج ذیل مشترکہ نکات سامنے آئے:

شیعہ مراجعین اس مذہب کی اصل قوت ہیں جو ہر دور میں مذہب کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کے اصولوں پر سختی سے کاربند رہتے۔ انہوں نے شیعیت کی طویل تاریخ میں کبھی کسی غیر اسلامی حاکم وقت کے ہاتھ بیعت نہیں کی۔ مرجع وقت آیت اللہ شیرازی کے ایک فتویٰ ہی کی وجہ سے برطانیہ ایران میں داخل نہیں ہو سکا۔ اس نے کہا کہ عراق میں شیعیت کا سب سے بڑا علمی مرکز نجف میں تھا۔ صدام نے اسے خریدنے کی بھرپور کوشش کی مگر ناکام رہا۔ مجبوراً اسے وہ علمی مرکز بند کرنا پڑا اور آج تک وہاں تالے لگے ہیں، جب کہ دنیا کے دیگر مذہبی علمی مرکز ہمیشہ حکام وقت کے ساتھ رہے۔

جب کہ ایران کے علمی مرکز قم نے ظالم بادشاہ کا تختہ الٹا اور عالمی قوت امریکہ سے پنجہ آزمائی میں مشغول ہیں۔ لبنان میں، آیت اللہ موسیٰ صدر کی تحریک نے لبنان سے امریکہ، برطانیہ، فرانس اور اسرائیل کی افواج کو فرار ہونے پر مجبور کر دیا۔ اسرائل کے قیام کے بعد اس کے لئے اب تک کی سب سے بڑی مزاحمت حزب اللہ کی صورت میں پیدا کر دی۔ ان باتوں سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ شیعیت سے براہ راست ٹکرانے میں نقصان زیادہ ہے اور کامیابی کا امکان بہت کم ہے۔ لہٰذا در پردہ کام کیا جائے۔ چنانچہ پرانے برطانوی قول تقسیم کرو اور حکومت کرو کی بجائے ہم نے دوسرا اصول اپنایا کہ تقسیم کرو اور مٹا دو۔ یعنی وجود ہی ختم کر دو (یہاں اس نے طویل منصوبہ بندی کا ذکر کیا ہے ہم چیدہ چیدہ نکات کا خلاصہ پیش

کرر ہے ہیں) شیعیت کے خلاف ان افراد کو مربوط اور منظم کیا جائے اور جو شیعوں سے شدید نظریاتی اختلافات رکھتے ہیں ایسے افراد کو مربوط اور منظم کر کے شیعوں کے غیر مسلم ہونے کا شوشہ اٹھایا جائے اور انہیں منفی پروپیگنڈے کے زور پر معاشرے اسے الگ تھلگ کر دیا جائے۔ ان کے خلاف نفرت انگیز مواد تحریر کرایا جائے۔ کم پڑھے لکھے یا بالکل ناخواندہ افراد کو مجتمع کر کے ان کی قوت کو پروان چڑھایا جائے۔ جب ان کی تعداد قابل ذکر حد تک ہو جائے تو شیعوں کے خلاف مسلح جہاد شروع کرایا جائے۔ دوسری طرف شیعہ مراجعین کے خلاف ایک بھرپور محاذ کھولا جائے جو خود شیعوں کے درمیان Fifth Column کے طرز پر ہو اور شیعیت کا چہرہ مسخ کیا جائے تاکہ یہ عوام میں غیر مقبول ہوں اور خود عوام کی نفرت کا شکار ہو جائیں۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر مائیکل برانٹ لکھتا ہے کہ شیعیت میں جو عزاداری کی رسوم ہوتی ہیں جن میں وہ کربلا کے واقعہ کی یاد میں جمع ہوتے ہیں اور ایک آدمی تقریر کرتا ہے اور کربلا کے واقعہ کو بیان کرتا ہے مجمع اسے سنتا ہے اور بعد میں نوجوان طبقہ سینہ کوبی و ماتم کرتا ہے۔ یہ مجلس پڑھنے والا آدمی اور یہ مجمع ہمارے لئے بہت اہم ہیں کیوں کہ اس مجلس اور عزاداری سے شیعوں میں جوش و خروش اور حق باطل سے لڑنے کی عظیم تمنا پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا ہم نے کروڑوں ڈالر اپنے بجٹ میں مختص کیے تقریر کرنے والے اور مجمع کو ہائی جیک کرنے کے لئے اور یہ کام اس طرح ہونا ہے۔ پہلے مرحلے میں ایسے شیعہ افراد کو کھوج لگایا جائے جو مفاد پرست ہوں، جن

کے عقائد کمزور ہوں اور جو اثر ورسوخ اور شہرت رکھنے والے ہوں۔ پھر ان کے ذریعہ عزاداری میں اثر و رسوخ حاصل کیا جائے اور ان افراد سے مندرجہ ذیل کام لئے جائیں۔

۱۔ ایسے ذاکروں کو وجود میں لانا جو موجود ہیں ان کی سرپرستی کرنا جو شیعہ عقائد کی معرفت نہیں رکھتے۔

۲۔ ایسے شیعہ افراد تلاش کرنا اور ان کی مالی مدد کرنا جو تحریر کے ذریعہ شیعہ عقائد اور مراکز پر ضرب لگائیں اور شیعہ بنیادوں کو منہدم کرتے ہوئے اسے شیعہ مراجعین کی اختراع قرار دیں۔

۳۔ عزاداری میں ایسی رسومات کا اضافہ کرنا اور موجود رسموں کو تحفظ دینا جو خود شیعہ عقائد کے خلاف ہوں۔

۴۔ عام معاشرہ میں عزاداری کا ایسا چہرہ پیش کرنا جس میں شیعیت کے علمی پس منظر اور خدمات کی بجائے ایسا محسوس ہو کہ شیعیت جاہل اور توہم پرستوں کا ایک ٹولہ ہے جو محرم میں عام انسانوں کے لئے مشکلات پیدا کر دیتا ہے اور ایسے پروگراموں کی تشہیر پر کثیر رقوم خرچ کی جائیں اور ذاکرین کی خوب خوب حوصلہ افزائی جائے۔ اس طرح شیعیت جو ایک منطقی قوت رکھنے والا مذہب ہے محض منتوں مرادوں والا مذہب بن جائے اور اندر سے کھوکھلا ہو جائے اور اس طرح عام عوام میں نفرت اور خود شیعوں میں انتشار، افتراق اور فساد پھیلے اور بالآخر ان پر مسلح جہادی قوتوں سے ایک فیصلہ کن

وار کرا کر انہیں ختم کر دیا جائے۔ آخری میں مائیکل کہتا ہے کہ ان میں سے کچھ منصوبوں پر عمل ہو چکا ہے اور کچھ پر ہو رہا ہے اور باقی آئندہ عمل درآمد ہوگا۔

انجمن صدائے عزاداری (شمالی امریکہ)

۲۰۰۰ء ماہ اگست

بشکریہ ماہنامہ خواجگان لاہور

حضرت امام العصر والزمان علیہ السلام کی عمر کے بارے میں تجزیہ

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے القاب میں آپ کو امام العصر والزمان کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ حضرت کی زیارت میں بھی یہ الفاظ آتے ہیں جیسے:

"اللّٰهُمّ بلغ مولای صاحب الزمان صلوات علیه"

شیخ صدوق علیہ الرحمتہ نے کتاب کمال الدین کی جلد۲ باب۳۳ میں صفحہ۳۴۲ پر حضرت امامؑ جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ:

"عنقریب میرا چھٹا پوتا غیب میں ہوگا اور رسول پاکؐ کے بعد ہدایت دینے والے ائمہ میں سے بارھواں امام ہے ان بارہ میں سے پہلے حضرت علی علیہ السلام اور آخری قائم

بالحق ہے۔"

اب ہم اس پر غور کرتے ہیں کہ آپ کو امام العصر والزمان کیوں کہا جاتا ہے۔ قندوزی حنفی نے کتاب ینابیع المودۃ کی جلد ۲ کے صفحہ ۵۱۳ پر عبداللہ بن مسکان کے حوالہ سے امام محمد باقر علیہ السلام اور امام صادق علیہ السلام اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث نقل کی ہے اس کا آخری حصہ یہ ہے کہ:

"حتی ینتھی اِلی صاحب الزمان علیہ السلام"

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے طول عمر کے بارے میں آیت اللہ العظمیٰ وحید خراسانی مدظلہ العالی نے اپنی ایک تقریر میں اس مسئلہ کا حل اس خوبی سے بیان فرمایا ہے اور حضرت امام العصر علیہ السلام کا تعارف کروایا ہے کہ جو دل کی گہرائیوں میں پہنچ کر آپ کی عظمت اور مقام کو واضح کر دیتا ہے کہ اکثر لکھنے والوں کے اس بیان کی ضرورت نہیں رہتی جو اس مشکل کا جواب دینے کے لئے لکھے گئے ہیں جن میں انسان کی طبیعی عمر کی تحقیق اور جڑی بوٹیوں اور حیوانات کے بارے میں عمرانیات کے اعداد و شمار کہ کون سی شے کی کتنی لمبی عمر ہوتی ہے اور نہ ہی اس کی ضرورت باقی رہتی ہے کہ لمبی عمر کے لئے حفظان صحت کے اصول اپنائے جائیں اور طول عمر کے لئے تمباکو نوشی اور شراب نوشی سے اجتناب اور پیادہ روی خواب وغیرہ جیسی بحث کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی یہ مناسب ہے کہ میڈیکلی (حفظان صحت) مفروضے قائم کئے جائیں یا زندگی کو جاننے کے لئے مقالوں کے

ذریعہ یہ عقیدہ قائم کیا جائے کہ انسان کا بدن منجمد ہو تو اس کے سیلز ہمیشہ باقی رہتے ہیں اور اس کو صرف غذا اور شدید گرمی و سردی سے تحفظ کی ضرورت ہے اور نہ ہی ایسی مثالوں کی ضرورت باقی رہتی ہے کہ فلاں شخص نے اتنی لمبی عمر پائی ہے اور فلاں نے اتنی وغیرہ۔

اب ہم اس پر غور کریں گے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو ''امام زمان'' کیوں کہا گیا ہے یہ الفاظ ''صاحب الزمان'' کہاں سے لئے گئے ہیں جو دعاؤں اور زیارات میں آئے ہیں۔ زمان کسے کہتے ہیں؟ فلک کی حرکت کی تعداد کو زمان کہتے ہیں اور جو اشیاء زمان میں ہیں اُن کو زمانیات کہتے ہیں۔ ہم امام علیہ السلام کو ''امام زمان'' کہتے ہیں نہ کہ ''امام زمانیات''۔ الفاظ صاحب یا امام جو زمان سے پہلے آئے ہیں یہ مطلب ظاہر کرتے ہیں کہ آنحضرت زمان سے آگے ہیں اور زمان کے ''صاحب'' یا ''امام'' ہیں۔ اس لئے زمان اُن کے پیچھے ہے۔ کسی اور شخص یا ہستی کو ان الفاظ سے نہیں پکارا جاتا ہے اور نہ ہی یہ الفاظ کسی ہستی کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں یہ الفاظ صرف حضرت حجت علیہ السلام کے لئے ہی کہے جاتے ہیں۔ اگر ہم اس پر دل کی گہرائیوں سے غور کریں تو واضح ہو جائے گا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام بوڑھے کیوں نہیں ہوئے۔ مطلب صاف ہے کہ دور زمانہ یا گردش فلک آپ پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ یہ حقیقت ہے کہ ''ان الشمس والقمر یبلیان کل جدید و یقربان کل بعید یاتیان لکل موعود'' یعنی ''گردش شمس و قمر اور وقت کا گزرنا ہر

تازہ شے کو بوسیدہ کر دیتا ہے اور ہر دور کو نزدیک کر دیتا ہے اور ہر وعدہ دی ہوئی اجل وسرنوشت کو لے آتا ہے۔'' اب بات واضح ہوئی کہ شمس وقمر کی آنحضرت تک رسائی ہی نہیں کیونکہ جب ان کی گردش یا فلک کی حرکت آنحضرت تک پہنچتے ہی ساکن وساکت ہو جاتی ہے تو پھر آپ پر کیسے اثر انداز ہو۔

شیخ صدوق قدس سرہٗ نے کتاب کمال الدین کی دوسری جلد کے باب ۳۵ صفحہ ۳۷۶ پر حدیث ہفتم میں صلت سے نقل کی ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے میں نے عرض کیا کہ کیا آپ صاحب امر ہیں؟ حضرت نے فرمایا میں ولی الامر کا صاحب والی ہوں لیکن صاحب امر نہیں ہوں جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جبکہ وہ ظلم وجور سے پُر ہو چکی ہوگی۔ میں اس ضعیف بدنی جو کہ تم مجھ میں دیکھ رہے ہو کس طرح وہ صاحب امر ہو سکتا ہوں جبکہ حضرت قائم علیہ السلام وہ ہستی ہیں کہ جب ظہور فرمائیں گے تو بوڑھے ہوں گے مگر چہرہ جوانوں کی آب وتاب والا ہوگا۔ اُن کی قوت جسمانی ایسی ہوگی کہ اگر بڑے سے بڑے درخت کو اکھاڑنے کے لئے ہاتھ بڑھائیں گے تو وہ اکھڑ جائے گا۔ آنحضرت کا وہ مقام ہے کہ گردش شمس وقمر وہاں تک پہنچتے پہنچتے ساکن ہو جاتے ہیں اور ان میں وہ صلاحیت نہیں رہتی کہ اُن کو بوڑھا کر دیں۔ کتاب کمال الدین میں حضرت امام حسن علیہ السلام سے منقول ہے کہ خداوند تعالیٰ حضرت کی عمر آپ کی غیبت میں دراز کرے گا لیکن پھر اس کو چالیس سال کے جوان

کی صورت میں ظاہر کرے گا۔ یہ حضرت کی خصوصیات میں ہے اور آپ کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ اسی وجہ سے آنحضرت کو ''صاحب الزمان'' کا لقب دیا گیا ہے۔ آپ کا وجود زمان پر حاکم ہے۔ ہمیں غور کرنا چاہئے کہ اس حاکمیت کا دائرہ کتنا وسیع ہے اور کون و مکان پر اس سلطنت کی حدیں کہاں تک پھیلی ہوئی ہیں۔ جب ہم نے ''عصر'' و ''زمان'' کو سمجھ لیا تو اب سورۃ عصر کا مفہوم روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ ترجمہ ''قسم ہے زمانے کی کہ انسان خسارے میں ہے سوائے ان لوگوں کے کہ جو ایمان لائے اور جنہوں نے عمل صالح کیے۔ یعنی وہ انسان جو خسارے میں ہیں اُن سے وہ لوگ علیحدہ ہیں جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے یہ انسان بعد از عصر ہے یعنی انسان زمانی لیکن آنحضرت علیہ السلام قبل از عصر ہیں اس لئے امام زمانہ اور امام عصر ہیں۔ اسی طرح آپ کے القاب میں ''صاحب الزمان'' اور ''ولی العصر'' آیا ہے اس لئے آپ زمانہ پر ولایت رکھتے ہیں اور عصر پر مقدم ہیں اور عصر انسان پر مقدم ہے۔ اب ہم کو غور کرنا چاہئے کہ خداوند تعالیٰ نے ایسی ہستی کو اس مقام و مرتبہ کے ساتھ کس لئے زندہ و تابندہ رکھا ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام کی آمد کا مقصد پیش خیمہ اور حضرت پیغمبر خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انسان کو روح کمال تک پہنچانے کے لئے مبعوث ہوئے اور اس کمال کے بعد کوئی کمال نہیں لیکن یہودیوں نے مداخلت کر کے حضرت پیغمبرؐ کے بعد یہ مقصد پورا نہ ہونے دیا یعنی سقیفہ بنی ساعدہ کا المیہ اس سازش کا نتیجہ ہے جو یہودیوں نے مرتب کیا تھا اس میں

سرفہرست کعب الاحبار تھا جس کی دست اندازی مسلم الثبوت ہے اور وہ کون تھا ایک یہودی تھا۔ اس لئے خداوند تعالیٰ نے ایک ہستی کو قائم رکھا ہوا ہے جو کہ بعثت اور رمز تخلیق کو پورا کرے اسی لئے آپ ایسے امتیازات اور مقام کے حامل ہیں جو تمام عالمین میں کسی اور کو حاصل نہیں۔ اگر ہم دعاؤں اور زیارات کا بغور مطالعہ کریں تو سمجھیں گے کہ آنحضرت کی شخصیت اس حکومت اور قدرت کے ساتھ باقی رہے گی کہ جب آپ ظہور فرمائیں گے تو آپ کے کام اتنے اہم ہوں گے جن کو ابھی سمجھا ہی نہیں جا سکا تمام انبیاء و مرسلین کے کام ایک طرف اور آپ کے کام ایک طرف ان کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ تمام انبیاء اور مرسلین نے بیج بوئے اور حضرت حجۃ علیہ السلام نے اس کھیتی کو پھلدار بنانا ہے اور کمال تک پہنچانا ہے۔

اگر ہم الفاظ "امام زمان" کی گہرائی کو سمجھ لیں تو معلوم ہوگا کہ آنحضرت علیہ السلام زمانیات پر بھی حاکم اور زمان پر بھی۔ زمان کی امامت اس وقت تک ممکن نہیں جب تک آپ مادہ کی آلائش سے پاک نہ ہوں آپ جسد بھی ہیں اور مادہ سے پاک بھی۔ یہ ہے آپ کی خصوصیات میں اسی لئے آپ "امام زمان" ہیں۔ اب ہم مرحوم حاج میرزا احمد مرحوم آخوند اعلی اللہ مقامہ کا ایک واقعہ جو آپ کے فرزند نے بیان کیا، پیش کرتے ہیں کہ ہماری والدہ بہت سخت بیمار ہوئیں مرض لاعلاج ہونے کے سبب ہم بہت غمگین تھے۔ ایک دن ہمیں اطلاع ملی کہ ایک شخص نجف

اشرف میں آیا ہے جو علم رمل کا ماہر ہے۔ میں اور میرا بھائی اس کی تلاش میں نکلے کہ اس سے اپنی والدہ کی بیماری کے متعلق دریافت کریں۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے حرم کے دیوان میں ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص کو پھٹے پرانے کپڑے پہنے حرم کی داخل ہوتے دیکھا۔ ہم نے خیال کیا کہ یہ وہی شخص ہے ہم اس کے پاس آئے اور کہا کہ ہم ایک بات کے متعلق نیت کرتے ہیں تم ہمیں بتاؤ کہ ہم نے کیا نیت کی اس نے کچھ دانے پھینکے اور کہا کہ تمہاری نیت ایک بیمار کے بارے میں ہے اور یہ صحت یاب نہیں ہوگا اور تین دن میں مر جائے گا۔ میرا بھائی کسی فکر میں گم ہوگیا اور کہا کہ میں نے جو نیت کی ہے اس کے بارے میں بتاؤ۔ اس نے پھر دانے پھینکے تو اس کے چہرہ کا رنگ فق ہوگیا پھر دانے پھینکے تو اس کا رنگ اور زیادہ متغیر ہوگیا۔ اس نے کہا کہ یہ نیت جو آپ نے جس شخص کے بارے میں کی تھی وہ ابھی لبنان میں تھا اور اب میں دیکھ رہا ہوں وہ کعبہ میں ہے۔ میں کعبہ کی طرف متوجہ ہوا تو وہ مدینہ میں تھا۔ ایک دفعہ پھر اس نے دانے پھینکے اور کہا کہ تمہاری نیت جس شخص کے بارے میں ہے اب میں دیکھ رہا ہوں کہ خورشید اس کا طواف کر رہا ہے اور وہ امام زمانہ علیہ السلام ہیں۔ اس واقعہ کے بعد ہم اس شخص کے پاس گئے تا کہ اس سے علم رمل سیکھیں پہلے اس نے معذرت کی اور کہا کہ یہ علم فقر کا باعث بنتا ہے الغرض ہم نے فقر کا ارادہ کر لیا اور ہم نے اس شخص کو تلاش کیا لیکن وہ نہ ملا۔ آپ غور کریں اور اندازہ لگائیں کہ سورج زمین کے گرد نہیں گھومتا جیسا کہ پہلے

یہ نظریہ تھا کہ سورج زمین کے گرد گھومتا ہے یہ بطلومیسی نظریہ غلط تھا۔ وہ شخصیت جس کے گرد سورج چکر لگاتا ہے وہ ذات ہے جو خورشید کی امامت کرتی ہے اور آپ کی ہی وجہ سے نظام ہستی چل رہا ہے۔

ولی امر

ہمارا علم وعمل جو کچھ بھی ہے وہ سب کا سب نہ ہونے کے برابر ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ خرابی کیوں ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو چیز بھی بقا رکھتی ہے اور وہ خداوند تعالیٰ کے لئے نہیں ہے وہ بے وقعت ہے۔ کبھی کبھی انسان یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ اس کا علم وکمال خدا کے لئے ہے لیکن وہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات کے لئے وسیلہ بناتا ہے تو وہ سب کچھ خدا کے واسطے نہ ہوگا بلکہ اپنی ذات کے لئے ہوگا۔ قرآن مجید اور اور نماز دونوں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع ہوتے ہیں جو آیت رحمت ہے اور دین کی بنیاد ہے۔ حضرت امام زمانہ علیہ السلام اسی خصوصیت رحمت کے مالک ہیں اور وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اس خصوصیت میں اس کا ظہور صرف اور صرف رسول اعظم رحمت للعالمین میں اور آپ کے وصی آخر میں ہوا ہے۔ اگر کوئی راہ نجات حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس ہستی کے دامن عنایت کو پکڑ لے جو اللہ کے نزدیک معزز ہے۔ وہ صرف اس زمانہ میں حضرت ولی عصر کے سوا اور کوئی نہیں ہے اس لئے ہمیں اپنے علمی اور عملی کوشش کو انتہا تک پہنچانا چاہئے اور

آنحضرت کے ساتھ توسل کے لئے "فبحق من اختصکم بامرہ و ارتضاکم سرہ و بالشان الذی لکم عنداللہ بینکم و بینہ" اس میں تین جملہ آئے ہیں دو آخری جملوں کو شاید کوئی نہ سمجھ سکے۔ آخری دو جملوں میں ایک "سر" یا بھید کے متعلق ہے جس کی کسی کو خبر نہیں ہے دوسرا شان و منزلت سے تعلق رکھتا ہے جو آنحضرت اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہے۔ (کسی اور کو خبر نہیں) وہ بھی عنداللہ ہے۔ اس راز و بھید اور منزلت و شان کو کوئی نبی سوائے رسول معظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور نہ کوئی فرشتہ رسائی حاصل کر سکا اب رہ جاتا ہے پہلا جملہ "امر" کے متعلق ہے۔ یہ امر کیا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک امر تکوینی جیسے سورۃ یٰسین میں آیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اس کا امر یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے کہتا ہے ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے" ایک اور قرآن مجید کی آیت میں آیا ہے کہ "پاک ہے وہ ذات جس کے خزانے کاف اور نون کے درمیان ہیں"۔ خزائن سے مراد محمد و آلِ محمد علیہم السلام ہیں۔ اس لئے معلوم ہوا کہ یہ ہی وہ ہستیاں جو اس امر سے مختص ہیں۔ حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ امام دو چیزوں سے پہچانا جا سکتا ہے۔ ایک علم کے ساتھ اور دوسرے قبولیت دعا کے ساتھ اور یہ قبولیت دوسرے لفظوں میں "کن فیکون" کی منزل ہوتی ہے۔ آیات یہ بتاتی ہے کہ "امر" بالخصوص حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ساتھ ہے۔

دوسرا "امر" تشریع ہے ان دونوں امور یعنی تکوینی اور تشریع میں

ایک اہم مطلب پوشیدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت کی اطاعت فرض ہے جس کی طرف اسی آیت کے ان الفاظ سے یعنی "ملکاً عظیما" کہ آل ابراہیم کو ملک عظیم دیا گیا۔ ملک عظیم کی تفسیر ائمہ علیہم السلام نے "اطاعت فرض" کی ہے یہ اطاعت صرف معصومین علیہ السلام کے لئے ہے غیر معصوم ولی امر نہیں ہوسکتا۔ سورۃ النساء کی آیت اطیعو اللّٰہ و اطیعو الرسول و اولی الامر منکم سے صاف ظاہر ہے کہ ولی امر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ایک اطاعت ہے اس لئے ولی امر کا معصوم ہونا لازمی ہے نتیجہ یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ نے امام معصوم کے حکم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم قرار دیا۔ چونکہ دینِ اسلام کے وہ امام معصوم ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہیں اسی لئے وہ آپ آنحضرت کی اقتدا میں نماز ادا فرمائیں گے۔

اگر ہم روایات احادیث پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ زمانہ غیبت امام العصر والزمان علیہ السلام میں مسلمانوں کا امتحان سخت ہوگا جیسا کہ سورۃ عنکبوت کی آیت نمبر ۲ جس کا ترجمہ یہ ہے "کیا لوگوں نے یہ خیال کیا ہے کہ ان کو چھوڑ دیا جائے کہ وہ یہی کہیں کہ ہم ایمان لائے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا اور اُن کا امتحان نہ ہوگا" روایات اور احادیت میں اس سے مراد آنحضرت کے زمانہ غیبت کی آزمائش ہے۔ حضرت امام علیہ السلام کے ظہور سے قبل بہت سے مسلمان دین حق سے خارج ہو جائیں گے اور آپ کے اکثر معتقدین آپ کی امامت و عصمت کے قائل لوگ اس

عقیدہ سے منحرف ہو جائیں گے اور آپ کے وجود سے انکار کریں گے یہ امتحان اس قدر سخت ہو گا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ ''آخری زمانہ میں ٹوٹ جاؤ گے شیشہ کی طرح ٹوٹنا نہ ہو گا کہ دوبارہ پگھلا کر دوبارہ جوڑا جا سکتا ہے بلکہ تم ٹھیکری کی مانند ٹوٹو گے جس کو دوبارہ نہ جوڑا جا سکے۔ یہ امتحان ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے ہے جس قدر جس طبقے کی بلندی ہے اسی قدر اس کا امتحان شدید ہوتا ہے۔ موجودہ زمانے میں ہمارے لئے بہت سنگین خطرات ہیں زیادہ خطرہ یہ ہے کہ کہیں ہمارا ہاتھ مولا کے دامن سے چھوٹ نہ جائے۔ ہمارا علم کیا عمل کیا ہم کس طرح اس پر بھروسہ کر سکتے ہیں ہمیں اپنی زندگی کے شب و روز کا حساب کرنا چاہئے کہ ہم نے کیا اعمال انجام دیئے۔ اس مشکل سے گزرنے کا صرف ایک راستہ نظر آتا ہے وہ یہ ہے:

(۱) خدا کا زیادہ ذکر کیا کریں اسے اس طرح یاد کرو جس طرح اس کے قرآن میں رہنمائی ہوئی ہے۔ آیات کی تلاوت اور اُن پر غور کریں۔

(۲) امام عصر علیہ السلام سے مدد کے طالب ہوں۔ یہ بھی ایک مشکل مسئلہ ہے کہ آنحضرت علیہ السلام تک کس طرح رسائی ہو اس کا ایک آسان ذریعہ حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں اس لئے روزانہ بلاناغہ زیارت عاشورہ پڑھا کریں اور ایک بار لعنت اور ایک بار سلام تا کہ یہ توسل قائم ہو سکے۔ زیارت عاشورا پڑھنے کے بعد حضرت امام زمانہؑ کی مادر گرامی جناب زہرا سلام اللہ علیہا کی روح کو ہدیہ کر دیں۔ حضرت حجت علیہ السلام

ولی وارث خون امام حسین علیہ السلام ہیں۔ زیارت پڑھتے وقت جناب زینب سلام اللہ علیہا کا وہ گریہ یاد کریں جب آپ بدن مبارک کے قریب آئی تھیں تو گریہ فرمایا تھا۔ زیارت عاشورا کے پڑھنے کی خود امام العصر علیہ السلام نے سفارش فرمائی ہے اس کے پڑھنے والے لوگوں پر عجیب اثرات کا ثمرہ نصیب ہوا ہے اور ان کی حاجت روائی ہوئی ہے۔ پروردگار عالم ہمیں حضرت حجت علیہ السلام سے وابستگی نصیب رہے اور ہم اپنے اعمال سے مولا کو خوش کرسکیں۔ آمین!

ہم نے دیکھا کہ حضرت امام آخرالزمان بھی ہیں اور اولی الامر الٰہی بھی ہیں۔ اگر ہم سورۃ قدر پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ کل امر الٰہی فرشتے اور روح شب قدر میں اللہ کے حکم سے لے کر حاضر ہوتے ہیں اور اس کی آخری حجت کے حوالہ کر دیتے ہیں اور آنخضرت اُن کو تقسیم کرتے ہیں اور نافذ فرماتے ہیں۔ یہ ہے کن فیکون کی منزل۔ اور کل اوامر کے آنخضرت حامل ہیں جن کا اختیار آپ کو ہے۔

حضرت حجت علیہ السلام کے خاک پا پر ہماری جانیں قربان ہوں ہم نے آنخضرت کی معرفت میں غفلت کی اور ہماری معیشت تنگ سے تنگ تر ہوگئی اور زندگی دشوار ہوگئی ہے جب انسان کسی موضوع کو نہ پہچانتا ہو تو اس کے بارے میں اس کو جاننے کے لئے دلی لگاؤ انجام نہیں دے سکتا۔ اگر ایک شخص معرفت حاصل کرلے تو وہ تن من دھن سے اس کا وظیفہ انجام دیتا ہے۔ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے کہ قرآن و حدیث کو سمجھنا انتہائی اہم

ہے۔نور و ہدایت اور حکمت صرف کتاب وسنت میں ہے۔امام علیہ السلام کی معرفت کا بھی یہی دونوں چیزیں منبع ہیں۔تمام مراحل خدا شناسی، نفس شناسی، روح شناسی، آخرت شناسی اور آفاق شناسی کے لئے اہلِ بیت علیہم السلام کا اتباع کرتے ہوئے ان دونوں چیزوں یعنی قرآن اور سنت میں غور وفکر کریں اور ان پر عمل کریں۔حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام نے فرمایا کہ جس کے پاس پرہیزگاری نہیں اس کے پاس دین نہیں ہے اور جس کے پاس تقیہ نہیں ہے اس کے پاس ایمان نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محترم ومکرم وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ تقیہ پر عمل کرنے والا ہے۔حضرت سے دریافت کیا گیا کہ کس وقت تک تقیہ کرنا چاہئے تو فرمایا کہ ''تاوقت معلوم'' اور وہ دن ہم اہلبیت کے قائم کے ظہور کا وقت ہے۔پس جو شخص قائم کے قیام کے پہلے تقیہ کو ترک کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

عزیز مصر کی عمر

دریائے نیل اور اہرام مصر کی صحیح روایت

عبداللہ بن یزید شعرانی جو عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے ان کا بیان ہے کہ مجھ سے ابوالقاسم محمد بن قاسم بصری نے یہ حکایت بیان کی کہ "ابوالحسن حمارویہ بن احمد بن طولون پر مصر کے خزانوں کے منہ اتنے کھلے جتنے کسی پر نہ کھلے تھے پھر اس نے اہرام مصر کے انہدام کا ارادہ کیا مشیروں نے منع کیا لیکن اس نے مزدور لگا دیئے کھدائی ہوئی لیکن اندر جانے کا راستہ نظر نہ آیا مایوس ہو کر واپس آنے لگے تو ایک سوراخ نظر آیا اسے کھودا تو سنگ مرمر کا فرش نظر آیا اس فرش کو باہر نکالا اس پر یونانی زبان میں ایک تحریر کندہ تھی یہ تحریر کسی سے نہ پڑھی گئی ایک شخص ابو عبداللہ مدینی نے ابوالحسن حماویہ سے کہا کہ حبشہ کا ایک شخص اسقف ہے جس کی عمر تین سو ساٹھ سال ہے وہ اس رسم الخط کو جانتا ہے اس نے مجھے یہ زبان سکھانی چاہی لیکن مجھے لگاؤ عربی سے تھا نہ سیکھی وہ اب تک زندہ ہے۔

ابوالحسن حمارویہ نے شاہ جشہ کو اسقف کے بلانے کا خط لکھا لیکن ضعیفی کی وجہ سے شاہ جشہ نے اسے نہ بھیجا۔ لہٰذا مجبوراً وہ سنگ مرمر کی چٹان کشتی میں رکھ کر شہر اسوان بھیج دی گئی جہاں سے شہر جشہ پہنچی اسقف نے پڑھا جس کا ترجمہ عربی زبان میں ہوا اس میں لکھا تھا:

''میرا نام ریان بن دومغ ہے۔'' ابو عبداللہ نے ریان کے متعلق دریافت کیا تو اسقف نے بتایا کہ یہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کا عزیز مصر کا باپ تھا۔ عزیز مصر کی عمر سات سو سال کی تھی اس کے باپ ریان کی عمر ایک ہزار سات سو سال اور دومغ کی عمر تین ہزار سال کی تھی۔ الغرض اس میں تحریر تھا کہ میں ریان بن دومغ ہوں میں یہ معلوم کرنے کے لئے نکلا تھا کہ دریائے نیل کہاں سے نکلا ہے اس کا منبع کہاں ہے میرے ساتھ چار لاکھ آدمی چلے اور میں اسی مہینہ تک چلتا رہا یہاں تک کہ میں ظلمات اور بحر محیط تک پہنچا دیکھا کہ دریائے نیل بحر محیط کو کاٹ کر اسے عبور کر رہا ہے میرے لئے عبور کرنے کا کوئی راستہ نہ تھا۔ میرے ساتھی ختم ہو چکے ہیں صرف چار ہزار باقی رہ گئے ہیں مجھے اپنے ملک کے ختم ہونے کا خطرہ لاحق ہوا مصر واپس آیا اور بہت سے اہرام بنوائے جن میں اپنا سارا خزانہ محفوظ کر دیا اور اس کے متعلق یہ اشعار کہے ہیں جن کے ترجمہ کا خلاصہ یہ ہے:

''مجھے علم غیب نہیں، غیب کا جاننے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے مگر آئندہ جو واقعات رونما ہونے والے ہیں ان میں سے کچھ کا علم مجھے بھی ہے میں

نے چاہا تھا کہ دریائے نیل کا منبع معلوم کروں مگر اس سے عاجز رہا حالانکہ میں نے اس کے لئے اسی مہینوں کی مسافت طے کی میرے ساتھ ایک لشکر جرار بھی تھا میں نے سارے جن وانس کی آبادیاں طے کرلیں لیکن درمیان راہ بحر ظلمات حائل ہوگیا اور میں نے یقین کرلیا کہ اب اس سے آگے میں نہ جاسکوں گا تو اپنے وطن مصر واپس آیا پھر میں نے مصر میں یہ سارے اہرام برانی بنوائے اور ان میں ایسی حکمت وصناعی رکھی ہے کہ زمانہ انہیں نہ کہنہ کر سکے گا اور نہ منہدم کر سکتا ہے اور ان کے اندر میں نے اپنے سارے عجائبات اور خزانے محفوظ کر دیئے ہیں اب ان کے قفل وہی کھولے گا اور ان عجائبات کو وہی استعمال کرے گا جو آخری زمانہ میں ولی رب العالمین ہوگا جس کی حکومت کی ابتداء خانہ کعبہ (بیت اللہ) سے ہوگی اس کے بعد ساری دنیا پر چھا جائے گی۔ آٹھ، نو، دو، چار، نوے اور اسکے بعد ننانوے اور وہ ان برانی کو مسخر کرے گا اور منہدم کرے گا اور میرے سارے خزانے اس کے تصرف میں آئیں گے میں نے یہ سب کچھ اس پتھر کے اوپر کندہ کرادیا ہے تاکہ یہ تحریر باقی رہے۔"

پس اس تحریر کو دیکھ کر ابوالحسن حمارویہ نے کہا پھر یہ تو ایسی چیز ہے کہ جس پر کسی کا بس نہ چلے گا سوائے قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلے پھر وہ سنگ مرمر کی چٹان اپنی جگہ پر رکھ دی۔ ابوالحسن حمارویہ کو ایک سال بعد اس کے خادم طاہر نے اس کے بستر پر ذبح کر دیا۔ اس وقت معلوم ہوا کہ اہرام کی تعمیر کب ہوئی اور اسے کس نے بنوایا اور یہ صحیح ترین روایت

ہے جو دریائے نیل اور اہرام مصر کے متعلق ہے۔

ثقہ محدث و مصنف حسن بن محبوب زراد نے ایک کتاب "المشیخہ" تصنیف فرمائی جو اصول شیعہ سے متعلق ہے اور زیادہ مشہور ہے۔ یہ زمانہ غیبت سے ایک سو سال پہلے کی تصنیف ہے اس میں بعض وہ احادیث بھی ہیں جو غیبت امامؑ کے متعلق ہیں ان احادیث میں ایک وہ بھی حدیث ہے جو ابراہیم حارثی نے ابوبصیر سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا "اے ابوالبصیر ایک غیبت دوسری غیبت سے بہت زیادہ طویل ہوگی اور پھر اس وقت تک امامؑ کا ظہور نہ ہوگا جب تک کہ سفیانی کا خروج نہ ہو۔ بلائیں سخت نہ ہو جائیں لوگ موت وقتل میں گرفتار نہ ہوں اور خلقت اتنی تنگ نہ ہو جائے کہ حرم خدا اور حرم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پناہ لینے کے لئے جائے۔"

غیبتہ نعمانی میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہے کہ "وہ امر جس کا تم انتظار کر رہے ہو وہ اس وقت تک نہ ہوگا جب تک تم لوگوں کا یہ حال نہ ہو جائے کہ ایک دوسرے سے بیزاری کا اظہار نہ کرے ایک دوسرے کے منہ پر نہ تھوکے اور ایک دوسرے کے اوپر لعنت نہ کرنے لگے اور ایک دوسرے کا نام کذاب نہ رکھ دے۔"

غیبتہ نعمانی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ "لازمی ہے کہ آذربائیجان کی طرف سے کچھ رونما ہوگا جس کو کوئی شے نہ روک سے گی جب ایسا واقعہ رونما ہو تو تم لوگ اپنے گھروں میں ہی بیٹھے

رہنا اور ہماری طرح تم بھی گوشہ نشینی اختیار کر لینا۔ پھر جب ہم میں سے کوئی آگے بڑھنے والا پیشقدمی کرے تو فوراً اس کے پاس پہنچنے کی کوشش کرنا خواہ تمہیں گھٹنوں کے بل چلنا پڑے۔ خدا کی قسم گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ رکن اور مقام کے درمیان کتاب جدید پر اس کی بیعت کی جا رہی ہے جو اہل عرب پر سخت گراں ہوگا اور وائے ہو عرب کے سرکشوں پر جو شر اور فساد سے بہت قریب ہوں گے۔''

حکایت عجیبہ

جب میں (ابن بطوطہ) چین کلاں میں تھا تو سنا کہ یہاں ایک شیخ کبیر ہے جس پر دو سو سال گزر چکے ہیں۔ وہ نہ کھاتا ہے، نہ پیتا ہے، نہ بات کرتا ہے، نہ عورتوں سے تعلق حالانکہ پوری قوت رکھتا ہے اور وہ ایک غار میں رہتا ہے اس کے خارج عبادت کرتا ہے۔ ہم یہ سن کر اس غار کی طرف گئے۔ در غار پر اسکو پایا لاغر ہے مگر سرخی اس پر غالب ہے۔ آثار عبادت اس پر نمایاں ہیں، چہرہ بلا ریش ہے، میں نے اس پر سلام کیا۔ اس نے دیر تک ہمارا ہاتھ پکڑ رکھا۔ پھر اس نے ترجمان سے کہا کہ یہ دنیا کے اس طرف سے ہیں جیسا کہ ہم دوسری طرف سے ہیں۔ پھر کہا تو نے بہت سے عجائبات دیکھے، کیا تجھے وہ روز یاد ہے کہ اس جزیرہ میں پہنچا جہاں کنیہ تھا اور ایک شخص بتوں کے پاس بیٹھا تھا اور تجھے دس اشرفیاں دی تھیں۔ میں نے کہا ہاں یاد ہے۔ اس نے کہا وہ شخص میں ہی تھا۔ میں نے اس کے ہاتھ پر بوسہ دیا اور وہ دیر تک فکر کرتا رہا۔ پھر غار میں چلا گیا اور باہر نہ نکلا اور گویا کہ وہ نادم ہوا اپنے کلام سے۔ اس کے بعد ہم ہجوم کر کے داخل

غار ہوئے مگر اس کو وہاں نہ پایا اور بعض اصحاب کو ان کے پایا جس کے پاس کچھ کاغذ تھا اس نے کہا یہ تمہاری ضیافت ہے اب چلے جاؤ۔ ہم نے کہا اس کا انتظار کرتے ہیں۔ اس نے کہا اگر دس برس تک بھی یہاں رہو گے تو اس کو نہ پاؤ گے کیونکہ اس کی عادت ہے کہ اگر کوئی شخص اس کے کسی راز سے مطلع ہو جاتا ہے تو پھر وہ اس کو دکھائی نہیں دیتا اور یہ نہ سمجھو کہ وہ تم سے غائب ہے بلکہ تمہارے ساتھ حاضر ہے، اس سے اور بھی ہم کو تعجب ہوا اور چلے آئے۔

ہم نے اس واقعہ کو قاضی اور شیخ الاسلام اور اوحد الدین سنجاری سے بیان کیا تو انہوں نے کہا یہی ان کی عادت ہے۔ تازہ واردوں کے ساتھ اور کوئی یہ نہیں جانتا کہ ان کا مذہب کیا ہے اور جس شخص کو تم نے اس کا مصاحب پایا وہ خود ہی تھا۔ ان لوگوں نے یہ بھی بیان کیا کہ پچاس برس تک وہ اس ملک سے غائب تھا کچھ دن ہوتے ہیں کہ آیا ہے۔ سلاطین و امراء کبرا اس کی زیارت کو آتے ہیں اور وہ ہر شخص کو اس کی شان کے مطابق تحفہ و ہدایہ دیتا ہے اور فقراء اس کے پاس آتے ہیں تو ہر شخص کو اس کے مطابق دیتا ہے۔ حالانکہ وہ جس غار میں رہتا ہے کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی اور وہ گذشتہ زمانہ کی حکایتیں بیان کرتا ہے اور آنحضرت کا ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم اگر ساتھ ہوتے تو ضرور نصرت کرتے اور وہ دونوں خلیفہ حضرت عمر اور جناب امیرؑ کا بہت ادب کے ساتھ ذکر کرتا ہے اور مدح وثنا کرتا ہے کرتا ہے اور لعنت کرتا ہے یزید پر اور معاویہ کو برے طور سے

یاد کرتا ہے۔ اسی قسم کی بہت سی حکایتیں اس کی بیان کیں۔ اوحدالدین سنجاری بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم اس کے غار میں داخل ہوئے تو اس نے ہمارا ہاتھ پکڑ لیا یہ معلوم ہوا کہ ہم ایک قصر عظیم الشان میں ہیں وہ ایک تخت پر بیٹھا ہوا ہے جس کے سر پر تاج ہے اور چاروں طرف خوبصورت عورتوں کا ہجوم ہے۔ ہر طرف نہریں جاری ہیں۔ میوے ٹپک رہے ہیں۔ ایک میوہ کو اٹھایا اور چاہا کہ کھائیں۔ اب کیا دیکھتے ہیں کہ ہم اس غار کے دروازہ پر ہیں اور وہ ہنس رہا ہے۔ اس کے بعد ہم بہت بیمار ہوئے اور پھر نہ وہاں جاسکے۔ اس شہر کے لوگ اعتقاد کرتے ہیں کہ وہ مسلمان ہے مگر کسی نے اس کو نماز پڑھتے نہ دیکھا مگر برابر روزہ رکھتا ہے۔ قاضی کا بیان ہے کہ ہم نے ایک روز اس سے نماز کے بارے میں کہا تو اس نے کہا کہ تم جانتے ہو ہم کیا کرتے ہیں۔ ہماری نماز تم لوگوں کی نماز کے خلاف ہے اور حکایتیں اس کی کل عجیب غریب ہیں انتہی ترجمہ (رحلہ ابن بطوطہ جلد دوم ص ۱۶۴)

(صاحب کتاب صاحب العصر والزمان فرماتے ہیں) کیونکہ ابن بطوطہ ان مشاہیر علمائیں سے ہیں جس کی جغرافیہ دانی اور سفرنامہ مشہور ہے بلکہ شاید اردو میں ترجمہ بھی ہو گیا ہے اور تمام اہل سنت کو اس پر ناز ہے۔ ان کا چشم دید واقعہ ہے جس کی کوئی تکذیب نہیں کرسکتا ہے نہ یہ کہہ سکتا ہے کہ شیعہ تھا نہ اسنے اس کا دعویٰ کیا ہے کہ وہ صاحب العصر والزمان تھے۔ مگر ہم عام مسلمانوں سے سوال کا حق رکھتے ہیں کہ اس طرح کے واقعات

کو جب آپ غیروں میں دیکھتے ہیں تو باور کر لیتے ہیں لیکن اگر یہی واقعہ یا اس قسم کے واقعات حضرت صاحب العصر والزمان کی طرف منسوب ہوتے ہیں تو آپ کی کیا حالت ہو جاتی ہے۔ اب ہم کو ضرورت نہیں ہے کہ منشی صاحب کو سمجھائیں کیونکہ جتنے شکوک و اوہام ان کو حضرت کی نسبت ہو سکتے ہیں یا ہوتے ہیں سب کا جواب اس واقعہ میں موجود ہے۔ ابن بطوطہ کی تحقیقات سے وہ دوسو برس پہلے کے ہیں مگر پوری قوت رکھتے ہیں نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں، نہ عورتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ غار میں موجود ہیں مگر جب ابن بطوطہ داخل غار ہوتے ہیں نہیں ملتے۔ آنکھوں سے پوشیدہ ہیں مگر موجود ہیں۔ دوسری شکل میں باتیں کرتے ہیں اور یہ نہیں پہچانتے۔ ایک جگہ نہیں وہ دو جگہ ان کو ملے مگر نہ پہچانا۔ نماز پڑھتے ہیں مگر نہ وہ نماز جو اہل سنت کی ہے۔

اب بتایئے وہ خطہ چین کیا ہوا جہاں کل دول یورپ کے سفیر گشت لگا رہے ہیں چپہ چپہ سے لوگ واقف ہیں خصوصا جزیرہ اور غار مگر کسی کو پتہ نہی چلا اور رحلہ ابن بطوطہ میں موجود ہیں۔ قاضی شیخ الاسلام جانتے ہیں سب ان سے واقف ہیں۔ سلاطین، امراء، فقرا انکو اسی غار سے دیتے ہیں مگر وہاں کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی۔ جب غار میں جاتے ہیں تو ایک قصر عظیم الشان دکھائی دیتا ہے۔ ہم اسکو مکرر بتا آئے ہیں کہ حضرت اس طرح ہر موقع پر تشریف لاتے ہیں کہ معمولی انسان کے جامہ میں نظر آتے ہیں مگر کوئی پہچانتا نہیں۔

۴۔ ترجمہ: اور جب ہم جبل لبنان کے پاس پہنچے تو اس پر چڑھے وہاں ایک شیخ کو دیکھا کہ سویا ہوا ہے جب بیدار ہوا تو میں نے سلام کیا اور اس نے اشارہ سے جواب دیا۔ ہم نے کلام کیا تو اس نے جواب نہیں دیا۔ اہل مرکب کچھ کھانے پینے کو لائے تو انکار کیا۔ ہم نے ان سے دعا چاہی تو انہوں نے اپنے لبوں کو حرکت دی اور ہم کو نہیں معلوم ہوا کیا کہا ان کے پاس نہ لوٹا تھا، نہ ڈولچی، نہ نعل۔ اہل مرکب کا بیان ہے کہ ہم نے کبھی اس پہاڑ پر ان کو نہیں دیکھا ہم سب اس شب وہیں رہے۔ نماز عصر و مغرب ان کے ساتھ پڑھی۔ وہ نماز میں قرآن نہایت فصاحت سے پڑھتے تھے کچھ کھانے کو لائے تو نہیں قبول کیا بعد عشا ہم لوگوں کو اشارہ کیا کہ چلے جاؤ ہم رخصت ہو کر چلے آئے۔ دوبارہ جو گئے تو مارے خوف اور ہیبت کے ہم کچھ کلام نہ کر سکے اور اپنے اصحاب کے پاس چلے آئے۔ (رحلہ ابن بطوطہ جلد اوّل صفحہ ۱۶۹)

(صاحب کتاب صاحب العصر والزمان فرماتے ہیں) کیوں صاحب جہاز والے تو وہاں اکثر آیا جایا کرتے تھے ان کا بیان ہے کہ ہم نے کبھی نہیں دیکھا پھر ابن بطوطہ کو وہاں کہاں سے مل گئے جن کی خدمت میں اتنی دیر تک رہے۔ طلب دعا بھی کی ان کے ساتھ نماز بھی پڑھی۔ اصل یہ ہے کہ اسرار خداوند عالم کو کوئی نہیں جان سکتا کہ وہ اپنے اولیاء کو کیا کیا کرامتیں عطا کرتا ہے اور ان سے کیا کیا کام لیتا ہے۔ ہماری عقول بشری ضعیف کمزور ہیں، ہم کسی چیز کی کہنہ وحقیقت کو نہیں پہنچ سکتے۔ اپنی کمزور عقل

سے جس امر کو خلاف عادت سمجھتے ہیں اس سے انکار کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اسی لئے خدا نے مومنین کی تعریف "یومنون بالغیب" قرار دی ہے کہ جن باتوں کی خبر خدا اور رسولؐ دیتا ہے اس کو بے چوں و چرا مان لیتے ہیں اور جن لوگوں کا ایمان نہیں درست ہوتا وہ کسی طرح نہیں مانتے۔

فتاویٰ وارشادات

حضرت امام العصر علیہ السلام

حضرت امام العصر علیہ السلام کے ارشادات سے واضح ہے کہ اس وقت ہم کو اپنے زمانے کے تمام ارشادات اور فتاویٰ سے باخبر رہنا چاہئے تاکہ زمانہ کی مصیبتوں اور پریشانیوں میں ہم آپ سے ان کا حل چاہیں اور آپ کے حکم کے مطابق طریقے اختیار کریں کیونکہ سوائے آپ کے ان مصائب و آلام کا حل اور کوئی ذات نہیں بتا سکتی چنانچہ ہم ذیل میں حضرت کے ان ارشادات کا ذکر کرتے ہیں جو غیبت صغریٰ کے زمانہ میں نواب اربعہ کے ذریعہ بشکل توقیع برآمد ہوئے۔

۱۔ ابو العباس احمد بن خضر کا بیان ہے کہ غیبت صغریٰ کے زمانہ میں حضرت کی زیارت کی تمنا میں بہت بے چین تھے چنانچہ ایک توقیع ان کے نام برآمد ہوئی جس کا مضمون یہ تھا۔

جواب مسئلہ: جس شخص نے میری جستجو کی وہ حقیقتاً میری تلاش

میں میرے پیچھے پڑ گیا اور جو شخص میرے پیچھے پڑ گیا وہ ضرور تمام خلائق کو میرا نشان بتا دے گا اور جس شخص نے خلائق کو میرا نشان بتلا دیا وہ میرے قتل و ہلاکت کا باعث ہوا وہ مشرک بھی ہوا اور کافر بھی۔"

۲۔ سائل نے نماز جعفر طیار کے بارے میں سوال کیا کہ حالت قیام، رکوع یا سجود کی حالت میں ذکر تسبیح اس سے سہو ہو گیا اور نماز تمام کرنے کے بعد اس کا خیال آیا تو کیا وہ سہو کردہ ذکر تسبیح کو ادا کرے یا نماز کو ادا کرے۔ اس سوال کے جواب میں آیا۔

جواب مسئلہ: "جب ایسی حالتوں میں سہو واقع ہو وقت گزر جانے کے بعد وہ یاد آئے تو جو چیز اس سے فوت ہوئی ادا کر سکتا ہے۔"

۳۔ دریافت کیا گیا کہ آیا عورت اپنے شوہر کی مشایعت جنازہ میں شریک ہو سکتی ہے۔ جواب میں آیا "مشایعت جنازہ کر سکتی ہے۔"

۴۔ دریافت کیا گیا کہ بیوہ کو ایام عدت میں اپنے شوہر کی قبر کی زیارت جائز ہے یا نہیں؟

جواب مسئلہ: شوہر کی قبر کی زیارت کر سکتی ہے لیکن رات کے وقت اپنے گھر سے باہر نہ نکلے۔

۵۔ پھر استفسار کیا گیا کہ وہ اپنے کار ضروری کے لئے بھی ایسی حالت میں باہر جا سکتی ہے؟ حکم ہوا۔

جواب مسئلہ: اگر اس کو کسی شخص غیر سے اپنا کوئی حق لینا ہے تو وہ اس سے لے سکتی ہے اور اس کے لئے باہر جا سکتی ہے۔ مگر رات کے وقت

اپنا گھر نہیں چھوڑ سکتی۔

۶۔ دریافت کیا گیا کہ وداع رمضان المبارک شب آخر میں پڑھی جاتی ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ روز آخر جب ہلال عید نمودار ہو پڑھنا چاہئے ان دونوں میں سے کون سی صورت اختیار کی جائے؟

جواب مسئلہ: اعمال ماہ رمضان المبارک تمام تر رات کو کئے جاتے ہیں اس لئے وداع بھی آخر شب میں کرنی چاہئے اگر کمی ایام کا خیال ہے تو دونوں راتوں ۲۹ اور ۳۰ کو وداع کریں۔

۷۔ نماز کے بارے میں پوچھا گیا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے جب تشہد اوّل سے فارغ ہوا اور تیسری رکعت کے واسطے کھڑا ہو تو اس کے لئے تکبیر کہنا واجب ہے یا نہیں؟ بعضے اس کے وجوب کے قائل نہیں۔ صرف بحول اللہ تعالیٰ وقوتہ اقوم واقعد کے ذکر کو کافی سمجھتے ہیں۔ اس مسئلہ کے جواب میں ارشاد ہوا۔

جواب مسئلہ: ''اس امر میں دو حدیثیں وارد ہیں۔ ایک یہ ہے جب مصلی ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہو تو اس پر تکبیر ہے اور دوسری یہ ہے کہ جب سجدہ دوم سے سر اٹھائے تو اس پر تکبیر ہے پھر بیٹھ جائے پھر اٹھے۔ پس بیٹھنے کے بعد، اٹھنے کے لئے اسے تکبیر کہنا لازم نہیں ہے اور اسی طرح تشہد اوّل کی بھی صورت ہے اور ان دونوں صورتوں میں سے جس پر عمل کیا جائے وہ صحیح ہوگا۔

۸۔ قربانی کے متعلق سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنے دوست

سے کہا کہ اس کی طرف سے اونٹ مول لے کر اسی کی طرف سے منیٰ میں نحر کر دے چنانچہ اس شخص نے اونٹ تو خرید لیا مگر قربانی کرتے وقت اس کا نام لینا بھول گیا جب ذبح کر چکا تو نام یاد آیا تو آیا ایسی قربانی اس شخص کی طرف سے صحیح ہو گی یا نہیں؟ جواباً قلمی ہوا۔

جواب مسئلہ: ''اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور اس کے دوست کی طرف سے جائز ہے۔''

۹۔ دریافت کیا گیا کہ کتب اعمال مثل (ثواب القرآن فی الفرائض) وغیرہما میں وارد ہے کہ آپ کی خدمت سے حکم ہوا ہے کہ مجھے سخت تعجب ہوتا ہے اس شخص کی غفلت پر جو اپنی نماز میں سورہ انا انزلنا کی تلاوت ترک کرتا ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس کی نماز کیسے مقبول بارگاہ احدیث ہوتی ہے پھر دوسری جگہ حکم ہوا کہ وہ نماز کسی طرح بہتر نہیں کہی جا سکتی جس میں سورہ قل ھواللہ احد کی تلاوت نہیں کی جاتی، پھر تیسری جگہ فرمایا گیا ہے کہ جو شخص اپنی نماز میں سورہ ہمزۃ یعنی ویل کل ھمزۃ کی تلاوت کی جائے اگر چہ یہ ظاہر ہے کہ ان دونوں سورتوں کے ترک کرنے میں اجابت و مقبولیت نماز میں تردد واقع ہوتا ہے جواب بذریعہ توقیع عطا ہوا کہ:

جواب مسئلہ: ثواب ان سورتوں کی تلاوت کا ایسا ہی ہے جیسا کہ وارد کیا گیا ہے اور اگر کوئی شخص ان سورتوں میں سے جن کا ثواب لکھا ہے ترک کر دے اور بجائے اس کے سورہ قل ھواللہ احد اور سورہ انا انزلناہ ان

کی فضیلت کی وجہ سے پڑھے تو ثواب ان سورتوں کا جو اس نے پڑھے اور ان سورتوں کا بھی جو اس نے ترک کر دیئے دونوں اس کو عطا کئے جائیں گے اور یہ بھی جائز ہے کہ ان دونوں سورتوں کے سوا دوسرے سورے بھی پڑھے جائیں نماز ہو جائے گی لیکن ان دو سوروں کا ثواب اسے نہیں ملے گا۔

۱۰۔ ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا کہ ایک شخص کو تحصیل اموال موقوفات کا عہدہ سپرد ہے اور وہ ان اموال کو جو اس کے قبضہ میں ہیں اپنے لئے حلال جانتا ہے اور اموال موقوفات کو لے لینے سے کوئی پرہیز نہیں کرتا ایسی حالت میں مجھ کو اکثر ان دیہات میں جانے کا اتفاق ہوا جو اس کے زیر انتظام ہیں اور اس کو میں اکثر وہاں پاتا ہوں اور مجھے اس کے پاس جانے کا بھی اتفاق ہوتا ہے اور اکثر کھانے کا بھی وقت ہو جاتا ہے۔ وہ مجھے کھانے کی تکلیف دیتا ہے۔ اگر میں اس کے کھانے سے انکار کرتا ہوں تو وہ مجھ سے سخت عداوت کرتا ہے اور اس کی موجودہ عداوت میری مختلف اقسام کی مضرت کا باعث ہوتی ہے۔ ایسی خاص حالت میں مجھے اس کا کھانا کھانا جائز ہو گا یا نہیں اور اگر میں اس کے کفارہ میں تصدق کرنا چاہوں تو اس تصدق کی کیا مقدار ہونی چاہئے اور اگر یہ وکیل موقوفات کسی شخص کے پاس کوئی شے کھانے کی ہدیہ کے طور پر بھیجتا ہو اور اتفاق وقت سے میں بھی اس کے پاس موجود ہوں اور وہ مجھ سے کہے کہ اس میں سے کھا لو یا اپنے گھر لے جاؤ حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ ہدایہ

بھیجنے والا وکیل موقوفات ان اموال موقوفات کے تصرف میں کوئی خوف نہیں کرتا ہے تو اگر وہ ہدیہ میں لے لوں یا اس میں سے کچھ اپنے گھر لے جاؤں تو میرے اس عمل سے خاص میرے لئے کوئی حرج ہوگا یا نہیں؟ اس کا جواب ذیل کی عبارت میں مرحمت کیا گیا۔

جواب مسئلہ: اگر اس شخص کی کوئی جائیداد یا آمدنی سوائے اموال موقوفات کے اس کے اختیار میں ہے تو اس کا کھانا بھی کھایا جا سکتا ہے اور تحفہ بھی لیا جا سکتا ہے اور اگر وہ دوسری معاش نہیں ہے تو جائز نہیں ہوگا۔

۱۱۔ ارکان نماز واجب و سنت اور سجدۂ شکر کی نسبت پوچھا گیا کہ نماز واجب میں مصلی قنوت کی دعا پڑھ کر اپنے منہ اور سینہ کی طرف سیدھا کر لیتا ہے مطابق اس روایت کے جس میں وارد ہوا کہ حق سبحانہ وتعالیٰ اس سے کہیں زیادہ بزرگ ہے کہ وہ اپنے بندے کے ہاتھوں کو دعا کرنے کے بعد خالی پھیر دے بلکہ وہ اپنی رحمت سے اس کے ہاتھوں کو لبریز کر دیتا ہے اور دوسری روایت کی رو سے ہاتھوں کو منہ پر پھیر لینا منقول ہوا ہے آیا یہ عمل جائز ہے یا نہیں؟ بعض علماء سے مروی ہے کہ نماز میں دونوں صورت میں سے صرف ایک ہی پر عمل جائز ہو سکتا ہے۔ جواب میں ارشاد فرمایا گیا۔

جواب مسئلہ: نماز واجبی میں ہاتھوں کو سر اور منہ پر پھیرنا جائز نہیں ہے اور جس چیز کے ساتھ نماز واجبی میں عمل کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جب مصلی قنوت پڑھ چکے تو وہ اپنے ہاتھوں کو آہستگی اور سہولت کے ساتھ

اپنے سینے کے مقابل لا کر اپنے زانوؤں تک پہنچائے اور تکبیر کہے اور پھر رکوع میں جلد چلا جائے منہ پر ہاتھ پھیر لینے کی خبر بھی صحیح ہے مگر نوافل شب و روز میں نہ کہ نماز ہائے واجب میں اور نوافل میں اس عمل کا بجالانا یعنی ہاتھوں کا منہ پر پھیر لینا افضل ہے۔

۱۲۔ سجدہ ہائے شکر کے بارے میں پوچھا گیا کہ کرنا چاہئے یا نہیں؟ کیونکہ بعض اس کو بدعت بتلاتے ہیں اور اگر جائز ہے تو نماز مغرب کے بعد ہے یا نافلہ پڑھ کر ہے؟ اس مسئلہ کا جواب ذیل کی عبارت میں صادر ہوا۔

جواب مسئلہ: سجدۂ شکر لازم و جواب ترین سنت سے ہے اور کبھی کسی نے اس کو بدعت نہیں بتلایا مگر اس نے جس نے دین خدا میں احداث و اختراع کیا ہوگا۔ اب اس امر کا جواب کہ سجدۂ شکر خصوصاً بعد از مغرب و قبل از چہار رکعت نوافل مغرب کے ساتھ لازم ہے یہ ہے کہ ان دعا اور تسبیحات کی فضیلت جو بعد فرائض بجا لائی جائیں ان دعاؤں پر جو نوافل کے ساتھ ادا کی جائیں بعینہٖ ایسی ہے جیسا کہ فرائض کی فضیلت نوافل پر ثابت ہے اور سجدۂ اصل میں دعا و تسبیح ہے لہٰذا افضل یہی ہے کہ فرائض کے بعد بجالایا جائے اور اگر بعد نوافل بجالائیں تو بھی جائز ہوگا۔

۱۳۔ بیع و شراء کے متعلق یہ سوال کیا گیا کہ ہمارے چند برادران ایمانی ایسے ہیں جنہیں ہم پہچانتے ہیں ایک قطعہ زمین نو آباد قید خانہ شاہی سے ملحق جس میں حاکم وقت کا بھی حصہ ہے اور قبضہ جابرانہ و غاصبانہ ہے

اکثر اوقات بعض اہل شہر اسے بغیر اجازت جوت بو لیتے ہیں اور اسی کی وجہ سے عمال شاہی ان کو سزا بھی دیتے ہیں اور حتی الامکان ملازمین سلطانی اس کی پیداوار پر قابض و متصرف ہونے سے اہل شہر کو باز رکھتے ہیں۔ اسلئے وہ زمین بوجہ ویران رہنے کے کچھ ایسی قیمت بھی نہیں رکھتی۔ اس لئے کہ کامل بیس برس سے محض افتادہ پڑی ہوئی ہے۔ یہ مذکورہ بالا برادران ایمانی اس کی خریداری سے انکار محض کرتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کو معلوم ہو چکا ہے کہ یہ قطعہ زمین کسی زمانے میں کسی شخص خاص نے وقف کیا تھا جس کو سلطان وقت نے جبراً لے لیا ہے، پس صورت مسطورہ میں اگر زمین مذکور کی بیع سلطان وقت کی طرف سے جائز ہے اور اس میں کوئی حرج شرعی نہیں ہے تو اس کا خرید لینا ہمارے برادران ایمانی کے لئے نہایت مفید اور نافع ثابت ہوگا اور زمین مذکورہ بھی شاداب و آباد ہو جائے گی اور وہ حصہ زمین ایسا ہے کہ آسانی سے سیراب ہو سکتا ہے اور عمدہ پیداوار دے سکتا ہے اور اگر اس کی بیع سلطان وقت کی جانب سے حلال نہیں ہے تو حکم امتناع جاری فرمایا جائے جواب یہ آیا۔

جواب مسئلہ: سوائے مالک زمین مذکورہ کے بیع کئے ہوئے یا اس کا حکم یا اس کی رضا و امتزاج لئے ہوئے معاملہ مسطورہ صحیح و جائز نہیں ہو گا۔

۱۴۔ ۳۰۸ھ میں (غیبت صغریٰ) محمد بن عبداللہ حمیری نے آپ کی خدمت میں ایک بہت بڑا عریضہ لکھا اور یہ بیان کیا کہ ہماری قوم و ملت

کے بعض ارباب علم و یقین اور اکثر خواتین باتمکین آج ۲۲ برس سے ماہ رجب کے روزے رکھتی ہیں اور اپنے ان روزوں کو علی التسلسل شعبان اور ماہ رمضان کے روزوں سے ملا دیتی ہیں۔ بخلاف اس سیرت کے ہمارے بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ روزے معصیت میں داخل ہیں اس مسئلہ کے جواب میں ذیل کی عبارت تحریر فرمائی گئی۔

جواب مسئلہ: ماہ رجب میں پندرہ روز تک تو روزہ رکھیں پھر منقطع کر دیں مگر اپنے قضا و روزہ میں سے تین روزے بعد کو بھی رکھ سکتے ہیں کیونکہ اس امر میں حدیث خاص وارد ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں کہ ماہ رجب قضا روزوں کے ادا کرنے کے لئے سب سے اچھا مہینہ ہے۔

۱۵۔ دریافت کیا گیا کہ ماموم اس وقت شریک جماعت ہوا جب امام ذکر رکوع میں مشغول تھا وہ اپنے موجودہ الحاق بالجماعت اور ذکر رکوع کو جو اس نے امام کے ساتھ کیا ہے۔ رکعت فوت شیدہ کے برابر جانتا ہے بخلاف اس کے بعض اصحاب کا خیال ہے کہ تاوقتیکہ یہ شخص اس تکبیر کی آواز کو جو امام پیش از رکوع کہتا ہے نہ سن لے صرف ذکر رکوع یا محض اقتدائے امام جماعت کو ایک رکعت فوت شدہ کی جگہ نہیں شمار کر سکتا اس مسئلہ کا جواب ان لفظوں میں قلمی ہوا۔

جواب مسئلہ: اگر وہ شخص ایسی حالت میں بھی امام جماعت سے مل جائے کہ جب اس کو ذکر رکوع میں صرف ایک بار ''سبحان اللہ'' کہنے کو اور رہ گیا ہوتا ہے اس کی ایک رکعت شمار میں آئے گی۔ خواہ اس نے امام

جماعت کی تکبیر قبل از رکوع کی آواز کو سنا ہو یا نہیں۔

۱۶۔ دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے نماز ظہر کے بعد نماز عصر پڑھی، جب نماز عصر کی دو رکعت پڑھ چکا تو اسے خیال آیا کہ اس نے نماز ظہر کی کل دو رکعتیں پڑھیں ہیں ایسی صورت میں اسے کیا کرنا چاہئے؟ جواب میں تحریر کیا گیا۔

جواب مسئلہ: اگر اس نے درمیان نماز کے کوئی ایسا امر کیا ہے جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے تو اسے دونوں نمازوں کا اعادہ کرنا چاہئے اور اگر ایسا امر کوئی اس سے سرزد نہیں ہوا ہے تو ان دونوں رکعتوں کو جو اس نے نماز عصر کے حساب میں پڑھی ہیں نماز ظہر کے تتمہ میں محسوب کرے بعد اس کے نماز عصر پڑھ لے۔

۱۷۔ سوال ہوا کہ اہل بہشت کے لئے توالد و تناسل بھی ہے یا نہیں؟ جواب مرحمت ہوا۔

جواب مسئلہ: عورتوں کو بہشت میں ولادت، حیض، نفاس اور تمام نسائی ضرورتوں کی کوئی حاجت نہیں ہوگی (اس کے بعد جنت کی حالت تحریر فرمائی گئی ہے) عورتوں کو بہشت میں حمل ہونے اور بچہ جننے وغیرہ کی ضرورت نہ ہوگی اور تمام اشیاء وہاں ایسی ہی مخلوق ہوں گی جیسے کہ حضرت آدمؑ کو اس نے عبرت اور تنبیہہ الخلائق کے لئے خاص طور پر بغیر اسباب کے لئے خلق فرمایا ہے۔

۱۸۔ پوچھا گیا کہ خاکِ تربت جناب امام حسینؑ میت کے ساتھ قبر

میں رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب مسئلہ: جواب میں تحریر فرمایا گیا، جائز ہے۔

۱۹۔ استفسار کیا گیا حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے فرزند گرامی حضرت اسمٰعیل کے کفن پر اپنے دست مبارک سے تحریر فرما دیا تھا۔ اسمٰعیل یشھدان لا اله الا اللّٰه آیا ہم لوگوں کے لئے بھی اپنی میت کے پارچہ ہائے کفن پر اس کا لکھنا جائز ہوگا یا نہیں؟ اور آیا ہم ان فقرات کے خاک تربت حضرت امام حسین علیہ السلام سے لکھ سکتے ہیں یا نہیں؟ جواب میں تحریر ہوا۔

جواب مسئلہ: جائز ہے۔

۲۰۔ پوچھا گیا کہ خاک تربت حضرت امام حسین علیہ السلام سے تسبیح تیار کر کے اس پر سبحان ربی العظیم پڑھنا جائز ہوگا یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو اس میں کوئی فضیلت خاص بھی ہے یا نہیں؟ جواب میں حکم ہوا۔

جواب مسئلہ: تسبیح خاک شفا پر ذکر جائز ہے، کسی دوسری شے پر ذکر تسبیح کو وہ فضیلت حاصل نہیں ہے جو خاک شفا پر ہے اور جو فضیلت مخصوصہ اس کو حاصل ہے وہ یہ کہ اگر کوئی شخص ذکر تسبیح کو بھول جائے اور صرف اس کے دانوں کو گردش دیا کرے تو اس کو ذکر تسبیح کا پورا پورا ثواب ملے گا۔

۲۱۔ سوال کیا گیا کہ انسان کے لئے جائز ہے کہ وہ نماز واجبی یا مستحبی میں تسبیح کو اپنے ہاتھ سے گردش دے؟

جواب مسئلہ: اگر اس کو غلطی یا سہو کا خوف ہو تو جائز ہے۔

۲۲۔ پوچھا گیا کہ خاک پاک پر سجدہ صحیح ہے؟ اور اس میں بھی کوئی فضلیت خاص ہے؟ حکم ہوا۔

جواب مسئلہ: جائز ہے اور اس میں بھی فضیلت ہے۔

۲۳۔ استفسار کیا گیا کہ ایک شخص زیارت قبور حضرات آئمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین کے لئے جایا کرتا تھا اور ہے اس کو ان قبور مطہرہ کے آگے سجدہ جائز ہے یا نہیں آیا یہ بھی اس کے لئے جائز ہے کہ وہ قبر مطہرات کے نزدیک نماز پڑھے اور اگر نماز پڑھے تو قبر مطہرہ کی پشت پر کھڑا ہو اور مزار کو قبلہ کی طرف آگے لے لے یا قبر مطہر کی دائیں جانب استادہ ہو یا پھر بائیں جانب کھڑے ہو کر نماز ادا کرے۔ آیا جائز ہے کہ قبر منور کو اپنی پشت پر لے کر اس کے آگے قبلہ کی طرف اس طرح کھڑا ہو کہ قبر مطہر اس کی پس پشت واقع ہو؟ ناحیہ مقدسہ سے اسکا جواب اس عبارت میں صادر ہوا۔

جواب مسئلہ: قبور پر سجدہ کرنا کسی صورت میں عام اس سے کہ بقصد زیارت ہو یا نوافل یا فرائض جائز نہیں ہے۔ باقی رہا جس امر پر عمل ہو سکتا ہے وہ اتنا ہی ہے کہ سیدھے رخسار کو قبر مطہر پر رکھے اور نماز ہر قبر منور کے پشت پر اس طرح ادا کرے کہ قبر منور کو اپنے منہ کے آگے رکھے اور قبر منور کے آگے کھڑے ہو کر یا بالائے سر یا پائیں پا نماز کا ادا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ امام کے آگے کھڑے ہونا یا ان کے برابر کھڑے ہونا یا ان

کے یمین و یسار کھڑے ہونا جائز نہیں ہے۔

۲۴۔ استفسار کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنے مال میں سے کچھ نذر خدا نکالا اور نیت کی کہ اپنے اس مال کو اپنے کسی برادر مومن پر ایثار کر دے گا مگر اس نیت کے بعد وہ اپنے عزیز و اقارب میں سے خاص ایک شخص کو محتاج پاتا ہے تو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ بخلاف نیت سابق وہ اپنے مال کو بجائے عام برادران ایمانی کے اپنے اس عزیز اور قریبی برادر کے حوالہ کر دے ناجبہ مقدسہ سے یہ جواب عنایت کیا گیا۔

جواب مسئلہ: دونوں میں سے جو شخص اس کے مذہب سے قریب تر ہو اس کو دینا چاہیے اور اگر اس حدیث پر نظر کی جائے کہ معصوم نے فرمایا خدا اس شخص کے صدقہ کو قبول نہیں کرتا جس کا کوئی عزیز محتاج ہو تو اس مال کو دونوں پر تقسیم کر دینا چاہیے تا کہ دونوں فضیلتیں ہاتھ آ جائیں۔

۲۵۔ پوچھا کہ مبروص و مجذوم اور مفلوج کی گواہی درست ہے؟ کیونکہ ان کے متعلق وارد ہوا ہے کہ یہ امامت نماز نہیں کر سکتے۔

جواب مسئلہ: اگر یہ امراض ان کو پیدائش کے بعد حادث ہوئے ہوں تو جائز ہے اور اگر خلقی ہوں تو جائز نہیں ہے۔

۲۶۔ پوچھا گیا کہ خز کا لباس جس میں خرگوش کے بال مخلوط ہوں اس کے بارے میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے پوچھا گیا تھا کہ آیا اس میں نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟ فرمایا ہو سکتی ہے پھر ایک روایت میں ہے کہ نہیں ہو سکتی پس ان دونوں روایتوں میں سے کس پر عمل کیا

جائے؟

جواب مسئلہ: ان کی جلد کے ساتھ نماز حرام، خالی بالوں میں جائز ہے۔

۲۷۔ دریافت کیا گیا کہ بعض اوقات انسان اندھیرے میں نماز شب پڑھتا ہے اور غلطی سے پیشانی بجائے سجدہ گاہ کے فرش پر پڑ جاتی ہے جب سر اٹھایا تو سجدہ گاہ نظر آئی کیا یہ سجدہ محسوب ہوگا یا نہیں؟

جواب مسئلہ: جب تک بالکل سیدھا ہو کر نہیں بیٹھا ہے سجدہ گاہ ڈھونڈنے کے لئے سر اٹھا سکتا ہے۔ (احتجاج طبرسی)

۲۸۔ وقت طلوع وغروب آفتاب نماز کے متعلق پوچھا گیا کیونکہ روایات بہ طرق عامہ وارد ہیں کہ یہ وقت شیطان کے سینگ نکلنے کا ہوتا ہے، لہٰذا ان اوقات میں نماز نہیں پڑھنا چاہئے جواب بہ الفاظ ذیل برآمد ہوا۔

جواب مسئلہ: تم نے طلوع وغروب شمس کے وقت نماز کی بابت جو دریافت کیا ہے تو اس کے متعلق یہ ہے کہ اگر بالفرض وہ بات مان لی جائے جو عامتہ الناس میں مشہور ہے کہ صبح کو سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع کرتا ہے اور شام کو بھی اس کے سینگوں کے بیچ میں غروب کرتا ہے تو شیطان کی ناک رگڑنے کے لئے نماز سے بہتر کون سی چیز ہو سکتی ہے لہٰذا تم ان اوقات میں نماز پڑھ کر ابلیس کی ناک کو خوب رگڑا کرو۔

۲۹۔ ایک ایسے بچے کے متعلق سوال کیا گیا جس کا ختنہ کیا گیا لیکن بعد میں کھال دوبارہ بڑھ گئی۔ اس کا دوبارہ ختنہ کیا جائے یا نہیں؟

جواب مسئلہ: اس کا ختنہ دوبارہ واجب ہے کیونکہ اخلف (جس کا ختنہ نہ کیا گیا ہو) جب زمین پر پیشاب کرتا ہے تو چالیس روز تک زمین فریاد کرتی ہے۔

۳۰۔ نماز کی حالت میں سامنے آگ، مورت، چراغ کی بابت پوچھا گیا کہ ایسی حالت میں نماز درست ہے یا نہیں؟

جواب مسئلہ: جو بت پرستوں اور آتش پرستوں کی اولاد ہو اس کے لئے جائز نہیں ہے۔

مہدویت کے جھوٹے دعویدار

مہدویت کے مسلّم اور رائج العقیدہ کی بنا پر جھوٹے دعویدار ماضی میں پیدا ہوئے ہیں اور تاریخ میں اُن کا ذکر موجود ہے جو ہم اجمالاً بیان کرتے ہیں۔

مسلمانوں کی ایک جماعت جناب محمد بن حنفیہ کو امام اور مہدی تصور کرتی تھی اور کہتی تھی کہ وہ مرے نہیں ہیں بلکہ رضوی نامی پہاڑ میں چلے گئے ہیں بعد میں ظاہر ہوں گے اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔

(ملل ونحل مؤلفہ شہرستانی طبع اوّل ج ا ص ۲۴۲)

فرقہ جارودیہ کے بعض افراد عبداللہ بن حسن کو مہدی غائب خیال کرتے تھے اور اُن کے ظہور کے انتظار میں رہتے تھے۔ (ملل ونحل ج ا ص ۲۵)

فرقہ ناوسیہ امام صادق علیہ السلام کو مہدی اور غائب سمجھتا تھا۔

(ملل ونحل ج ا ص ۲۷۳)

واقفی لوگ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام زندہ اور اور غائب امام خیال کرتے تھے اور اُن کا عقیدہ تھا کہ بعد میں ظہور کریں گے اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ (ملل ونحل ج ا ص ۲۷۸)

فرقہ اسماعیلیہ کا عقیدہ ہے کہ اسماعیل نہیں مرے بلکہ تقیہ کے طور پر کہا جاتا ہے کہ وہ مر گئے ہیں۔ (ملل ونحل ج ا ص ۲۷۹)

فرقہ باقریہ امام محمد باقر علیہ السلام کو زندہ اور مہدی موعود سمجھتا ہے۔

فرقہ محمدیہ کا عقیدہ ہے کہ امام علی نقیؑ کے بعد اُن کے بیٹے محمد بن علی امام ہیں اور زندہ ہیں اور مہدی موعود تصور کرتے ہیں جب کہ وہ اپنے والد کی زندگی میں ہی انتقال کر گئے تھے۔

جوازیہ کہتے ہیں کہ حجت ابن الحسن کے ایک فرزند تھے اور وہی مہدی موعود ہیں (تنبیہات الجلیہ فی کشف الاسرار الباطنیہ ص ۴۰، ۴۲)

فرقہ ہاشمیہ میں سے بعض افراد عبداللہ بن حرب کندی کو زندہ غائب امام تصور کرتے تھے اور ان کا انتظار کرتے تھے۔ (ملل ونحل ج ا ص ۲۴۵)

مبارکیہ کی ایک جماعت کا خیال تھا کہ محمد بن اسماعیل زندہ غائب امام ہیں۔ (ملل ونحل ج ا ص ۲۷۹)

یزیدیوں کا عقیدہ تھا کہ یزید آسمان پر چلا گیا ہے دوبارہ زمین پر لوٹے گا اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (کتاب الیزید مؤلفہ صدوق الدملوجی موصلی ص [illegible])

اسماعلیہ کہتے تھے [illegible] حسن مثنیٰ کا [illegible] محمد بن عبداللہ

الملقب یہ مہدی ہیں کہ جن کی مصر ومغرب پر حکومت ہوگی روایت کی گئی ہے کہ پیغمبرؐ نے فرمایا ۳۰۰ھ میں سورج مغرب سے طلوع کرے گا۔ (روضۃ الصفاج۴ص۱۸۱)۔

امامیہ کی ایک جماعت کا خیال تھا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام زندہ ہیں وہی قائم ہیں اور غیبت کی زندگی گزار رہے ہیں بعد میں وہ ظاہر ہوں گے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھریں گے۔

ایک دوسرے گروہ کا کہنا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کا انتقال ہوگیا لیکن وہ دوبارہ زندہ ہوں گے اور قیام کریں گے کیونکہ قائم کے معنی مرنے کے بعد زندہ ہونے کے ہیں۔ (ملل ونحل ج۱ص۲۸۴)۔

قرامطہ محمد بن اسماعیل کو مہدی موعود جانتے تھے اور ان کا عقیدہ تھا کہ وہ زندہ ہیں اور روم کے کسی شہر میں رہتے ہیں۔ (المہدیہ فی الاسلام ص۱۷۰)

فرقہ ابی مسلمیہ ابومسلم خراسانی کو زندہ و غائب امام سمجھتا ہے۔ (فرق الشیعہ ص۴۷)

ایک گروہ امام حسن عسکری علیہ السلام کو مہدی خیال کرتا تھا اور کہتا تھا کہ وہ مرنے کے بعد زندہ ہو گئے ہیں اور اب غیبت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ (فرق الشیعہ ص۹۷)

یہ اُن افراد کے نام ہیں جنہوں نے پیغمبرؐ السلام کے نزدیک زمانہ میں جاہل لوگ مہدی خیال کرتے تھے۔ اکثر یہ جماعتیں مٹ گئیں اور

تاریخ میں رہ گئی ہیں اس وقت سے آج تک مختلف ملکوں میں ایسے لوگ ہوئے ہیں جنہوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ تاریخ میں اس عنوان سے کتنی ہی جنگیں ہوئی ہیں اور کتنے ہی انقلاب آئے ہیں۔ (فصول المہمہ ص۲۷۴، صواعق المحرقہ ص۲۳۵)

ان واقعات سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا عقیدہ مسلمانوں میں ایک مسلّم عقیدہ تھا چنانچہ بعض ذہین اور موقع پرست لوگوں نے اس پاک اور وحی کے ذریعہ بتائے جانے والے عقیدہ سے غلط فائدہ اٹھانے کے لئے مہدویت کا دعویٰ کیا بعض نے دعویٰ نہیں کیا لیکن ان کے ماننے والوں نے انہیں یہ مقام دیا اور جعلی حدیثیں گھڑ کر شہرت دی گئی۔

زمانہ ظہور امام مہدیؑ میں یہودیوں کا کردار

احادیث بتاتی ہیں کہ فیصلہ کن معرکہ سے پہلے یہود فلسطین کی سرزمین پر جمع ہوں گے۔ تفسیر نور الثقلین میں ایک حدیث میں ان کے آنے اور عکا کے ساحل پر جنگ کا ذکر ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کیا تم نے اس شہر کے بارے میں سنا ہے کہ جس کا ایک حصہ سمندروں میں ہے تو انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا وقت مخصوص نہیں مگر یہ کہ اسحق کی اولاد یعنی بنی اسرائیل کے ستر ہزار وہاں پر جنگ لڑیں گے۔ شہر سے مراد عکا ہے۔ (مستدرک ج ۴ صفحہ ۴۷۶)

حضرت امیرالمومنینؑ سے روایت ہے کہ "تحقیق میں ضرور بالضرور مصر میں منبر بناؤں گا دمشق کی اینٹ سے اینٹ بجاؤں گا اور یہود کو عرب کے ہر علاقہ سے نکال دوں گا اور اپنے اس عصا سے پورے عرب کو ہانکوں گا۔ راوی نے دریافت کیا کہ یا امیرالمومنینؑ آپ ایک مرتبہ مر کر پھر زندہ ہوں گے۔ حضرت نے فرمایا اے عبایہ! ایسا نہیں ہے یہ کام میری اولاد کا ایک مرد کرے گا۔ (بحار الانوار جلد ۵۳ ص ۶۰)

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ "اور اس ظہور کی آیات اور علامات میں سے پہلی یہ ہے کہ کوفہ کا محاصرہ ہوگا اور اس پر بمباری ہو گی اور میں کوفہ کی گلی کوچوں میں بچاؤ کے لئے مورچے بنے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ چالیس دن تک مسجدیں معطل ہوں گی اور ہیکل کشف ہوگا بڑی مسجد کے گرد پرچم لہرائیں گے۔ قاتل اور مقتول دونوں آتش جہنم میں ہوں گے۔ (بحارالانوار ج ۵۲ ص ۲۷۳)

روایات میں اس قوم کا ذکر بھی موجود ہے جو یہودیوں کے فساد پھیلانے اور عالمی استکباری طاقت بننے کے بعد ان پر اللہ تعالیٰ مسلط کرے گا کہ "خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے کوئی چیز ان کو روک نہ سکے گی یہاں تک کہ وہ جھنڈے ایلیا (قدس) پر آ کر لہرا دیئے جائیں گے"۔

احادیث میں ہے کہ حضرت امام مہدیؑ اصلی توریت کو انطاکیہ، شام، فلسطین اور بحیرہ طبریہ کے غاروں سے نکالیں گے اور اس کتاب کے ذریعہ یہودیوں پر حجت تمام کریں گے۔ جناب رسالت مآبؐ سے حدیث ہے کہ "وہ (امام مہدیؑ) توریت اور انجیل کو ایک زمین سے نکالے گا جس کا نام انطاکیہ ہے"۔ (بحارالانوار ج ۵۱ ص ۲۵)

قرآن مجید کی سورہ بقرہ کی آیت ۲۴۸ میں تابوت سکینہ کا ذکر ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "اور ان کے نبی نے کہا تحقیق اس کے ملک کی نشانی یہ ہے کہ وہ تمہارے پاس تابوت سکینہ کو لے آئے گا اس تابوت میں تمہارے رب کی طرف سے سکینہ ہے اور آل موسیٰ اور آل ہارونؑ جو کچھ

چھوڑ گئے ہیں اس میں موجود ہے۔ اس تابوت کو فرشتے اٹھائیں گے۔ تحقیق اس میں ضرور بالضرور نشانی ہے تمہارے لئے اگر تم مومنین ہو۔"

تفاسیر میں آیا ہے کہ یہ ایک صندوق ہے جس میں انبیاء کے تبرکات ہیں اور بنی اسرائیل کے نزدیک جس کے پاس یہ صندوق ہوتا تھا اسے ملک اور حکومت کا حقدار سمجھا جاتا تھا اور تحقیق فرشتے آئے اور انہوں نے بنی اسرائیل کے جم غفیر سے اسے اٹھایا اور حضرت طالوتؑ کے سامنے رکھ دیا پھر طالوتؑ نے اس کو داؤدؑ کے لئے اور حضرت داؤدؑ نے حضرت سلیمانؑ کو اور انہوں نے اپنے وصی جناب آصف برخیا کو دے دیا۔ پھر بنی اسرائیل نے اسے کھو دیا تو انہوں نے دوسروں کی اطاعت شروع کر دی۔ جناب رسولؐ خدا سے حدیث ہے کہ وہ (امام مہدیؑ) تابوت سکینہ کو انطاکیہ کے ایک غار سے نکالے گا اور توریت کو شام کے ایک پہاڑ سے نکالے گا اور ان کے ذریعہ یہودیوں پر حجت قائم کرے گا جس کی وجہ سے وہ بہت سے اسلام لے آئیں گے۔ (منتخب الاثر ص ۳۰۹)

جناب رسول خداؐ سے ایک اور روایت ہے کہ "آپ کے ہاتھوں پر بحیرہ طبریہ سے تابوت سکینہ ظاہر ہوگا پس اسے اٹھایا جائے گا اور حضرت امام مہدیؑ کے سامنے بیت المقدس میں رکھا جائے گا جب یہودی اسے دیکھیں گے تو اسلام لے آئیں گے اور تھوڑے بچ جائیں گے جو اسلام قبول نہ کریں گے۔ (الملاحم والفتن ص ۵۷)

احادیث میں ہے کہ حضرت امام مہدیؑ کی حکومت کے لئے کام

کرنے والوں کی یہودیوں کے ساتھ جنگ ہوگی۔ ان احادیث میں بڑے معرکہ کا ذکر بھی ہے جو حضرت امام مہدیؑ اور سفیانی کے درمیان ہوگا۔ سفیانی کی پشت پر یہود اور رومی ہوں گے اس جنگ کا دائرہ کار انطاکیہ سے عکا تک ہوگا یعنی پورا شام، لبنان، فلسطین ساحل جنگ کی لپیٹ میں ہوگا اور خشکی میں طبریہ اور دمشق، قدس تک جنگ کی لپیٹ میں ہوں گے۔ اس کے بعد حضرت امام مہدیؑ مغربیوں کے ساتھ ایک صلح نامہ پر دستخط کریں گے اور یہ کہ روم پر چڑھائی نہ کریں گے اور اہل روم مسلمانوں پر شب خون نہ ماریں گے۔ اس معاہدہ کی مدت سات سال ہوگی یہ معاہدہ حضرت عیسیٰؑ کے واسطے سے ہوگا دو یا تین سال بعد مغرب والے اس معاہدہ کو توڑ دیں گے اور مسلمانوں پر حملہ آور ہوں گے عکا کی زمین دشمنان خدا کے لاشوں سے اس طرح بھر جائے گی کہ وحشی جانوروں اور پرندوں کے لئے دسترخوان ہوگی۔ حضرت امام صادقؑ سے روایت ہے کہ رومیا کا شہر تکبیر سے فتح ہوگا۔ ستر ہزار مسلمان ہوں گے جو اس معرکہ میں حاضر ہوں گے جو کہ مرج عکا میں اللہ کا دسترخوان ہے ظالموں کا صفایا ہو جائے گا۔ (بشارت الاسلام ص ۲۹۷)

حضرت امام مہدیؑ بحریہ کو منظم کریں گے اور یورپ کی فتح کے لئے مرکز بنائیں گے روایت میں ہے کہ عکا کے ساحل پر چار سو بحری بیڑے بنائیں گے اور روم کے شہروں کا رخ کریں گے اور رومیا کو اپنے اصحاب کے ہمراہ فتح کرلیں گے۔ (الزام الناصب ص ۲۲۴)

زمانہ ظہور امام مہدیؑ میں اہل روم کا کردار

احادیث میں اہل روم کے تذکرے ہیں جن سے مراد یورپی اور امریکی اقوام ہیں یہی لوگ سلطنت روم کے وارث ہیں جن کا سیاسی، ثقافتی تمدن دین اور سیاست کے حوالہ سے فرانسیسی، برطانوی اور جرمن اقوام اس شہنشاہیت کا حصہ ہیں۔ احادیث کے مطابق وہ اقوام جو حضرت مسیحؑ کی پیروی کی دعویدار ہیں ان کا تذکرہ کثرت سے ملتا ہے ان کا فتنہ اور مسلمان ممالک پر غلبہ کا ذکر ان احادیث میں ملتا ہے اور یہ بھی ذکر ہے کہ ان کے بڑے بڑے بحری جہاز حضرت امام مہدیؑ کے ظہور سے پہلے عرب ممالک کی طرف حرکت کریں گے۔ حضرت امام صادقؑ سے روایت ہے کہ "جب تم شام کے شہروں میں فتنہ کو دیکھو تو موت ہی موت ہے۔ زرد قسم کے لوگ ہر ملک کی طرف بڑھ رہے ہوں گے پس ان کے درمیان بڑے معرکے ہوں گے"۔ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ

''مشرق کی طرف سے نماز فجر کے وقت ندا دینے والا آواز دے گا اے ہدایت والو! اکٹھے ہو جاؤ اور مغرب سے ندا دینے والا آواز دے گا جبکہ شفق غائب ہو چکی ہو گی اے باطل والو! اکٹھے ہو جاؤ۔ اہل روم جو نوجوانوں کے غار کے پاس (اصحاب کہف) ساحل سمندر کی طرف بڑھیں گے پس اللہ تعالیٰ نوجوانوں کو ان کے کتے سمیت اٹھائے گا ان میں سے ایک مرد ملیخا اور دوسرے کو آہا کہا جائے گا یہ دونوں حضرت قائمؑ کے لئے تسلیم شدہ گواہ ہوں گے''۔ نوجوانوں کے غار سے مراد سوری ترکی ساحل پر انطاکیہ ہے۔ مغربی لشکر کی آمد کے وقت ان کے ظاہر ہونے کی یہ حکمت ہو گی کہ یہ مسیحی اقوام پر حجت ہیں جیسا کہ احادیث میں ہے اصحاب مہدیؑ انطاکیہ کے غار سے توریت اور انجیل کے اصل نسخے نکالیں گے اور ان کے ذریعہ روم اور یہود پر حجت قائم کریں گے۔ بعض احادیث میں روم کے سرکشوں کا ذکر ہے کہ وہ ظہور امامؑ کے سال میں رملہ میں اتریں گے۔ امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ ''عنقریب روم کے سرکش آئیں گے یہاں تک کہ رملہ میں اتریں گے اے جابر اس سال مغرب کی جانب زمین پر بڑا اختلاف ہوگا''۔

حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ پھر روم آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہو جائے گا امامؑ ان کے لئے مسجد بنائیں گے اور اپنے اصحاب میں سے ایک کو اپنی نیابت میں ان پر حاکم بنائیں گے اور پھر وہاں سے واپس چلے جائیں گے۔ (بشارت الاسلام ص ۲۵۱)

عہد ظہور میں روس کا کردار

روایات میں جو ترک کا تذکرہ آیا ہے اس سے مراد روس اور اس کے گرد مشرقی یورپی اقوام ہیں۔ یہ نام ایرانی اور ترکی مفہوم میں ترکوں کے ساتھ ساتھ تاتاری، منگول، بلغاری اور روسی قبائل کے لئے مستعمل ہے۔ ان علاقوں میں مسیحیت بعد میں آئی اور جڑیں نہ پکڑ سکی بلکہ وہ سطحی طور پر اس کے پیروکار رہے اور مغربی یورپ کی اقوام سے بدترین حالت میں رہے۔ بت پرستی ان پر غالب رہی اور شاید یہی وجہ تھی کہ انہوں نے کیمونزم کے سامنے بہت جلد سر تسلیم خم کر دیا۔ احادیث میں مسلمانوں کے خلاف جس بڑے حملہ کا ذکر آتا ہے وہ حملہ امام مہدیؑ کے ظہور کے زمانہ سے مربوط اور متصل ہوگا اور وہ روم کے ساتھ اتحاد کریں گے جبکہ اس حالت میں روم کے ساتھ ان کا اختلاف بھی برقرار ہوگا۔ کچھ احادیث ان کے آخری فتنہ کو جو ان کے اور روم کے ہاتھوں مسلمانوں کے خلاف ہوگا بیان کرتی ہیں۔ مگر اس صدی کے شروع میں روس اور امریکہ نے مل کر مسلمانوں پر جو وحشیانہ حملہ کیا تھا وہ آج تک جاری ہے جس کا خاتمہ اللہ تعالیٰ حضرت امام مہدیؑ کے ظہور پر کرے گا۔ احادیث میں جس بڑے معرکہ کا کافی ذکر ہے وہ سوریہ، عراق، ترکی حدود

کے قریب قرقیسیا کے علاقہ میں ہوگا۔ روایات میں ہے کہ یہ جنگ بہت بڑی ہوگی جس کا تذکرہ قدیم زمانہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔ اس جنگ کا سبب دریائے فرات یا اس کے نزدیک بہت بڑے خزانے کی دریافت ہوگا جس کا دعویٰ مختلف قومیں کریں گی۔

احادیث میں ہے کہ ترک کے مقابلہ میں آذربائیجان میں انقلاب آئے گا۔ حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ ''ہمارے لئے آذربائیجان کا قیام ضروری ہے، اس کے بغیر کوئی قیام نہ ہوگا اور جب ہمارا حرکت کرنے والا حرکت کرے تو اس کی طرف دوڑ پڑنا اگرچہ برف کے اوپر سے ہی چل کر کیوں نہ جانا پڑے''۔ (غیبت نعمانی ص ۱۷۰)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ آذربائیجان سے اٹھنے والی تحریک ہدایت یافتہ ہوگی۔ آذربائیجان میں انقلاب پیدا ہو چکا ہے، اب ہمیں انتظار ظہور کرنا واجب ہے اور یہ نزدیک نشانیوں میں سے ہے۔ روس کے مقابلہ میں جو کچھ آذربائیجان میں ہوگا اسے حدیث نبویؐ سمجھا جا سکتا ہے۔ احادیث میں یہ بھی ہے کہ امام مہدیؑ ترک کے ساتھ جنگ لڑیں گے۔ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ ''پہلا پرچم جسے امام مہدیؑ نصب فرمائیں گے، وہ پرچم ہوگا جسے حضرتؑ ترک کی طرف روانہ کریں گے۔ پس ترک کو شکست ہوگی اور ان کے اموال کو غنیمت اور افراد کو قیدی بنایا جائے گا۔ اس کے بعد حضرت امام مہدیؑ شام کی طرف جائیں گے اور ملک شام کو فتح کریں گے''۔ (بشارت الاسلام ص ۱۸۵)

صہیونی ورلڈ آرڈر؟

گزشتہ دنوں برطانیہ سے ہمارے ایک کرم فرما نے ایک کتابچہ Protocols of the elders of zoins ارسال کیا تھا۔ اسے دیکھا، سمجھا تو آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ یہ کتابچہ ان ۲۴ یہودی نظریات پر مشتمل ہے جس سے وہ دنیا کے نظام کو اپنے قابو میں لینا چاہتے ہیں۔ یہ نظریات یا ارشادات سوئٹزر لینڈ میں ۱۸۹۶ء میں دنیا بھر کے یہودی عمائدین کی ایک میٹنگ میں طے پائے تھے۔ ان نظریات و ارشادات پر ایک مختصر سی نظر ڈالنے سے آج کے بین الاقوامی تناظر میں صہیونی کردار کس طرح ابھر کر سامنے آتا ہے، اس پر مزید تبصرے کی ضرورت نہیں۔ نظریہ و قانون صرف قوت اور طاغوت کا نام ہے۔ یہ ایک فطری قانون ہے کہ طاقت ہی حق ہے۔ سیاسی آزادی محض ایک تصور ہے اس کا کوئی وجود نہیں۔ حقیقی قوت کا سرچشمہ سونا ہے اور اس قوت کے سرچشموں پر ہم قابض ہیں۔ سیاسیات اور اخلاقیات دو الگ الگ چیزیں ہیں، ان میں باہم کوئی قدر مشترک نہیں۔ ایسے کسی بھی حکمران کو ہرگز ہرگز ہوشمند، قابل اور صحیح دماغ نہیں

سمجھا جا سکتا جو نظام حکومت چلانے میں اخلاقی ضوابط کو مدنظر رکھتا ہو۔ ایسے حکمراں کی حکومت کبھی مستحکم نہیں ہو سکتی جو سیاست کے بجائے اخلاقیات پر زور دے۔ ایک حکمراں کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس میں مکاری، دھوکہ دہی کے اوصاف کوٹ کوٹ کر بھرے ہوں۔ راست گوئی اور اخلاص سے کوئی بھی حکومت کبھی مستحکم نہیں ہو سکتی۔ سیاست کی دنیا میں راست بازی، صاف گوئی، اصول پسندی یہ سب ناپسندیدہ بلکہ عیب میں شمار ہوتے ہیں۔ جو کسی بھی حکومت کی تباہی و بربادی کا باعث ہوتے ہیں۔ یہ ناپسندیدہ اوصاف صرف غیر یہودی حکومتوں کے لئے ہی مناسب ہیں تاکہ وہاں کام کرنا ہمارے لئے آسان ہو۔ ہماری قوت لوگوں کی نظروں سے اوجھل رہنی چاہئے، تاوقتیکہ ہم اتنے مضبوط وقوی نہ ہو جائیں کہ دنیا کو اپنی انگلیوں کے اشاروں پر چلا سکیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم جنگ میں نہ الجھیں، پرامن رہیں اور پرامن رہ کر اپنے حلیفوں کے ذریعے فتوحات حاصل کریں۔ جنگوں کی تباہ کاریوں سے بچتے ہوئے ریاستی قوتوں سے تصادم سے گریز کرتے ہوئے اپنے خفیہ ذرائع و وسائل کو کام میں لاتے ہوئے طاقت کے تمام سرچشموں کو اپنے قابو میں لائیں اور جیسے بھی ممکن ہو خوف و دہشت کی فضا قائم کی جائے، مخالفین کو سزائے موت دلوانے کی کوششیں کی جائیں۔ دہشت کے ذریعے لوگوں کو اپنا فرمانبردار بنایا جائے اور ہمیں کامیابی حاصل کرنے کے لئے دھوکہ اور تشدد سے کام لیتے ہوئے غیر یہودی افراد اور حکومتوں کو ان کی کمزوریوں کے ذریعے قابو رکھنا

چاہئے۔

نظریہ نمبر۲ یا قانون۔ ہمارے مفادات کے لئے ضروری ہے کہ ہم علاقائی فتوحات کو جنگوں کا محور نہ بننے دیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم جنگوں کی نوعیت کو اقتصادی رنگ میں پیش کریں یوں باہم متحارب اقوام ہماری امداد کی طالب ہوں گی اور اس طرح ہمارے قوانین کو بین الاقوامی قوانین کا درجہ حاصل ہو جائے گا اور اقوام عالم کے ماہرین و مشیروں کے زیر نگرانی اور محتاج ہوں گے۔ آج کی دنیا کی وہ قوت جو افراد کے ذہنوں اور شعور پر حکمرانی کرتی ہے وہ میڈیا ہے اور یہ قوت ہمارے پاس موجود ہے اور اسے ہمیں پوری طرح اپنے قابو میں رکھنا ہے۔ پریس ہماری بہت بڑی قوت ہے اور یہ قوت ہمارے پاس پوری طرح موجود ہے۔ پریس کے ذریعے ہم پس پردہ رہ کر تمام غیر یہود اقوام پر اچھی طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔ اپنے پریس ہی کے ذریعے ہم نے سونے پر قبضہ حاصل کیا ہے۔

نظریہ نمبر۳۔ دوسرا قانون جس میں یہودی اپنے علامتی سانپ کا دائرہ مکمل کرنا چاہتے ہیں، ان کے علامتی سانپ سے مراد گریٹر اسرائیل کا قیام ہے جو دریائے نیل سے فرات تک کے درمیانے علاقے پر محیط ہے۔ اس میں سعودی عرب، لبنان، اردن، ترکی اور عراق وغیرہ سب آ جاتے ہیں۔ ان کی قانون کی زبان کچھ یوں ہے۔ ہماری طاقت خوراک کی قلت پیدا کرنا اور مزدوروں میں زبوں حالی پیدا کرنا ہے کیونکہ اس کے سہارے ہم ان مزدوروں کو اپنی مرضی کا غلام بنا سکتے ہیں کیونکہ بھوک ہی وہ

چیز ہے جو سرمایہ دار کو مزدوروں پر بالا دستی ہے۔

نظریہ نمبر ۴۔ دنیا کو ہر لمحے ایک حاکم اعلیٰ کی ضرورت ہوتی ہے اور حاکم اعلیٰ کا منصب صرف اور صرف یہودیوں کے لئے ہی سجتا ہے کیونکہ یہی قوم اللہ کی منتخب قوم ہے۔ ہمیں تمام غیر یہودیوں کی تعلیم اس انداز میں مرتب کرنا ہے کہ ان کی قوت فیصلہ قطعی طور پر ختم ہو جائے وہ ہمارے ہی منتخب کئے ہوئے راستے پر چلیں۔

نظریہ نمبر ۵ یا قانون۔ ہمیں چاہئے کہ ہم تمام غیر یہودیوں کے ذہنوں سے اللہ کا تصور قطعی نکال دیں۔ ان کی جگہ مادی اقتصادی ضروریات اور حسابی اعداد وشمار ان کے ذہنوں میں بٹھا دیے جائیں۔ اس طرح ایک بے ضمیر، بے رحم اور بے حس معاشرہ جنم لے گا، جو ہمارے کاز کے لئے بہت ضروری ہے۔

نظریہ یا قانون نمبر ۶۔ عالمی سطح پر بہت بڑی بڑی اجارہ داریاں قائم کریں۔ دولت کے بڑے بڑے ذخائر قائم کریں، جن پر غیر یہودیوں کا انحصار (جیسے ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف وغیرہ) غیر یہودیوں کی صنعت و حرفت کی تباہی کے لئے ضروری ہے کہ ان کے لئے تعیشات کو فروغ دیں۔ ہم مزدوروں کی اجرتوں کی شرح کو بڑھاتے جائیں لیکن اس سے انہیں کوئی فائدہ نہ پہنچنے دیں اور ساتھ ہی ساتھ ان کی بنیادی اشیائے صرف کی قیمتوں میں اس سے زیادہ اضافہ کرتے چلے جائیں۔ ہمیں صرف مزدوروں کو خیر خواہی کا تاثر دینا ہے، خیر خواہی کرنا نہیں۔

نظریہ قانون نمبر ۷۔ تمام دنیا کی حکومتیں ہماری قرضہ دار ہوں اور تمام دنیا کا سرمایہ ہمارا ہو۔ ہمارے علاوہ تمام دنیا میں صرف ہمارے غلام کارکن اور مزدور ہوں اگر ان محنت کشوں کی آبادی میں چند کروڑ پتی افراد بھی ہوں تو وہ ہمارے ہی لوگ ہوں۔ پریس ایک بڑی اور اہم طاقت ہے جو پہلے ہی ہمارے ہاتھوں میں ہے۔

قانون یا نظریہ نمبر ۸۔ ہر چیز صرف ہمارے لئے سودمند، فائدہ دینے والی ہو۔ ہمیں مستقبل کے لئے ایسے فیصلے کرنا ہوں گے جو دوسروں کیلئے قطعی غیر معقول اور ناانصافی پر مبنی ہو گے۔ ہم اپنے قوانین کی تمام اہم نزاکتوں اور نکات سے بخوبی آگاہ ہیں، ہم کوئی ایسی کمزوری نہیں چھوڑیں گے جو ہمارا دشمن ہمارے خلاف استعمال کر سکے۔

یہودی قوانین سے صرف یہ چند اقتباسات نذر قارئین کئے ہیں انہیں پیش نظر رکھتے ہوئے ہم تمام عالمی تناظر کا جائزہ لے سکتے ہیں کہ آج عالمی سطح پر اسرائیل کس طرح ہر ترقی پذیر ملک کی ہی نہیں بلکہ ترقی یافتہ ممالک کی معاشی، اقتصادی پالیسیاں بنا اور چلا رہے ہیں۔ امریکہ جیسی سپر پاور جو بظاہر جمہوریت کی سب سے بڑی علمبردار بنی پھرتی ہے وہ بھی ان یہودی شکنجوں میں جکڑی ہوئی ہے۔ ان یہودیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہی امریکہ بہادر نے پہلے افغانستان پھر عراق کو اپنا زیر نگیں بنایا ہے۔ دراصل یہ سب کے سب اسرائیلی منصوبہ سازوں کے منصوبہ پر ہی عملدرآمد ہے۔ دنیا کا کون سا ملک ہے جو سینہ ٹھونک کر آج

یہ کہہ سکے کہ وہ کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی طرح ان یہودی سرمایہ کاروں کی زد سے بچا ہوا ہے یا ان کا مقروض نہیں ہے۔ یہ تو ایسی دیمک کے مانند ہیں کہ جس کو لگ جائیں اسے اندر ہی اندر کھوکھلا کرتے چلے جاتے ہیں اور ایک روز وہ مکمل طور پر کھوکھلا ہو کر ان کے قدموں میں گر پڑتا ہے۔ یہی ان کا مقصد اور یہی ان کا نظام تجارت ہے۔ ہمارے سوچنے سمجھنے کے لئے ان قوانین میں بہت کچھ ہے اگر اب بھی ہم ان کے دکھائے ہوئے سنہرے خواب دیکھتے رہے تو پھر ہمارا اللہ ہی حافظ ہے۔ اللہ کسی بھی قوم کو بار بار موقع نہیں دیتا۔ یہ اس کا نظام ہے۔ ہمیں جو موقع ملا ہے، اسے غنیمت جاننا چاہئے اور ہمیں یہودی سازشوں سے ہوشیار ہو کر اپنے بچاؤ کا معقول بندوبست کر لینا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ ہمارے پاس کرنے اور کہنے کو کچھ نہ رہے۔

(از روزنامہ ''جنگ'' لاہور مورخہ ۱۳ رنومبر ۲۰۰۸ء)

دو دل آزار کتابیں

دنیا کی بڑی طاقتوں کے اعلیٰ سراغ رساں اداروں کے اشتراک سے شائع ہونے والا انتہائی دل آزار ناول اے جی کونیل کے نام سے چند سال قبل لندن سے شائع ہوا تھا جس کا نام ''دی مہدی'' ہے اس میں ایک فرضی یا جعلی مہدی کا ایک فرضی قصہ بیان کیا گیا ہے جو ایک برطانوی ایجنٹ ہے وہ پندرہ سال مسلمان بن کر سرزمین عرب کے ایک غار میں عبادت کرتا ہے اور موجودہ ٹیکنالوجی کے ذریعہ اسے باور کرایا جاتا ہے کہ وہی وہ مہدی (نعوذ باللہ) ہے جس کا اسلامی دنیا انتظار کر رہی ہے اور حج کے موقع پر قربانی کے دن فضا سے لیزر شعاعیں میدان منیٰ میں اس کی قربانی ہی کو نہیں خود اس کو بھی جلا کر راکھ کر دیتی ہیں۔

ایک دوسری کتاب ایلن ولیز کی جس کا نام "The Holy of Holies" ۱۹۸۶ء میں برطانیہ سے شائع ہوئی جس میں اسلام کی تعمیر نو کو دور ظلمات کہا گیا ہے اور زمین کے بسنے والوں کو اس سے نجات دلانے کا منصوبہ پیش کیا گیا ہے امریکہ اور یورپی طاقتوں کی جانب سے پانچ جنگی

جہاز جن میں ایٹم بم موجود ہوتے ہیں اڑتے ہی اور عین حج کے موقع پر حرم شریف کا چکر لگاتے ہیں اور حجاج کرام کو باری باری یہ ٹیپ سناتے ہیں۔

''اللہ اکبر، اللہ اکبر، میں علی بول رہا ہوں۔ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرتو علی میں ہی تو مہدی موعود ہوں۔ اللہ تم سب سے سخت ناراض ہے تم نے اللہ اور ارکان اسلام کا مذاق اڑا رکھا ہے۔ مشرک، حریص اور بے ایمان ہو چکے ہو، اللہ نے تم سب کو سزا دینے کا فیصلہ کر لیا ہے'' یہ کہتے ہی پانچوں جہاز ایٹم بم گراتے ہیں جس سے (نعوذ باللہ) بیت اللہ شریف حرم شریف اور پورا شہر مکہ گیس بن کر غائب ہو جاتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) تیس لاکھ حجاج میں سے لاکھوں آناً فاناً موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں اور لاکھوں شدید زخمی ہوتے ہیں اور اس طرح اسلام کی تجدید نو کی تحریک کا نہ صرف قلع قمع ہو جاتا ہے بلکہ عرب دنیا کی تیل کی دولت پر بھی مغربی طاقتوں کا قبضہ ہو جاتا ہے اور اسلامی دنیا چند روز احتجاج کرنے کے بعد خاموش ہو جاتی ہے۔ ان کتابوں سے دشمن کے ارادوں کا پتا چلتا ہے کہ یہ وہ طریقے ہیں جن سے اسلامی دنیا کی قوت برداشت کا اندازہ لگانا مقصود تھا۔ ۱۴۰۰ھ میں حرم شریف میں جو کچھ ہوا اور اس کے بعد ۱۴۰۷ھ اور ۱۴۰۹ھ میں حج کے موقع پر جو کچھ ہوا وہ دشمن کی بڑی کارروائیوں کا پیش خیمہ تھا۔

ان واقعات سے ایک چیز ظاہر ہے کہ اسرائیل کی حکومت کا

وجود میں آنا حد درجہ اہمیت کا حامل ہے یہودی، خروج، دجال کے منتظر ہیں اور عیسائی حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے۔ عیسائی دنیا میں ۱۹۸۱ء سے حضرت مسیحؑ کی آمد کا شور وغل ہے۔ لائیڈ آف لندن کی ایک انشورنس پالیسی کے تحت یہ اعلان ہوا ہے کہ حضرت مسیح آئندہ ۸۰ سال میں نازل ہوئے تو ان کی خدمت میں تین لاکھ پونڈ پیش کیے جائیں گے۔

(''نوائے وقت'' لاہور مؤرخہ ۱۳ نومبر ۱۹۸۱ء)

یہودیت اور عیسائیت پر اسلامی انقلاب کا خوف

پہلی جنگ عظیم کے دوران عالمی یہودی کانگریس کے صدر ڈاکٹر ناہم گولڈ مین نے برطانوی سیکرٹری خارجہ لارڈ بالفور کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ ''ہم اپنے وطن کے طور پر فلسطین کے علاوہ کسی بھی دوسرے علاقہ کو قبول نہیں کریں گے۔ فلسطین نہ صرف یورپ، افریقہ ایشیا کے سنگم پر واقع ہے بلکہ مرکز عالم ہے اور آئندہ یہی عالم سیادت و سیاست کا مرکز بنے گا'' پس ۲ نومبر ۱۹۱۷ء کو بالفور ڈیکلیریشن کا اعلان ہوا جس کے تحت فلسطین کو یہودیوں کا وطن بنا دیا گیا جس کا ڈرافٹ لارڈ بالفور اور اسرائیلی حکومت کے پہلے صدر ڈاکٹر ویزمین نے مل کر تیار کیا تھا۔ اس کے بعد یہودیوں نے اپنی عالمگیر حکومت کے قیام کی کوشش کرنا شروع کر دیں امریکی صدر روز ویلٹ کے ایک یہودی دوست جیمز واربرگر نے ۱۷ فروری ۱۹۵۱ء کو نہایت دلیری سے امریکی سینٹ میں اعلان کیا تھا کہ کوئی پسند کرے یا نہ

کرے اب یہود کی عالمی سلطنت قائم ہو کر رہے گی۔ سوال صرف یہ باقی رہ گیا ہے کہ یہ عالمی سلطنت باہم رضامندی سے وجود میں آئے گی یا بذریعہ جنگ۔ ۱۶ جنوری ۱۹۶۲ء کو رسالہ ''لائف مین'' اسرائیلی وزیراعظم ڈیوڈ بنگورین کا یہ انٹرویو شائع ہوا تھا'' میں ۱۹۸۷ء اور اس کے بعد کے عالمی نقشہ کا ہلکا سا تصور آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ ۱۹۷۷ء تک دنیا میں سرد جنگ ختم ہو جائے گی اور روس میں شخصی آزادی اور معیار زندگی بلند کرنے کی تحریک چلے گی جس کے نتیجہ میں روس میں جمہوریت کا آغاز ہو گا۔ مشرقی اور مغربی یورپ آپس میں مل جائیں گے روس کے علاوہ تمام ممالک ایک عظیم عالمی اتحاد میں شامل ہو جائیں گے جن کی اپنی بین الاقوامی پولیس ہو گی دوسری تمام فوجی طاقتیں ختم کر دی جائیں گی اس کے بعد یروشلم میں حقیقی اقوام متحدہ قائم ہو گی اور یہودی پیشوا عیسائیہ کی پیشینگوئی کے مطابق یہ سپریم کورٹ کا کام کرے گی اور انسانیت کی آخری عدالت ہو گی''۔

جرنل آف فارن افیرز مئی ۱۹۵۵ء میں امریکہ کے سابق صدر رچرڈ نکسن نے اپنے ایک مضمون میں لکھا تھا کہ اسلامی بیداری کی لہر نہ صرف مغرب بلکہ روس کے لئے بھی شدید خطرہ ہے لہٰذا دونوں طاقتیں مل کر اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے سوچیں تا کہ طاقت کا توازن ہمارے حق میں رہے'' جب امریکہ اور روس کے درمیان تخفیف اسلحہ پر رضامندی ہوئی تو رچرڈ نکسن نے لکھا کہ یہ مفاہمت مبارک ہو مگر اب مسلمانوں کی خبر لو تا کہ

ان میں اسلامی نقلاب جو جڑیں پکڑ رہا ہے اس کا علاج ہوتا کہ آئندہ چل کر یہ دونوں بڑی طاقتوں کے لئے پریشانی کا سبب نہ بنے۔

۱۰ جنوری ۱۹۸۸ء کے ڈیلی میل سنڈے میں ایک برطانوی صحافی مس جیولی چیر چل نے لکھا تھا ’’کہ اب وائیٹ ہاؤس میں بیٹھنے والے ذمہ دار اصحاب بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ بین الاقوامی طاقتوں کو بیس سال کے اندر امن عالم کے دشمن نظریہ اسلام کے چیلنج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ۱۹۸۸ء کے انٹرنیشنل ہیرلڈ ٹریبیون کے ایک مضمون نگار نے مسیحی برادری کو وارننگ دی ہے کہ مسلمانوں کی جنگجو روح پھر بیدار ہو رہی ہے یورپ اور امریکہ خوش ہیں کہ ان کا اسلحہ دھڑا دھڑ فروخت ہو رہا ہے اور وہ خوب دولت کما رہے ہیں لیکن مسلمانوں کی باہمی خونریزی چاہے ایران، عراق جنگ کی شکل میں ہو یا جہاد افغانستان کی شکل میں لہو گرم رکھنے کا صرف ایک بہانہ ہے ان کے ختم ہوتے ہی مسلمان اسرائیل کی طرف متوجہ ہوں گے اور پھر یورپ کی باری آجائے گی۔ ویسے بھی مسلمان یورپ کے ایک بڑے حصہ پر حکمرانی کر چکے ہیں مسلمانوں کے لئے جنگ کوئی خطرناک چیز نہیں، جبکہ یورپ اور امریکہ دل میں جنگ کے تصور سے بھی خائف ہیں‘‘۔

لندن اکانومسٹ جنوری ۱۹۹۱ء کی ایک اشاعت میں ایک پادری اور مسلمان کا فرضی مکالمہ شائع ہوا جس میں مغربی اقوام کو مستقبل میں مسلمانوں کے ممکنہ خطرہ کے تدارک کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ فروری ۱۹۹۱ء کے پہلے ہفتے کے نیوز ویک میں ہے کہ جب اٹلی کے وزیر خارجہ

سے دریافت کیا گیا کہ وارسا پیکٹ کے بعد نیٹو کو باقی رکھنے کا کیا جواز ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ مستقبل میں اسلامی قوتوں کے ابھرنے کا شدید خطرہ ہے اس لئے اسکو باقی رکھنا ضروری ہے۔

''ٹائم میگزین'' نے امریکہ کے تین کھرب ڈالر کے دفاعی بجٹ کا یہی جواز پیش کیا ہے کہ روس کے پس منظر میں چلے جانے کے باوجود اسلامی قوتوں کا شدید خطرہ منڈلا رہا ہے۔ جس کے لئے دفاع کی ضرورت ہے''۔

مستقبل شناسوں کی پیشینگوئیاں

کیرو نے اپنی مشہور کتاب ''کیرو کی عالمی پیشینگوئیاں'' میں آخری جنگ عظیم کو Arma Geddon کا نام دیا ہے۔ یہ تیسری اور آخری جنگ عظیم کب ہو گی اس کا سن نہیں بتایا لیکن علامات کا ذکر کیا ہے۔ ملاحظہ کیجئے۔

''یہ ایکواررین ایج (Aquarianage) ہے جس میں عورت اپنی انتہائی اہمیت حاصل کر لے گی اور مرد کو پیچھے چھوڑ جائے گی کوئی شعبہ حیات ایسا نہ رہے گا جس میں عورت موجود نہ ہو۔ اسرائیل میں یہودیوں کی واپسی کے بعد کسی وقت بھی آرمیگاڈان لڑی جائے گی اور جنگ ایسی بھیانک اور اس قدر ہلاکت خیز ہو گی کہ انسان تمام سابقہ جنگوں کو بھول جائے گا۔ فلسطین اور قرب و جوار کے تمام علاقہ زرخیز اور متمول ترین حصہ بن جائیں گے۔ یہاں پر قیمتی دھاتیں اور نہ ختم ہونے والے ذخائر دریافت ہوں گے ہر ایک کی

للچائی ہوئی نظریں اس خطہ زمین پر پڑیں گی۔ اسرائیل کی توسیع پسندی کو دیکھ کر مسلمان ممالک روس کے ساتھ مل کر فلسطین پر دوبارہ قبضہ کرنا چاہیں گے اس جنگ میں اسرائیل اور عیسائی فریق مخالف ہوں گے اور یہ جنگ آرمیگاڈان میں تبدیل ہو جائے گی جو فلسطین کے درمیان میں لڑی جائے گی۔ تمام مسلم ممالک روس کے ساتھ ہوں گے کثیر تعداد میں تاتاری اور چینی بھی روس کا ساتھ دیں گے۔ پھر ایک سو سال تک کوئی جنگ کی بات نہ کرے گا۔ پوری دنیا کا ایک مذہب ہو جائے گا۔ پوری دنیا میں امن ہو گا۔ ایک حکومت ہو گی جس کا ہیڈ کوارٹر مشرق وسطیٰ میں ہو گا"۔ کیا یہ پیشنگوئی حضرت امام علیہ السلام کے زمانہ سے متعلق نہیں ہے؟

"روس برطانیہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گا"

سابق صدر امریکہ رونالڈ ریگن نے کئی مرتبہ اپنے اس عقیدہ کا اظہار کیا کہ عظیم بین الاقوامی تنازعہ "آرمیگاڈان" کی بابت انجیل مقدس میں پیشنگوئی اگلے چند عشروں میں درست ثابت ہو سکتی ہے۔ ۱۹۸۳ء میں "امریکی اسرائیل افیرز کمیٹی" کے ایک رکن سے کہا "مجھے عہد نامہ عتیق کے تمہارے پیغمبروں اور ان علاقوں سے دلچسپی ہے جو "آرمیگاڈان" کی پیشنگوئی کرتے ہیں اور کبھی کبھی میں حیران ہو جاتا ہوں کہ کہیں ہم ہی تو وہ نسل نہیں جو اسے وقوع پذیر ہوتے دیکھیں۔ عہدنامہ قدیم (Old

(Testament) کے دانیال نبی کے باب ۱۲ آیت نمبر ا کے شارح لکھتے ہیں کہ ''عالم کے پرآشوب دور میں بحر و بر میں ایسا شدید فساد برپا ہوگا کہ تاریخ انسانی نے اس سے قبل کبھی نہیں دیکھا ہوگا (جنگ عظیم آرمیگاڈان کی طرف اشارہ ہے)۔

بہت سے پیغمبروں نے فرمایا ہے کہ ''یہودی قوم تباہ و برباد ہوکر بھٹکتی پھرے گی اور آخر زمانہ میں ایک بار اکٹھی ہوکر بحیثیت ایک قوم ابھرے گی''۔ (کیا ایسا نہیں ہو چکا)۔ حضرت دانیال فرماتے ہیں کہ مشرق وسطیٰ میں آگ بھڑکے گی اور تمام دنیا اس کی لپیٹ میں آ جائے گی اور تاریخ انسانی میں یہ خطرناک ترین وقت ہوگا جب دجال ظاہر ہوگا'' حضرت اسحاق کی پیشینگوئی ہے کہ ''اسرائیل دجال کے ساتھ معاہدہ پر دستخط کرے گا اور یہی ابتدا ہوگی انتہا کی'' جناب جون جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری تھے فرماتے ہیں کہ ''دنیا کے آخری زمانے میں چین زبردست فوج کے ہمراہ مشرق وسطیٰ کی جانب بڑھے گا اور مشرق و مغرب کا یہ آخری معرکہ ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ''دنیا کے آخری دور میں جلدی جلدی انقلابات آئیں گے اور جنگیں عظیم سے عظیم تر ہوتی چلی جائیں گی اور آخری دنوں میں قدرتی آفات کا سلسلہ بڑھ جائے گا'' (کیا اس زمانہ میں ایسا نہیں ہو رہا)

حضرت اسحاق علیہ السلام نے فرمایا ''کہ انسان جب فضا میں کثافت پیدا کرے گا تو اس کو اس کی سزا دی جائے گی'' (اسی زمانہ میں

فضا میں کثافت کا کتنا شور مچ رہا ہے)۔

جارج برنارڈ شا نے تقریباً ۸۰ سال قبل پیشینگوئی کی ہے کہ ''دنیا کے مستقبل کا مذہب اسلام ہے وجہ اس کی توانائی ہے وہ زندگی کے بدلتے ہوئے ادوار کے تمام تقاضے اچھی طرح پورے کر سکتا ہے۔ بنی نوع انسان کے تمام مسائل حل کر سکتا ہے۔ امن و آشتی اور فارغ البال دنیا کو دے سکتا ہے۔ فلسفہ اور سائنس کی ترقی کو جذب کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اگلے سو سال میں انگلستان ہی نہیں پورا یورپ اسلام کی آغوش میں آ جائے گا اور انگلستان کا شاہی خاندان اسلام قبول کرے گا''۔

ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور فرماتے ہیں کہ ''وہ دن دور نہیں جب اسلام ہندومت پر غالب آ جائے گا اور ہندوستان میں ایک ہی مذہب ہو گا۔ اسلام دنیا کے مذاہب میں سب سے بڑا مذہب ہے۔ اسلام کا پیغام پوری دنیا کے لئے ہے دنیا کا امن و سکون اس پیغام ربانی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ وقت دور نہیں جب قرآن اپنی عملی صداقتوں اور روحانی کرشموں سے سب کو اپنے اندر جذب کر لے گا'' (رسالہ مولوی رمضان ۱۳۶۴ ہجری)

حضرت شاہ ولی نعمت اللہ بخاری کا قصیدہ کے اس شعر پر جس میں وسیع پیمانے پر تحریف و تبدیلی کر دی جس کے اس قصیدہ کے اس شعر پر وائسرائے ہند لارڈ کرزن نے قصیدہ کی ضبطی اور عدم طباعت کا حکم دیا تھا یہ قصیدہ اب ناپید ہے۔ شعر یہ ہے:

بعدازاں گیر د نصاریٰ ملک ہندویان تمام
تاصدی حکمش میان ہندوستان پیدا شود

کرزن نے کہا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ صرف ایک سو سال ہندوستان پر ہماری حکومت رہے قصیدہ میں ہے کہ سو سال بعد ہندوستان دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ دوسری جنگ عظیم جس میں ایٹم بم گرائے گئے۔ شاہ صاحب نے ایٹم بم کو "کوہ غضب" کے الفاظ سے تعبیر کیا ہے۔ اسی قصیدہ میں فرمایا گیا ہے کہ "مسلم ممالک مجتمع ہو کر ہندوستان فتح کر لیں گے" پھر "ایک قیامت خیز زلزلہ آئے گا اور تیسری جنگ عظیم شروع ہو جائے گی جس میں مہلک ترین اسلحہ استعمال ہوگا روس انگلستان کو تباہ کر دے گا (لندن کا برج چونکہ "جوزا" ہے اس لئے دشمن کے ہوائی حملہ سے تباہی ہوگی)۔

"جب سارے عالم کے باطل سے لڑنے والے صرف مٹھی بھر حق پرست رہ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اسلام کی مدد فرمائے گا اور ایک نئی تازہ دم قوم کفر و شرک کی صفوں سے نکل کر حلقہ بگوش اسلام ہو کر اس خلا کو پورا کرے گی۔ دین اسلام کے تمام بدخواہ ختم کر دیئے جائیں گے۔ یہودیت و نصرانیت کا خاتمہ ہو گا۔ اس وقت مشرق سے دجال ظاہر ہو گا۔ یہود و نصاریٰ اس کے لشکر کے ساتھ ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے دجال کو قتل کیا جائے گا۔ اس زمانہ میں ماہ ذی الحجہ میں حج کے موقع پر حضرت مہدی علیہ السلام نمودار ہوں گے۔ ان کے ظہور کی خبر پوری دنیا میں پھیل جائے گی پھر حکومت مستحکم اور دین کو زینت ہوگی یہ وارداتیں

اپنی جانب سے نہیں لکھ رہا اللہ تعالیٰ کے رازوں کو دیکھ رہا ہوں"۔

اب ہم ناسٹرڈیمس کی آخری جنگ عظیم کے متعلق پیشینگوئی لکھتے ہیں کہ یہ جنگ ۱۹۹۹ء میں ہوگی۔ اس تیسری اور آخری جنگ عظیم سے نصف کرۂ شمالی زیادہ متاثر ہوگا۔ پوری دنیا جوہری لپیٹ میں آجائے گی۔ دو بڑی عالمی طاقتوں کے اتحاد کے بعد یہ جنگ ہوگی۔ اس جنگ کے بعد نسل انسانی کا کچھ حصہ بچ رہے گا جس کے بعد اس کے نئے دور کا آغاز ہوگا۔ جب ۲ ستمبر ۱۹۹۹ کو مشتری اور زحل کا قیران ہوگا تب یہ جنگ ہوگی۔ پاپائے روم اپنا مسکن بدل دے گا ایک مسلم عرب فاتح نہ صرف پورے یورپ کو فتح کرے گا بلکہ پورے عالم میں مذہب اسلام کا پرچم گاڑ دے گا۔ اسلامی افواج روم پر قبضہ کرلیں گی۔ پوپ جلاوطنی میں وفات پائے گا۔

مصر میں خوفو کے عظیم اہرام سے خفیہ دستاویزات برآمد ہوئی ہیں جن کو ڈیوڈ ڈیوڈسن اپنی کتاب موسومہ "اہرام مصر کے روحانی پیغام" میں جمع کی ہیں جو ہزاروں سال تک کے واقعات پر محیط ہیں۔ ان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخ ولادت۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت و وصال۔ جنگ عظیم اول و دوم کے شروع اور خاتمہ کے سال۔ جرمنی کا دو حصوں میں تقسیم ہونا، ہندوستان کا آزاد ہونا اور دو مملکتوں کا قائم ہونا، یہودیوں کی ریاست کا قیام، ایران اور عراق کے درمیان جنگ ہونا، ترقی کی انتہا، پھر کرۂ ارض پر ہولناک جنگ کا ہونا کہ بیشتر جاندار صفحہ ہستی سے نابود ہو جائیں گے اس جنگ میں مہلک ترین اسلحہ

استعمال ہوگا۔ تمام ممالک اس میں حصہ لیں گے۔ برائے نام لوگ زندہ بچیں گے جو ایک نئے دور کا آغاز کریں گے جن کی رہنمائی ایک روحانی شخص کرے گا۔ یہ تبدیلیاں ۲۰۰۰ء تک رونما ہو جائیں گی اور اکیسویں صدی عیسوی میں مکمل روحانیت کا عہد ہوگا۔

کتاب Unless Peace Comes (جب تک امن قائم نہ ہو) از نکل کالڈر مطبوعہ لندن میں۔ اسلحہ کے ماہرین اور سائنسدانوں کی رپورٹیں پیش کی ہیں۔ اس کتاب کے مطابق اگر عالمی رہنما کوئی امن سمجھوتہ نہ کر سکے تو اس صدی کے خاتمہ سے پہلے ہی تیسری عالمگیر جنگ کا ہونا لازمی ہے۔

یورپ اور امریکہ اس آخری جنگ کے تصور سے بھی سخت خائف ہیں امریکہ نے دنیا کو پہلے ایٹم بم کا تحفہ دیا اور اب نیو ورلڈ آرڈر کا تحفہ دیا ہے جس کی بنیاد لوٹ کھسوٹ، قتل و غارتگری، شدید بمباری، اپنی اجارہ داری، دہشت گردی پر مبنی ہے جو انسانیت، انصاف، تہذیب اور شائستگی سے عاری ہے۔ اسلام دشمنی اس کا وطیرہ اور اسلام اور مسلمانوں کو نابود کرنا اس کا عمل۔ اسے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ دنیا کے تمام غیر فطری نظام امن بحال کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں۔ تمام ورلڈ آرڈر بیکار ثابت ہو چکے ہیں۔ اب تو اسلامی ورلڈ آرڈر جو قادر مطلق خداوند تعالیٰ نے دیا ہے، اس کی حجت آخر کے ذریعہ اس دنیا پہ چلے گا جس سے انسانیت ظلم و جور سے چھٹکارا پا کر امن وسکون حاصل کرے گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو وہ عہد اسلامی دیکھنا نصیب کرے۔ آمین!

موجودہ دور کے
نجومیوں کی پیشینگوئیاں

یہ پیشین گوئیاں ''السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا'' بمبئی مورخہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۶۱ء، ۱۴ر جنوری ۱۹۶۲ء اور ۲۱ جنوری ۱۹۶۳ء میں شائع ہوئی ہیں جن کا ترجمہ حسب ذیل ہے:

مشہور و معروف ماہر علم نجوم ''مسٹر پیٹر ہوف مین'' نے آٹھ سیاروں کے اجتماع سے جو ۱۹۶۲ء میں ہوا تھا اس کے متعلق کہا کہ یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ اس قِران سے روئے زمین پر عجیب و غریب واقعات ظاہر ہوں گے ممکن ہے ان واقعات کے اثرات طبعی نہ ہوں لیکن ایک خاص واقعہ لازمی ظہور پذیر ہو گا جو فکر انسانی میں انقلاب برپا کر دے گا۔ ان آنے والے واقعات میں انسان کی بھلائی کی بہت سی باتیں ہیں جو یقیناً چونکا دینے والی ہیں ان میں سے سب سے اہم ایک ایسی ہستی کی آمد ہے جس کا مدت سے انتظار کیا جا رہا ہے۔ یہ منتظر اور معلم

انسانیت خداداد صلاحیتوں کا مالک ہوگا اور ایسی ہستی ہوگا جو خداوند عالم کی جانب سے ۱۴۰۰ھ یا ۲۰۰۰ء سال سے زمین پر نہیں بھیجی گئی۔ یہ ایک عظیم سائنسدان ہوگا جو مذہب کو تمام برائیوں سے پاک کردے گا۔ یہ عجیب و غریب قِران آنے والے عظیم پیشوا کی آمد کا پیش خیمہ ہے جو اس موجودہ دنیا کی دکھی اور پریشان حال انسانیت کے لئے رحمت الٰہی ثابت ہوگا۔

جناب سی ایم بیلنس جوہنسبرگ نے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ اس قِران کے متعلق مختلف جگہ بہت سی پیشین گوئیاں ملتی ہیں مگر میرا خیال ہے کہ دراصل یہ قران پیش خیمہ ہے کسی نئے معلم انسانیت کی آمد کا خواہ وہ پیدا ہو یا وہ پہلے ہی پیدا ہو چکا ہو بلکہ اس وقت صرف اپنی آمد کا اعلان کرے گا۔

جناب چارلس ای او کارٹر اسٹرولجر نے فرمایا کہ میں محسوس کرتا ہوں کہ اب آنے والا ایک عظیم سائنسدان ہوگا۔

جناب بلرام ڈی پتھا والا کے الفاظ یہ ہیں کہ اب وہ وقت آ چکا ہے کہ آنے والا بادشاہ آئے اور پریشان حال انسانیت کو مصائب سے نجات دلائے یہ اللہ کا بھیجا ہوا ''یوگی'' اپنے اثر اور نفوذ کے لحاظ سے عالمگیر ہوگا اور اس کی یہ قوت ۱۹۷۲ء تک مکمل ہو جائے گی پھر اس کے بعد مادیت کا خاتمہ شروع ہوگا اور انسان رفتہ رفتہ دوبارہ روحانیت کی طرف مائل ہونے لگے گا۔

جناب سی ایم گھوش اپنی کتاب ''دی ڈان آف دی ڈارک

انجز (The Dawn of the Dark Ages) کے صفحہ نمبر ۹۸ پر لکھتے ہیں کہ جب کیچڑ میں رہنے والا مگر مچھ یا کانگو کا علاقہ ایک سنت کو جنم دے سکتا ہے تو آنے والا بھی ضرور مذہب کو دوبارہ زندہ کر سکتا ہے۔ چنانچہ میرے خیال میں یہ خدا رسیدہ اور خدا فرستادہ یا تو عیسائیت کا احیاء کرے گا اور یا کوئی ایسا مذہب جاری کرے گا جو حقیقی عیسائیت سے ملتا جلتا ہوگا۔ یہ خدا پرست آمیزن کے طاس میں پیدا و ظاہر ہو سکتا ہے اور انڈونیشیا کے گھنے جنگلات میں بھی۔

جناب کرسیول امریکہ کے مشہور مستقبل شناس نے پیشین گوئی کی ہے جس کا ترجمہ "داستان" ڈائجسٹ ماہ جولائی ۱۹۷۲ء میں شائع ہوا کہ آئندہ دس برس روئے زمین پر بسنے والے افراد کے لئے ہلاکت، تباہی، بربادی، تخریب اور شکست و ریخت کا پیغام لائیں گے نوع انسانی پر ارض و سماوی تباہیاں نازل ہوں گی۔ زمین آگ اگلے گی۔ کرۂ ارض کے سخت اور ٹھوس خول کو پھاڑ کر تباہی کے عفریب چنگھاڑتے ہوئے ابل پڑیں گے۔ سمندروں کی تہوں سے آگ کے شعلے اور فوارے پھوٹیں گے آسمان سے زہریلی گیس دنیا کو ڈھک لے گی۔ دوسرے سیاروں کی مخلوق زمین کو اپنا مسکن بنائے گی۔ سیارے آپسمیں ٹکرا کر رات کو دن کی طرح روشن کر دیں گے اور دن میں سورج کی روشنی سیاروں کے ٹکراؤ سے پیدا ہونے والی ایٹمی آگ سے ماند پڑ جائے گی۔ زمین کی زہریلی گیس تمام سبزیوں اور ترکاریوں کو زہر آلود بنا دے گی اور ایک پورا جیتا جاگتا شہر تین دن میں شہر

خموشاں بن جائے گا نہ انسان باقی رہے گا اور نہ جانور پھر اس مردہ شہر کے مردوں کو ٹھکانے لگانے کے لئے ایٹم بم سے تباہ کر دیا جائے گا۔ سمندروں میں ایسے طوفان اٹھیں گے کہ آج تک کے تمام طوفان ہیچ رہ جائیں گے۔ ایشیا، آسٹریلیا اور جاپان میں سمندری طوفان سے کروڑوں افراد موت کے منہ میں چلے جائیں گے۔ نت نئی قسم کی بیماریاں اور وبائیں ہندوستان سے پھیلیں گی اور کروڑوں افراد لقمۂ اجل بن جائیں گے۔ انسان انسان سے نفرت کرے گا۔ قحط ایسا پڑ گا کہ والدین اپنے بچوں کو اور طاقتور کمزوروں کو کھائیں گے۔ ہر ملک میں بڑی بڑی شخصیتوں کو قتل کیا جائے گا۔ زمین اپنے مدار سے ہٹ جائے گی۔ لوٹ مار اور قتل و غارت عام ہو جائیں گے اور انسان ان سختیوں کو نہ جھیل سکے گا۔ ۱۹۸۰ء سے آگے دس سال کے لئے مجھے افسوس ہے کہ نوع انسانی کے لئے کوئی خوش آئند پیشگوئی نہیں کر سکتا۔ بہر حال آنے والے خطرات سے آگاہ کر دیا ہے۔

دنیا کے سو نجومیوں کا متفقہ فیصلہ

جو اخبار لیڈر کراچی مؤرخہ ۲۲ر ستمبر ۱۹۷۲ء میں شائع ہوا اس تاریخ کو جاپان، ساؤتھ کوریا، ہانگ کانگ، ہندوستان اور دیگر ممالک کے سو مستقبل شناس سیول کوریا میں جمع ہوئے وہ سب جن چند باتوں پر متفق ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ ۲۰۲۰ عیسوی میں ایک مقدس اور پاکیزہ انسان ظاہر ہوگا جو حضرت عیسیٰؑ سے بے حد مشابہ ہوگا ممکن ہے اس کے ظہور کی جگہ کوریا ہو۔

امریکی روحانی خاتون جین ڈکسن کی آج تک جس قدر پیشینگوئیاں ہوئی ہیں تقریباً نوے فیصد درست ثابت ہوئی ہیں۔ ان کی مشہور پیشینگوئیوں میں ویت نام کی جنگ، صدر کینڈی کی موت، صدر سوئیکارنو کی معزولی، نہرو اور گاندھی کی موت، کمیونسٹ چین کا عالم وجود میں آنا وغیرہ ہیں۔ ان کی پیشینگوئیوں کی کتاب موسومہ ''جین ڈکسن کی پیشینگوئیاں'' میں تحریر ہے کہ ۱۹۶۸ء میں اسلحہ کی دوڑ تیز ہو جائے گی۔ مگر امریکہ کو انتہائی خرابیوں سے دوچار ہونا پڑے گا روس سب سے پہلے

۱۹۷۰ء تک انسان کو چاند پر اتار دے گا۔ چین روسی سرحدوں پر حملہ آور ہوگا۔ روس امریکہ کا حلیف بن جائے گا۔ چین مستقبل میں جراثیمی جنگ چھیڑے گا۔ تیسری عالمی جنگ ۱۹۸۱ء سے شروع ہوگی جس کا سلسلہ بیس سال جاری رہے گا۔ چین کی مشہور پیشگوئی یہ ہے کہ ۵/فروری ۱۹۶۲ء کو صبح سات بجے مشرق وسطی میں ایک کسان کے گھر ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو ساری دنیا میں انقلاب لائے گا اور اس پر حکومت کرے گا۔ اس بچے کی آنکھوں میں علم و ہنر کے خزانے پوشیدہ ہیں چنانچہ یہ بچہ دنیا میں انقلاب کا باعث بنے گا اور موجودہ صدی کے آخر میں ساری دنیا کو ایک واحد عقیدہ پر متحد کرے گا اس بچہ کے ذریعہ نیا مذہب عالم وجود میں آئے گا جو خدائے تعالیٰ کی دانائی اور حکمت کا سبق دے گا اور سب لوگ اس پر ایمان لائیں گے۔ دنیا کو اس عظیم شخص کی روحانی قوت کا احساس ۱۹۸۰ء تک ہو سکے گا اور اس کے بعد آنے والے دس سالوں میں دنیا کی حالت بالکل بدل جائے گی۔ ۱۹۹۹ء تک وہ بہت زیادہ طاقتور ہو جائے گا اور دُنیا کے لوگ اس بیان کی صداقت سے آگاہ ہو جائیں گے اور جس امن کی دنیا کو تلاش ہے وہ ۱۹۹۹ء تک قائم ہو سکے گا لیکن اس وقت لوگوں میں ایک روحانی انقلاب آ چکا ہوگا۔ امریکہ کو چین سے لڑنا پڑے گا۔ روس اور چین کی جھڑپیں شدید نہ ہوں گی مگر امریکہ اپنے عیش و عشرت کی فراوانی کی وجہ سے بے حد تباہ ہو جائے گا اور جنگ کی وجہ سے بکثرت افراد مر جائیں گے آخرکار ایک مقدس شعلہ نمودار ہوگا جو دنیا کے لئے پیغام رحمت بنے گا اور

دنیا کے لئے مکمل امن کا سبب ہو جائے گا۔ جین ڈکسن کہتی ہیں کہ ۱۹۸۰ء کے بعد بلاخیز زمانہ نظر آتا ہے مگر اس لڑکے کی طاقت میں روز افزوں اضافہ ہی ہوتا چلا جائے گا اور ۱۹۹۹ء میں وہ تمام روئے زمین پر امن قائم کر دے گا اور عالمگیر حکومت کا سربراہ بن جائے گا۔ ہمارے خیال میں جین ڈکسن نے جس بچہ کی پیدائش کا ذکر کیا ہے اس سے مراد سید حسنی ہوں اور ان کی ارتقا درحقیقت حضرت امام العصرؑ کے لئے ہی ہے اور عمر بھی تقریباً چالیس سال ہوگی۔

جین ڈکسن کی ایک اور پیشگوئی ۲۳ ستمبر ۱۹۷۰ء کے ''اخبار جہاں'' میں شائع ہوئی تھی۔ وہ کہتی ہیں کہ مجھے اپنے وجدانی علم سے نظر آ رہا ہے کہ ۲۰۰۰ء میں چینی اور منگول افواج مشرقِ وسطیٰ پر مسلسل حملے کر رہی ہیں اور دریائے اردن کے مشرق میں انتہائی طویل اور تباہ کن جنگ ہو رہی ہے۔ مشرق کی مغرب کے خلاف شدید جنگ ہو گی اس جنگ میں مشرق وسطیٰ کا شدید نقصان ہو گا اور مجھے یقین ہے کہ مشرق وسطیٰ افریقہ اور لاطینی امریکہ میں بھی مستقبل میں خوفناک مسلح تصادم ہوں گے مجھے یہ بھی نظر آ رہا ہے کہ نیویارک کی سیاسی مشین امریکہ میں بے پناہ مذہبی اور معاشرتی طوائف الملوکی پیدا کر کے ایک آنے والے دجال مسیحی کے لئے زمین تیار کر رہی ہے جس کا ظہور بہت قریب ہے یہ دجال پورے عالم کا علم اغوا کر کے سیاسی اور مذہبی فلسفیانہ نظریات کا ایک انتہائی پرکشش ملغوبہ تیار کر کے کرۂ ارض کی مختلف آبادیوں کے ایمان باللہ والے افراد کو اذیت

ناک اور شدید بحران کے بھنور میں ڈال دے گا۔ اس کے اثرات عالمی پیمانہ پر ہوں گے اور یہ عالمی حکومت کا پیشرو ہوگا جس کا امریکہ اور دنیا کی کرپٹ حکومتیں خوش آمدید کہیں گی۔ مگر میں یہ بھی دیکھ رہی ہوں کہ ۱۹۶۲ء میں مشرق وسطیٰ کا فرزندِ خلیل پیدا ہو چکا ہے جو دنیا میں انسانیت کا مطلوبہ انقلاب برپا کرے گا اور دنیا کے مختلف مذاہب اس کے ہاتھ پر ایک دین واحد اور دین غالب بن جائیں گے۔ ۱۹۸۰ء کے بعد اہل دنیا کو اس رجل رشید کی بے پناہ قوتوں کا احساس ہوگا اور پھر اس کا بول بالا ہوتا رہے گا۔ یہاں تک کہ ۱۹۹۹ء میں وہ کرۂ ارض کا فرماں روا بن جائے گا اور اس وقت تک دنیا میں ایک عظیم روحانی انقلاب آ چکا ہوگا۔ روئے زمین کی کوئی طاقت اس کے سامنے دم نہ مار سکے گی۔ اس کی حکمت اور حکومت عالمگیر ہو گی اس بچہ میں عیسیٰ علیہ السلام کی بہت سی مشابہتیں ہوں گی مگر اس کا دین ظاہری دین عیسیٰؑ سے مختلف ہوگا وہ بچہ اس وقت سرسبز و شاداب اور گنجان علاقہ میں موجود ہے اس کے گرد کچھ فعال قوتیں ہیں جو اس کی حفاظت کرتی ہیں۔ عالم عرب میں اس کی آمد ایک روحانی ارتعاش بنی ہوئی ہے اس آنے والے کا ہیڈ کوارٹر یروشلم ہوگا وہ ایمان باللہ کو کرۂ ارض پر غالب کرے گا۔ مگر اس سے پہلے یروشلم ایک شدید اور بھیانک زلزلہ میں دوچار ہو چکا ہوگا۔ جس سے وہاں قیامت صغریٰ نمودار ہو جائے گی۔ موجودہ صدی کے چند سال اور ارض و سماوی انقلابات میں دیکھ رہی ہوں کہ اس صدی میں بے شمار جغرافیائی تبدیلیاں کرۂ ارض کا حلیہ بدل کر رکھ دیں گی۔

زلزلے بہت آئیں گے جن کی وجہ سے بہت سے دریا خشک ہو جائیں گے اور بے شمار دریا اپنے راستے تبدیل کر دیں گے اور بہت سے نئے دریا نمودار ہو جائیں گے جن کا تیز اور تند بہاؤ ہر چیز کو تہس نہس کر دے گا۔ ۱۹۷۷ء میں امریکہ کو ایک المناک جنگ سے دوچار ہونا پڑے گا جس کے بعد یہاں نظام حکومت ہی بدل جائے گا اور اس سے ہمیں المناک سبق ملے گا۔

مجھ پر انکشاف ہوا ہے کہ موجودہ نسل کے جوان جنہوں نے روحانی اقدار سے کاملاً انحراف کا راستہ اختیار کیا ہے وہ ایسی بے شمار تکالیف اور مصائب برداشت کریں گے جو نادیدہ اور ناشنیدہ ہوں گے میں یہ بھی دیکھ رہی ہوں کہ آئندہ دس سال میں دنیا میں روحانیت کا تذکرہ بہت بڑھ جائے گا لیکن اس سے قبل ہم ایک جراثیمی جنگ سے دوچار ہوں گے۔ یہ انتہائی ہولناک قسم کی جنگ ہو گی۔ ان کل مصائب اور تکالیف کا اختتام آنے والی روحانی پیشوا کی آمد پر ہی ہو سکے گا۔

میچل ناسٹرڈیمس کی پیشنگوئیاں

انقلاب اسلامی ایران کے بعد حضرت امام مہدی علیہ السلام کے عقیدے کے متعلق مسلمانوں میں ایک ایسی بیداری پیدا ہوئی ہے اور آپؑ کے متعلق معلومات جمع کی جا رہی ہیں۔ احادیث کا مطالعہ کیا جا رہا ہے نہ صرف مسلمان بلکہ عیسائی حکومتیں اور بالخصوص امریکی جاسوسی ادارہ بھی ایسی معلومات جمع کر رہا ہے اور یہ بات مشہور ہے کہ اس ادارہ نے اپنی فائل مکمل کر لی ہے جس میں تمام تر حالات اور نشانیاں موجود ہیں۔ اب فقط اس کا انتظار ہے کہ اس کی شکل وصورت دیکھنا کب نصیب ہو۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ غیر مسلم اقوام عالم اس مسئلہ پر خاص توجہ کیوں دے رہی ہیں۔ اس کی جو وجوہات ذہن میں آتی ہیں وہ اس دور کے واقعات میں سب سے اہم واقعہ ۱۴۰۰ھ میں محمد عبداللہ قریشی کی قیادت میں مکہ معظمہ میں جو انقلاب رونما ہوا جب اس کے انصار و مددگار حرم کعبۃ اللہ پر قابض ہو جاتے ہیں اور محمد عبداللہ قریشی کا معاون خصوصی ''جھیمان'' یہ اعلان کرتا ہے کہ یہی وہ مہدی منتظر ہیں جن کی بشارت رسول اللہؐ نے دی تھی اور مسلمانوں کو دعوت دیتا ہے کہ ان کی

مدد کریں کئی روز تک حرم مطہر پر قبضہ رہا اور سعودی انتظامیہ خالی نہ کرا سکی بالآخر فرانس کے کمانڈوز کی مدد سے حرم مطہر خالی کرایا گیا۔ دوسرے سب سے اہم وہ فلم ہے جو ہمارے دشمنوں نے ان آخری عشرہ صدی میں مسلسل تین مہینہ اپنے اپنے ٹیلی ویژن سے نشر کی۔ یہ فلم انگریزی زبان میں ہے اور اس کا نام (وہ شخص جس نے آنے والے کل کو دیکھا ہے The man who saw tomarow) ہے۔ یہ فلم فرانسیسی ڈاکٹر اور ماہر علم نجوم مجہول نامسٹرڈیمس کی پیشینگوئیوں پر مشتمل ہے۔ اہل مغرب میں یہ شخص ایک پیغمبر کی حیثیت سے پہچانا جاتا ہے۔ یہ شخص دسمبر ۱۵۰۳ء میں فرانس میں پیدا ہوا اس کا تعلق ''ایسا شاہ'' نامی قبیلہ سے تھا جو علم نجوم اور مستقبل بینی کے لئے مشہور تھا، مشہور ہے کہ یہ شخص غیر معمولی صلاحیتوں کا حامل تھا اس کی یہ صلاحیتیں تحریری شکل میں ۱۹۶۸ء میں اس وقت سامنے آئیں جب اس کی شہرہ آفاق کتاب میں آنے والے واقعات کو شاعرانہ انداز میں بیان کیا گیا ہے اس کی بہت سی پیشینگوئیاں درست ثابت ہو چکی ہیں ان پیشینگوئیوں میں سب سے اہم پیشینگوئی یہ ہے کہ حضرت محمدؐ کا نواسہ مکہ معظمہ سے خروج کرے گا۔ وہ مسلمانوں کو اپنے پرچم تلے متحد کرے گا اہل مغرب پر فتح و کامیابی حاصل کرے گا اور جدید زمین (امریکہ) کے ایک بڑے شہر یا تمام بڑے شہروں کو تباہ کرے گا۔ اس فلم کے بنانے اور نشر کرنے میں یہودیوں اور امریکی جاسوسی ادارہ کا ہاتھ ہے جن کا مقصد یہ ہے کہ امریکی اور یورپی عیسائی اور یہودی اقوام کو ایران اور مسلمانوں کے خلاف جنگ کے لئے آمادہ کریں

کیونکہ ان کو مغربی تہذیب۔ ان کے مذہب اور ان کے وجود کو خطرہ لاحق ہے اگر ہم اس فلم کے اختتام پر غور کریں تو صاف عیاں ہوتا ہے کہ ناسٹرڈیمس کی پیشینگوئیوں میں اضافہ کر کے دکھایا گیا ہے کہ جب یورپ شکست کھا جائے گا تو تمام یورپ سقوط کر جائے گا اور یورپ میں امریکی نصب شدہ میزائل تباہ ہو جائیں گے تو پھر امریکہ روس سے اتحاد کرے گا۔ تاکہ امام مہدی علیہ السلام کے لشکر کا مقابلہ کر سکیں اور اس مقابلہ میں امریکہ کو کامیابی حاصل ہو گی۔ ناسٹرڈیمس نے اس کتاب کو قدیم فرانسیسی زبان میں لکھا ہے اس کا اسلوب رمزی اور مبہم ہے۔ اس کی علمی حیثیت قابلِ بحث ہے جس کی کئی تاویلیں ہو سکتی ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کے مصنف نے اسلامی کتب کے مطالعہ سے ان معلومات کو کتابی شکل میں پیش کیا ہے یا پھر کسی مسلمان عالم سے معلومات حاصل کر کے کتاب کی صورتمیں پیش کیا ہے۔

اس کتاب پر مبنی فلم کی نمائش صرف اس لئے کی گئی کہ اسلامی لہر جو دنیا میں پھیل رہی ہے ان کی تہذیب و ثقافت اور مذہب کے لئے خطرہ کا باعث ہے اس لئے وہ اپنی اقوام کو اس خطرہ سے آگاہ کرنے اور ان ممالک میں جہاں ان کی اکثریت ہے۔ یہ لہر نہ پھیل سکے اور اسے ختم کر دیا جائے۔ دشمن مجبور ہیں کہ وہ عقیدہ امام العصرؑ کی نشر و اشاعت کریں تاکہ ان کی اقوام مقابلہ کے لئے تیار ہو سکیں اسی لئے ہم آج کی عالمی سیاست جس کی یہ اقوام علمبردار ہیں کس طرح سازشوں سے مسلمانوں کا قتل عام کر رہے ہیں یا کرا رہے ہیں تاکہ وہ محفوظ رہ سکیں۔

اب ہم ناسٹرڈیمس کی چند پیشنگوئیاں جواس آخری صدی سے متعلق ہیں کا ترجمہ کتاب موسومہ (The Prophecies of Nosterdamus) (ناسٹرڈیمس کی پیشینگوئیاں جو ۱۹۷۴ء میں نیو آئل سپیر مین لمیٹڈ نے شائع کی جو بعدازاں پیرج بکس لندن نے ۱۹۹۱ء میں دوبارہ شائع کی جوانگریزی ترجمہ پر مبنی ہے، سے اردو ترجمہ تحریر کرتے ہیں۔

۱۔ اس صدی کے آخر میں دُمدار ستارہ طلوع ہوگا یہ ستارہ ۱۹۹۰ء میں بعدازاں ۱۹۷۶ء میں طلوع ہوا وہ کہتا ہے کہ تیسری جنگ عظیم ۱۹۷۰ء اور ۱۹۹۹ء کے درمیان ہوگی اور انسانوں پر مصائب پڑیں گے۔ خون ہی خون ہوگا اور قحط پڑے گا۔

۲۔ سال ۱۹۹۹ء میں سات ماہ کے بعد آسمان سے ایک خوفناک بادشاہ نازل ہوگا وہ منگول کے ایک بادشاہ کو زندہ کرے گا اور جنگ کرے گا اس کے بعدامن سے اس کی حکومت قائم ہوگی۔

۳۔ ۲رستمبر ۱۹۹۵ء کو جو پیٹر، سیٹرن اورامرلیز سیاروں کا قیران ہوگا تو بڑی تبدیلیاں آئیں گی اور بُراوقت دوبارہ آجائے گا اور جنگ وجدل ہوگا۔

۴۔ بیسویں صدی کے آخر میں مشرقِ وسطیٰ اور روس کے درمیان جنگ ہوگی۔

۵۔ تمام دنیا بالخصوص ترقی پذیر ملکوں میں خوفناک قحط سالی ہوگی کہ لوگ درختوں کی جڑیں کھائیں گے اور بھوک ہی بھوک کا عالم ہوگا۔

۶۔ جب ہتھیار اور دستاویزات مچھلی (آبدوز) میں رکھے جائیں گے تو

ایک شخص اس میں سے برآمد ہوگا اور جنگ کرے گا اور اس کا بیڑہ دور دور سمندر میں جائے گا اور اٹلی کے ساحل پر ظاہر ہوگا اور تیسری جنگ عظیم ہوگی۔

۷۔ آخر میں ایک شخص جس کا نام پیغمبر کا نام ہوگا جو پیر کو اپنے آرام کا دن کہے گا وہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں جائے گا اور اپنی قوم کو غلامی سے نجات دلائے گا۔

۸۔ ایک دن بڑے لیڈر درست ہو جائیں گے اور ان کی طاقت بڑھے گی اور (امریکہ) نیا براعظم اپنے اقتدارکلی کی معراج پر ہوگا۔ تب خون بہانے والا شخص (جس کو ناسٹرڈیمس مخالف عیسائیت کہتا ہے) اپنی پوزیشن کو جمع کرنا شروع کرے گا۔

۹۔ سورج کے طلوع ہونے کے وقت زبردست آگ دکھائی دے گی شور ہی شور اور روشنی شمال کی جانب بڑھے گی، زمین چیخ و پکار اور موت سے بھر جائے گی جو ہتھیاروں، آگ اور قحط سے ہوگی۔

۱۰۔ بوڑھا بادشاہ (شہنشاہِ ایران) اپنی سلطنت سے بھگا دیا جائے گا اور مشرق کے لوگوں سے امداد چاہے گا اور صلیب والوں کے خوف سے اپنے پرچم کو لپیٹ لے گا۔ اس سے قبل کہ وہ بری اور بحری سفر کرے۔

۱۱۔ Moorich (اسلامی قانون) ناکام ہوگا اور نیا اچھا قانون آئے گا۔ ڈینی پر (روس کا ایک دریا) دوسرے ملک (امریکہ) سے اتحاد کرے گا۔

۱۲۔ اسرائیل اپنے چاروں طرف اسلامی ممالک پر چھکے گا یہ اس صدی کے آخر میں ہوگا۔

۱۳۔ اس سال جب ہم مذہب ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے تو پھر ہتھیاروں سے جنگ آسمان پر ہوگی یہ آخر صدی میں ہوگا اور بہت سے لوگ لقمۂ اجل ہوں گے۔

۱۴۔ ایران کا اقتدار مصر اور یونان تک بڑھے گا۔ یہ آخر صدی میں ہوگا۔

۱۵۔ امریکہ اور روس کے سیاسی اتحاد سے مشرق اور چین پریشان ہوں گے اور مشرق وسطی میں جنگ کا پیش خیمہ ہوگا۔

۱۶۔ ۱۲ر جنوری ۱۹۹۴ء روزنامہ ''جنگ'' لاہور میں ایک خبر ناسٹرڈیمس کی نئی کتاب کے متعلق شائع ہوئی جو اس طرح ہے:

''تیسری جنگ عظیم ۷ سال کے اندر ہوگی۔ برطانیہ میں بادشاہت کا خاتمہ ہوگا۔ یہ پیشینگوئیاں مشہور زمانہ منجم ناسٹرڈیمس کی نئی کتاب فائنل کاؤنٹ ڈاؤن میں کی گئی ہیں انڈی پینڈنٹ کے مطابق اس کتاب میں درج پیشینگوئیوں میں مزید سوئٹزرلینڈ کے بینکوں میں فراڈ کا انکشاف، ایڈز کے مریضوں کے لئے قرنطینہ عالمی قحط، خلائی انسان کی زمین پر آمد اور لندن میں امریکی لیڈر کے قتل جیسی اہم پیشینگوئیاں شامل ہیں۔''

فرانسس مور کی پیشنگوئیاں

"جنگ" لاہور مورخہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۹۳ء میں دنیا کے مشہور ستارہ شناس برطانیہ کے ڈاکٹر فرانسس مور نے ۱۹۹۴ء کے متعلق پیشنگوئیاں کی ہیں۔ ڈاکٹر مور کے والد اور دادا بھی ستارہ شناس تھے۔ ڈاکٹر مور نے ۱۹۹۰ء میں روس کے ٹکڑے ہونے، برطانوی وزیراعظم مارگریٹ تھیچر کے مستعفی ہونے اور مشرقی اور مغربی جرمین کے انضمام کی پیشنگوئیاں کی تھیں جو سب پوری ہوئیں۔ ۱۹۹۲ء میں یوگوسلادیہ کے ٹکڑے ہونے اور خانہ جنگی کی پیشنگوئی کی تھی جو پوری ہوئی۔ ۱۹۹۴ء کے لئے انہوں نے لکھا ہے کہ جنوری میں امریکی بحریہ دوسرے ملکوں میں کارروائی کرے گی۔ بلقان کے وسیع ہونے کا امکان ہے۔ فروری میں چین اقتصادی طور پر خود کو منوانے کے لئے تجارتی لڑائی کی تیاری کرے گا۔ ایران میں ایک سیاسی شخصیت پر قاتلانہ حملہ ہوگا۔ بھارت میں حکومت تبدیل ہوسکتی ہے۔ روسی فوج اپنے ہی [illegible] کے خلاف کارروائی کرے گی۔ روس پڑوسی ملکوں میں مداخلت کر سکتا ہے۔ مصر میں حکومت کی تبدیلی عراق سے ایک پڑوسی ملک کو خطرہ

اپریل میں امریکہ کے کسی بحری جنگ میں ملوث ہونے کا اندیشہ۔ پاکستان کے ایک قریبی دوست عرب ملک میں قیادت کی تبدیلی ہوسکتی ہے۔ ایران میں بھی نئی انقلابی حکومت قائم ہوسکتی ہے۔ جون میں روس میں قیادت کی تبدیلی کا امکان۔ امریکہ نیو ورلڈ آرڈر کے نفاذ کا آغاز کرے گا۔ مشرق وسطٰی میں مذہبی قوتوں کا غلبہ ہوگا۔ جولائی میں بھارت اور پاکستان میں گڑبڑ اور مظاہروں کا امکان۔ اگست میں دونوں ممالک میں حکومتوں کی تبدیلی کا امکان۔ ستمبر میں عراق میں انقلاب آسکتا ہے۔ نومبر میں چاند گرہن کے نتیجہ میں تشدد و دہشت گردی میں اضافہ۔ دسمبر میں سب سے زیادہ جھگڑے بلقان میں ہوں گے۔ ۱۹۹۵ء میں عرب اسرائیل تنازعہ طے ہونے کا امکان ہے۔

ناسٹر ڈیمز کی پیشین گوئی

یہ پیشنگوئی روزنامہ ''جنگ'' کراچی مورخہ ۱۶/اکتوبر ۱۹۸۶ء میں شائع ہوئی۔ یہ پیشنگوئی چار سو سال قبل کی گئی تھی کہ ۱۹۹۹ء میں پوری دنیا میں اسلامی حکومت قائم ہو جائے گی۔

اب یہ پیشنگوئیاں یورپ اور امریکہ کے سیاستدانوں، سائنسدانوں اور دانشوروں کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہیں۔ بھارتی جریدہ ''نئی دنیا'' کے مطابق ڈیمز کی اب تک ہر پیشنگوئی حرف بہ حرف درست ثابت ہوئی ہے۔ نپولین کا عروج و زوال، انقلاب برطانیہ، ہٹلر کا عروج و زوال، روسی انقلاب، صدر کینیڈی کا قتل، رابرٹ کینیڈی کا قتل اور اندرا گاندھی کا قتل جیسے واقعات کی پیشنگوئیاں وغیرہ کر چکا ہے۔ جریدے کے مطابق ڈیمز کی جس پیشنگوئی نے آج پوری دنیا کو ہلا کر رکھا ہوا ہے۔ وہ ۱۹۹۹ء کے لگ بھگ تیسری جنگ عظیم کی پیشنگوئی ہے جس کے بعد پوری دنیا پر ۲۷ برس تک کے لیے اسلامی حکومت قائم ہو جائے گی۔ امریکی ماہرین سائنسدان اور دانشوروں کا ایک عملہ اس پیشنگوئی کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لے رہا ہے۔ ڈیمز نے ۱۹۸۶ء میں دُمدار ستارے کے گزرنے کے بعد دنیا میں شدید قحط اور ۱۹۸۸ء میں زبردست زلزلوں کی بھی پیشنگوئی کی ہے۔

ناسٹرڈیمس کی مزید پیشنگوئیاں

ہم نے اس کتاب کے حصہ اول میں چند پیشنگوئیاں تحریر کی ہیں جن میں ناسٹرڈیمس کی پیشنگوئیاں بھی ہیں۔اب ہم اس کی کچھ اور پیشنگوئیاں تحریر کرتے ہیں اس کی ایک پیشنگوئی یہ ہے کہ پاپائے روم اپنا مسکن بدل لے گا۔ ماضی میں کئی پوپ ایسے گزرے ہیں جنہوں نے اپنا مسکن بدلا اور ان کا یہ اقدام جنگ عظیم کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔اس مستقبل شناس کی یہ بھی پیشنگوئی ہے کہ ۱۹۹۹ء مطابق ۲۰-۱۴۱۹ھ میں آخری جنگ عظیم ہوگی اور ایک مسلم عرب فاتح نہ صرف یورپ کو فتح کر لے گا بلکہ پورے عالم میں اسلام کی عظمت کا جھنڈا گاڑ دے گا۔ یہ جنگ دو بڑی طاقتوں کے اتحاد کے بعد ہوگی۔ (کیا اس وقت امریکہ اور روس میں اتحاد نہیں ہے؟)

کیرو کی پیشنگوئیاں

برطانیہ کے مشہور عالم دست شناس ''کیرو'' نے ۱۹۱۵ء میں اپنی

مشہور کتاب موسومہ (Chero's World Predictions) کیروں کی عالمی پیشینگوئیاں (جو اب ناپید ہے) میں آخری جنگ عظیم کو آرماگیڈون (Armageddon) کا نام دیا ہے۔ یہ نام اسکے لئے انجیل مقدس میں استعمال ہوا ہے۔ کیرو نے اس جنگ عظیم کا سال نہیں بتایا مگر کئی علامات کا تذکرہ کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ اسرائیل میں یہودیوں کی واپسی کے بعد کسی وقت آرماگیڈون لڑی جائے گی یہ جنگ ایسی بھیانک اور ہلاکت خیز ہوگی کہ انسان تمام سابقہ جنگوں کو بھول جائے گا۔ پھر ایک سو سال تک کوئی جنگ کی بات نہ کرے گا۔ اسکے بعد تمام دنیا کا ایک مذہب ہو جائے گا۔ پوری دنیا امن و امان سے رہے گی فلسطین اور قرب و جوار کے تمام علاقہ زرخیز اور دنیا کا متمول ترین علاقہ ہوگا۔ یہاں پر قیمتی دھاتوں اور تیل کے نہ ختم ہونے والے ذخائر دریافت ہوں گے۔ ہر ایک کی للچائی ہوئی نظریں اس کی طرف ہوں گی۔ اسرائیل کے توسیع پسندانہ ارادوں کو دیکھ کر مسلمان ممالک روس کے ساتھ مل کر فلسطین پر قبضہ کرنا چاہیں گے اس جنگ میں اسرائیل اور عیسائی (یہود و نصاریٰ) فریق مخالف ہوں گے اور جنگ بہت جلد آرماگیڈوں میں تبدیل ہو جائیگا۔ یہ جنگ فلسطین کے میدان میں لڑی جائے گی تمام مسلمان ممالک۔روس کے ساتھ اس جنگ میں شریک ہوں گے۔ کثیر تعداد میں چینی اور تاتاری بھی روس کا ساتھ دیں گے۔

اہرام مصر پر کندہ پیشینگوئیاں

تقریباً پانچ ہزار برس پہلے پیشینگوئیاں کی گئی تھیں جو اہرام مصر کی

دیواروں پر تصویری اور علامتی رسم الخط میں تحریر ہیں۔ متعدد پیشینگوئیاں بالکل درست ثابت ہوئیں آخر میں لکھا ہے کہ "دنیا میں جنت جیسی آسانیاں اور عیش و آرام میسر آ جائے گا نسل انسانی عقل کو حیران کر دینے والے کارنامہ انجام دے گی اور ترقی کی انتہا ہو جائے گی پھر کرہ ارض پر ہولناک جنگ لڑی جائے گی کہ بیشتر جاندار صفحہ ہستی سے نابود ہو جائیں گے۔ اس جنگ میں مہلک ترین ہتھیار استعمال ہوں گے اس جنگ میں دنیا کے تمام ممالک حصہ لیں گے۔ دنیا کے بیشتر افراد ہلاک ہو جائیں گے اور کرہ ارض پر برائے نام لوگ زندہ بچیں گے جو ایک نئے عہد کا آغاز کریں گے۔ پھر ایک بالکل نئی تہذیب جنم لے گی اور اس عہد نو کو رہنمائی ایک روحانی شخص کے ذریعہ ہو گی اور اس کی طرح اکیسویں صدی میں روحانیت کا سورج طلوع ہو گا اور یہ عہد نو مکمل روحانیت کا عہد ہو گا" یہ پیشینگوئیاں ۱۹۲۷ء میں شائع ہونے والی ڈیوڈسن کی کتاب موسومہ "The Great Pyramids Divine Message" میں درج ہیں۔

حضرت شاہ ولی نعمت اللہ کی پیشینگوئیاں

حضرت شاہ ولی نعمت اللہ کی بیش بہا پیشینگوئیوں پر مشتمل قصیدہ تقریباً دو ہزار اشعار پر مشتمل تھا حالات اور ضرورت کے پیش نظر ناشرین نے اس میں وسیع پیمانے پر تبدیلی کر دی اور اب اصل قصیدہ ناپید ہے وہ لکھتے ہیں "پھر ایک قیامت خیز زلزلہ آئے گا اور تیسری عالمگیر جنگ شروع ہو جائے گی۔ جس میں مہلک ترین آتشیں اسلحہ استعمال ہو گا جب سارے عالم کے باطل

سے لڑنے کے لئے صرف مٹھی بھر حق پرست رہ جائیں گے اس وقت اللہ اسلام کی مدد فرمائے گا اور ایک نئی تازہ دم قوم کفر و شرک کی صفوں سے نکل کر حلقہ بگوش اسلام ہو کر اس خلاء کو پورا کرے گی۔ اس وقت مشرق سے دجال ظاہر ہو گا جس کی آنکھ میں پھولا ہو گا یہود و نصاریٰ اس کے لشکر کے ساتھ ہوں گے حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہو کر اس کو اپنی تلوار سے قتل کریں گے اسی زمانہ میں حج کے موقع پر ماہ ذی الحج میں حضرت امام مہدیؑ ظاہر ہوں گے اور ان کے ظہور کی خبر پوری دنیا میں مشہور ہو جائے گی۔ دین اسلام کے تمام بدخواہ ختم کر دیئے جائیں گے اور یہودیت اور نصرانیت کا خاتمہ ہو جائے گا پھر حکومت مستحکم اور شریعت سے دنیا کو زینت ہوگی۔ یہ واردا تیں میں اپنی جانب سے نہیں لکھ رہا اللہ کے رازدں کو دیکھ رہا ہوں"۔

ملحمہ الکبریٰ ترمذی اور ابوداؤد سے ایک روایت (آخری جنگ عظیم)

ترمذی اور ابوداؤد کی ایک روایت ہے کہ ملحمہ الکبریٰ (آخری جنگ عظیم) فتح قسطنطنیہ (یعنی روم) اور دجال کا نکلنا سات ماہ کے اندر اندر ہو جائے گا۔

شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کی کتاب علامات قیامت اور ظہور امام مہدیؑ

"علامات قیامت" شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کی کتاب میں ہے

کہ ''حضرت مہدیؑ کی عمر بیعت کے وقت ۴۰ سال ہو گی مکہ مکرمہ میں بیعت کے بعد مدینہ طیبہ حاضری دیتے ہوئے جب امام مہدیؑ موجود شام پہنچیں گے تو آپ کی افواج کا مقابلہ وہاں مجتمع عیسائی افواج سے ہو گا جس کے ۸۰ جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے ۱۲ ہزار سپاہی ہوں گے اس عظیم جنگ کو ملحمہ الکبریٰ کا نام دیا گیا ہے۔ اس میں کامیابی کے بعد حضرت امام مہدیؑ اٹلی کے دارالحکومت روم کو فتح کریں گے۔ وہیں پوپ کی ویٹیکن سٹی ہے جس کو پوپ چھوڑ کر دوسری جگہ منتقل ہو جائے گا ابھی آپ یہیں ہوں گے کہ شیطان کانے دجال کے نکل آنے کی صدا بلند کرے گا اور آپ اس کے تعاقب میں نکلیں گے جوں ہی شام پہنچیں گے تو دجال واقعی نکل آئے گا اور اپنی شعبدہ بازیوں سے دنیا کو مسحور کرے گا اس کی گمراہی انتہا کو پہنچ جائے گی کہ حضرت عیسیٰؑ نازل ہو کر اسے جہنم رسید کریں گے اس وقت تمام غیر مسلموں کا خاتمہ ہو جائے گا اور اس آسمان کے نیچے صرف اسلام باقی رہ جائے گا'' اسی کتاب میں شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ''حضرت مہدیؑ رکن اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے کہ آدمیوں کی ایک جماعت آپ کو پہچان لے گی۔ اس واقعہ کی علامت یہ ہے کہ اس سے قبل ماہ رمضان میں چاند اور سورج کو گہن لگ چکے ہوں گے بیعت کے وقت آسمان سے ندا آئے گی یہ اللہ کا خلیفہ مہدیؑ ہے اس کا حکم سنو اور مانو اس آواز کو اس جگہ کے تمام خاص و عام سن لیں گے آپ کا قد و قامت قدرے لمبا، بدن چست، رنگ

کھلا ہوا اور چہرہ حضرت رسول اللہؐ کے چہرہ انور سے مشابہ ہوگا اور آپ کے اخلاق حضرت رسول اللہؐ کے اخلاق حسنہ سے پوری طرح مشابہت رکھتے ہوں گے آپ کا علم لدنی ہوگا وقت وصال عمر ۴۹ سال ہوگی۔ حضرت عیسیٰؑ آپ کی نماز جنازہ پڑھا کر دفن کریں گے اور اسکے بعد تمام چھوٹے بڑے انتظامات حضرت عیسیٰؑ کے پاس آ جائیں گے حضرت مہدیؑ کے عہد میں ظلم و ناانصافی کی بیخ کنی ہوگی تمام زمین عدل و انصاف سے بھر جائے گی ساری زمین پر اسلام ہی اسلام ہوگا اور سب لوگ عبادت و اطاعت الٰہی میں سرگرم و مشغول ہوں گے''۔

نواب صدیق حسن خان قنوجی کی کتاب

اقرب الساعۃ اور ظہور امام مہدیؑ

نواب صدیق حسن خان قنوجی سرخیل جماعت اہلحدیث اپنی کتاب ''اقرب الساعۃ'' میں حضرت امام مہدیؑ کی یہ نشانیاں بیان فرماتے ہیں کہ ''امام مہدیؑ نماز عشاء کے وقت رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بیٹھ کر بیعت لیں گے ان کے ساتھ حضرت رسول اللہؐ کی تلوار اور علم اور کرتا ہوگا۔ آپ کا ظہور ۳۱۳ افراد کے ساتھ ہوگا جو دن کو شیر اور رات کو عابد ہوں گے آپ کا مولد مدینہ طیبہ ہے خاتون جنت حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا (سلام اللہ علیہا) کی اولاد سے ہوں گے۔ آپ کا اسم مبارک محمد والد کا عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔ زبان میں لکنت ہوگی اور گفتگو کرتے

وقت ران پر ہاتھ ماریں گے"۔

نسائی، ابو نعیم، ابن عساکر، کنزل العمال، السراج المیزان میں حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا کہ "ایسی امت ہرگز ہلاک نہیں ہوگی جس کے اوّل میں مَیں ہوں اور آخر میں عیسیٰؑ اور درمیان میں مہدیؑ"۔

ابو داؤد، حاکم اور بیہقی میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا کہ "بے شک اللہ اس امت کے لئے ہر صدی کے سرے پر ایسا شخص مبعوث فرمائے گا جو اس کے دین کی تجدید کرے گا"۔

فتاویٰ مولانا عبدالحیٔ فرنگی محلی اور ظہور امام مہدیؑ

حضرت مولانا عبدالحیٔ فرنگی محلی (لکھنؤ بھارت) متوفی ۱۳۰۴ھ اپنے فتاویٰ جلد دوم میں فرماتے ہیں کہ "ایسی شخصیت کی ولادت صدی کے آخری حصہ میں ہونی چاہئے اور اسکی علامات یہ ہے۔

۱۔ وہ شخص علوم ظاہر اور باطنی کا عالم ہو۔

۲۔ اس کے درس و تدریس تصنیف و تالیف اور وعظ و تبلیغ سے لوگوں کو فائدہ کثیر پہنچے۔

۳۔ سنتوں کو زندہ کرنے والا اور بدعتوں کو ختم کرنے میں سرگرم ہو۔

۴۔ ایک صدی کے اختتام پر اور دوسری صدی کے آغاز میں اس کے علم کی شہرت اور لوگوں کو نفع معروف و مشہور ہو"۔

بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور ظہور امام مہدیؑ

''بانی دارالعلوم دیوبند قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور قطب ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں کہ اب جو تجدید دین ہوگی وہ امام مہدیؑ کے ذریعہ ہوگی وہی عالمگیر روحانیت لے کر آئیں گے۔ ان کی روحانی قوت اتنی بڑھی ہوئی ہوگی کہ وہ ہی سارے عالم کے حالات بدل سکیں گے۔ اب چھوٹی موٹی روحانیت کام نہ دے گی''۔

وہابی فرقہ اور ظہور امام مہدیؑ

مسلمانوں کے تمام فرقے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے منتظر ہیں حتیٰ کہ فرقہ وہابیہ بھی یہ تسلیم کرتا ہے اور اس کا دفاع کرتا ہے اور اس کو اسلام کے مسلم الثبوت اعتقادات میں شمار کرتا ہے۔ جیسا کہ مکہ معظمہ کے ایک بہت بڑے دینی مرکز ''رابطہ العالم الاسلامی'' نے ایک چھوٹے سے کتابچہ میں محفوظ کر دیا ہے کہ کینیا کے ابو محمد نامی ایک شخص نے کچھ عرصہ قبل امام مہدیؑ کے بارے میں اس مرکز سے دریافت کیا تو اس کے جنرل سیکرٹری محمد صالح القزاز نے یہ جواب تحریر کیا کہ وہابی فرقے کے موسس ابن تیمیہ نے بھی ظہور امام مہدیؑ کے متعلق احادیث کو تسلیم کیا ہے اس کتابچہ کو پانچ معاصر جید علماء نے تحریر کر کے ابو محمد کو روانہ کیا تھا جس

میں امام مہدیؑ کے محل ظہور مکہ بیان کیا ہے اور تحریر فرماتے ہیں کہ ظہور کے وقت دنیا ظلم و جور سے بھری ہو گی۔ کفر کا پرچار ہو رہا ہو گا۔ خداوند عالم آپ کے ذریعہ دنیا کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہو گی۔ وہ ان بارہ خلفائے راشدین کی آخری کڑی ہوں گے جن کی خبر کتب صحاح میں پیغمبرؐ اسلام نے دی ہے۔

امریکہ کی مکمل تباہی

قرآنِ حکیم، احادیث نبویؐ، انجیل اور تورات کی روشنی میں

امریکہ کی پہچان سے پہلے ہندوستان جس میں پاکستان، بنگلہ دیش اور بھارت شامل تھے، اس میں پہلے مغلوں کی حکومت تھی، اس سے تقریباً پانچ ہزار پانچ سو برس پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اُمت تھی اور قرآن حکیم میں ہے کہ آل ابراہیمؑ کو کتاب اور دانائی عنایت فرمائی اور سلطنت عظیم بھی بخشی۔ (سورہ نساء آیت ۵۴)

قرآن مجید کی ۲۴ سورتوں میں حضرت ابراہیمؑ کا ذکر ہے آج سے پندرہ سو سال تک قرآن حکیم میں ابراہیمؑ کہلاتے ہیں جس طرح مسلم کو مسلمان کہتے ہیں یا آلِ محمدؐ کو ''سید'' کہتے ہیں اسی طرح ''برہم'' کو برہمن کہتے ہیں۔ جو معتبر شخصیتیں تھیں اور ہیں۔ ہندوستان کے تین بڑے دریا گنگا، جمنا اور برہم پترا ہیں۔ سات ہزار سال کے زمانہ میں ''سبا'' (ہندوستان) کہلاتے تھے جو حکومت کے عظیم طاقتور سخت جنگجو تھے ''ملکہ سبا'' ان کی سربراہی کرتی تھیں اور قرآن حکیم میں جو واقعہ سورۂ نمل آیت

۴۲ تا ۴۴ موجود ہے۔

امریکہ آج کے زمانہ میں اور برطانیہ دو الگ قومیں ہیں جو چھ ہزار سال سے مسلسل چلے آ رہے ہیں۔ امریکہ قوم ''عادؑ'' اور برطانیہ قوم ''ثمودؑ'' ہیں۔ قوم ثمود کی نسل میں کینیڈا اور آسٹریلیا کے لوگ ہیں۔ امریکہ اور برطانیہ (قوم عاد و ثمود) کے لوگ حکمران طبقے کے ہیں۔ آج سے آٹھ ہزار سال پہلے حضرت نوحؑ کی قوم (چین اور جاپان) کی قسم کے لوگ) دنیا کی سرداری کرتے تھے لیکن نافرمانیوں کی وجہ سے غرق کر دیئے گئے لیکن جو لوگ ایمان والے تھے وہ ہلاکت سے بچا دیئے گئے۔ آج سے چھ ہزار سال پہلے حضرت ہودؑ کی قوم قوم عاد تھے۔ یہ لوگ طاقتور اور بڑا لشکر رکھے ہوئے تھے اور قرآن حکیم میں ہے کہ ''دنیا کی سرداری کرتے تھے''۔ (سورۃ اعراف آیت ۶۹) لیکن نافرمانیوں کی وجہ سے لشکروں کو تباہ کر دیا لیکن قوم عادؑ کے بچوں اور عورتوں کو ہلاکت سے بچا دیا۔ قوم عاد کی ہلاکت کے بعد حضرت صالحؑ کی قوم جو قوم ثمود سے تھے، طاقتور اور نڈر تھے اور محل تعمیر کیا کرتے تھے اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے تھے۔

قرآن حکیم میں ہے کہ ''قوم ثمود نے دنیا کی سرداری کی'' (سورۃ اعراف آیت ۷۴) لیکن ایک مدت کے بعد نافرمانیوں کی وجہ سے تباہ کر دیئے گئے لیکن بچے اور عورتیں بچا لئے گئے۔ آج سے چار ہزار سال قبل قوم ''عادؑ'' نے دوبارہ طاقت حاصل کی لیکن مذہب کو بھول گئے۔ ان کے سربراہ نے ''فرعون'' کے لقب سے سلطنت قائم کی۔ حضرت موسیٰؑ کے

زمانہ میں ظلم و ستم کرنے لگے آخر فرعون اور اس کے لشکر کو مکمل تباہ کر دیا گیا لیکن بچوں اور عورتوں کو بچا دیا گیا۔ آج سے دو ہزار سال قبل قوم عاد قوم ثمود اور آل فرعون نے ''دوبارہ طاقت حاصل کی اور بڑا لشکر جمع کیا اور رومن کی حیثیت سے سلطنت قائم کی حضرت عیسیٰ نے اپنی قوم کو دین حق سمجھانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ آخرکار انہوں نے پردہ کیا اس کے بعد حضرت عیسیٰ کے ساتھیوں نے دین حق کی تبلیغ کی جس کی وجہ سے رومیوں نے عیسائیت اختیار کی اور عیسائی کہلانے لگے۔ آج ۱۹۹۱ء میں جب میں یہ ذکر کر رہا ہوں دو ہزار سال مکمل ہونے کے لئے صرف نو سال باقی ہیں۔ آج کے زمانہ میں امریکن طاقتور اور بڑا لشکر رکھتے ہیں اور دنیا کی سرداری کر رہے ہیں۔ سمندروں پر طاقت رکھتے ہیں۔ تمام دنیا پر ان کا رعب ہے (انجیل حزقیال باب ۲۶ آیت ۱۷ تا ۲۰) اس کے علاوہ امریکہ نے فلکیاتی جنگ کے لئے منصوبہ تیار کر لیا ہے۔ ناسا کے ڈائریکٹر نے فرمایا کہ امریکہ ۲۵ برس میں چاند پر ایک مستقل اڈہ قائم کرے گا۔ انجیل، تورات اشعیا باب ۱۴ آیت ۱۲ تا ۱۷ میں ہے کہ اے روشن ستارے اے فجر کے فرزند تو کیسے آسمان سے گر گیا اے قوموں پر زبردستی کرنے والے تو کیا زمین تک کاٹا گیا۔ تو جو اپنے دل میں کہتا تھا کہ میں آسمان پر چڑھوں گا اور میں حق تعالیٰ کی مانند ہوں گا لیکن تو عالم اسفل کی تہہ میں نیچے اتارا گیا۔ جو تجھے دیکھتے ہیں وہ تجھ پر تاک لگا کر غور کرتے ہیں کہ کیا یہ وہی ہیں جس نے زمین کو ہلایا اور مملکتوں کو جنبش دی جس نے دنیا کو ویران کر دیا جس

نے قیدیوں کو ان کے گھروں میں نہ رہنے دیا تو نے اپنے ملک کو برباد کیا اور اپنی رعایا کو قتل کیا بدکرداروں کی نسل کا ابد تک کبھی ذکر نہ کیا جائے گا۔'' (انجیل ارمیا باب ۵۱ آیت ۵۳) میں ذکر ہے ''اس لئے دیکھ وہ دن آتے ہیں کہ نہیں اس کو سزا دے گا۔ اگرچہ وہ آسمان تک بلند ہو جائے اور اپنی قوت کی بلندی کو مضبوط کرے تو بھی میری طرف سے اس پر غارت گر آئیں گے۔'' انجیل (شعیا باب ۴۷ آیت ۹ تا ۱۳ میں ہے ''سو تجھ پر دونوں باتیں ایک ہی دن میں ناگہانی آئیں گی کیونکہ تو نے اپنی خباثت پر بھروسہ کیا اور تو نے کہا کہ مجھے کوئی نہیں دیکھتا تیری حکمت اور تیرے علم نے تجھے گمراہ کیا یہاں تک کہ تو نے اپنے دل میں کہا کہ میں ہی ہوں اور میرے سوا کوئی نہیں اس لئے تجھ پر مصیبت آئے گی اور تجھ پر ناگہانی ہلاکت آئے گی جس کو تو نہیں جانتا۔'' انجیل خرقیال باب ۲۶ آیت ۱۷ تا ۲۰ میں ہے اسی لئے مالک خداوند فرماتا ہے دیکھ میں تیرے خلاف ہوں میں بہت سی قوتیں تجھ پر چڑھالاؤں گا۔ جزائر تیرے گرنے کے شور سے تھرتھرائیں گے اور تجھ سے کہیں گے کہ تو سمندروں پر سے کیسے فنا ہو گیا جو سمندروں پر طاقتور تھا۔ مالک خداوند فرماتا ہے کہ میں تجھ پر سمندر لاؤں گا۔ میں تیرا انجام ہولناک کر دوں گا۔''

قرآن حکیم کی سورۃ بقرہ میں آیت نمبر ۵۰ میں ہے: ''اور جب ہم نے تمہارے لئے سمندر کو پھاڑ دیا تو تم لوگوں کو تو نجات دی اور آل فرعون کو غرق کر دیا اور لوگ دیکھتے رہے تھے۔''

ریڈر ڈائجسٹ ماہ مئی ۱۹۹۰ء میں تحریر ہے "حالانکہ براعظمی برف کی چادریں یورپ اور شمالی امریکہ سے غائب ہو چکی ہے ہیں لیکن تین بڑے خطے برف سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ ایک گرین لینڈ اور دوانٹارٹیکا جو نوے فیصد دنیا کی برف سے ڈھکے ہوئے ہیں اگر وہ غائب ہو جائے تو دنیا کے سمندر ۱۶ سے ۲۳ فٹ تک اُبل جائیں گے جس سے کروڑوں انسان لقمۂ اجل ہو جائیں گے۔

قوم عاد کی تباہی

قرآن حکیم سورہ حم سجدہ آیت ۱۵-۱۶ میں ہے: "جو عاد تھے وہ ناحق زمین پر غرور کرنے لگے اور کہنے لگے دنیا میں ان سے بڑھ کر قوت میں کون ہے تو ہم نے ان پر نحوست کے دنوں میں زور کی ہوا چلائی تا کہ ان کو دنیا کی زندگی میں ذلت کے عذاب کا مزہ چکھادیں اور آخری دور کا عذاب تو بہت ہی ذلیل کرنے والا ہے اور ان کو مدد بھی نہ ملے گی۔"

بخاری اور مسلم میں حدیث نبوی ہے کہ "افواج عرب کے اجتماع کا حال سن کر عیسائی بھی چاروں طرف سے فوجیں جمع کرنے کی کوشش کریں گے اور اپنے اور روم کے ممالک سے فوج کثیر لے کر مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے جمع ہو جائیں گی اور ان کی فوج کے اس وقت ستر جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ بارہ ہزار سپاہ ہوگی۔ پھر مسلمانوں کا قتل عام ایسے ہوگا جیسے بھیڑ بکریوں کے گلے قتل کیے جائیں۔

عالمی جنگ

بہت سی احادیث حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے قبل عالمی جنگ رونما ہونے کے متعلق بتاتی ہیں۔ یہ روایات تواتر سے ہیں ان روایات کو پہلی اور دوسری جنگ عظیم جو گذشتہ صدی میں ہو چکی ہیں، کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کیونکہ ان روایات میں جو کچھ بتایا گیا ہے وہ ان دو جنگوں کے واقعات سے بالکل مختلف ہیں۔ بعض روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ تیسری علامی جنگ یا تو ظہور کے سال میں ہی شروع ہو گی یا ظہور کے شروع حرکت میں آنے کے بعد واقع ہو گی۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ ''حضرت قائمؑ سے پہلے سرخ اور سفید موت ہے'' اور ٹڈیوں کے غول اپنے موسم اور غیر موسم میں آئیں گے۔ (الارشاد للمفید ص ۴۰۵، غیبت طوسی ص ۲۷۷)

سرخ موت سے مراد جنگ جس میں خون بہت زیادہ بہے گا اور سفید موت سے مراد طاعون کی بیماری لی گئی ہے۔ روایت یہ بھی بتاتی ہے کہ یہ اموات ''بین یدی القائمؑ'' یعنی حضرت کے سامنے یا آپ کے ظہور سے

کچھ پہلے واقع ہوں گی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ''حضرت قائمؑ قیام نہیں فرمائیں گے مگر سخت خوف و ہراس کی حالتمیں جب کہ زلزلہ، فتنے اور مصائب ہوں گے اور ان سے پہلے طاعون اور پھر عربوں کے درمیان تلوار چلے گی اور ان لوگوں میں اختلاف ہوگا۔ گروہوں میں ہوں گے، لوگ صبح و شام موت کی خواہش کریں گے (اکمال الدین ص۴۳۴) اس روایت سے ایک بات واضح ہے کہ عربوں کے درمیان اختلافات اور بحرانی کیفیت ہو گی جیسی کہ آج کل ہے۔ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ ''حضرت قائمؑ کے قیام سے پہلے بھوک اور قحط کا سال ہوگا اور قتل کی وجہ سے خوف میں ہوں گے'' (بحارالانوار جلد۵۲ صفحہ۲۲۹) یہ حدیث بھی بیان کرتی ہے کہ خوف و ہراس اور جنگ جاری رہے گی۔ یہاں تک کہ ظہور سے پہلے ماہ رمضان میں آسمان سے آواز آئے گی۔ حضرت امام باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ''مشرق اور مغرب والے اختلاف کریں گے اور اہل قبلہ بھی۔ لوگ سخت تنگی اور مصیبت میں مبتلا ہوں گے یہاں تک کہ ندا دینے والا آسمان سے ندا دے گا پس جب یہ آواز آئے تو پھر کوچ کرو''۔ (بحارالانوار جلد۵۲ صفحہ۲۳۵)

سب سے زیادہ واضح حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کا وہ خطبہ ہے جس میں آپ نے ظہور امام العصرؑ کی علامات بیان فرمائی ہیں اس میں وہ فقرے عالمی جنگ پر دلالت کرتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ

''اہل نجران کا راہب ایک مرد خروج کرے گا وہ امام مہدی علیہ السلام کی اجابت کرے گا اپنے صومعہ کو گرا دیے گا صلیب کو توڑ دے گا اور اپنے کمزور ساتھیوں کو اور سواریوں کو لے کر اور ہدایت کے پرچموں کے ساتھ خروج کرے گا پھر وہ تخلیہ جائیں گے۔ زمین کے تمام لوگ ''فاروق'' میں جمع ہو گے (یہ مقام ابرس اور فرفرات کے درمیان حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے حاجیوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے) پس اس دن مشرق اور مغرب کے درمیان تیس لاکھ یہود و نصاریٰ کا قتل ہو گا ان کے بعض لوگ بعض کو قتل کریں گے بس وہ دن اس آیت کی تاویل ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ''پس برابر یہ ان کا دعویٰ رہا یہاں تک کہ ہم نے ان کو بجھا ہوا فصل گھاس قرار دے دیا تلوار اور تلوار کے سایہ تلے۔'' (بحار الانوار جلد ۵۲ ص ۲۷۴)

اس حدیث میں ان الفاظ ''قبل ان تشغر بر جلها فتنه شرقیه'' سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جنگ کی ابتدا مشرق وسطیٰ کے علاقے میں کسی جھگڑے پر ہو گی۔ (آج کل کے حالات ایسا ہی بتا رہے ہیں)۔

حدیث کا اگلہ جملہ ''اوتشب نسارا یالحطب المجزل غربی الارض'' یعنی تباہی کا مرکز عربی ممالک ہوں گے''۔ ان کے عسکری مراکز اور دوسرے بڑے مراکز اور دارالحکومتوں میں آگ کے شعلے بھڑکیں گے۔

احادیث شریفہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے عالمی سطح پر خوف و ہراس، قتل و غارت اور وبا کے پھیلنے سے ہوگا۔ ظہور سے پہلے یا ظہور کے سال میں بہت زیادہ جانی نقصان ہوگا اور زیادہ تر غیر مسلموں کا ہوگا۔ یہ ایسی بات ہے جس کی وضاحت یہ کی جا سکتی ہے کہ جنگ عظیم میں ایٹمی اسلحہ کا استعمال بڑی طاقتوں کے درمیان اس قدر ہوگا جس سے ان کا زیادہ جانی نقصان ہو۔ روایات یہ بھی بتاتی ہیں کہ علاقائی جھڑپیں بھی ہوں گی۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ''ظہور کے سال میں جنگیں بہت ہوں گی''۔ ان جنگوں کا وقت روایات سے تو یہی سمجھا جا سکتا ہے کہ ظہور کے بہت ہی نزدیک ہوں گی اور ظہور کے سال تک جاری رہیں گی۔ اس زمانہ کے حالات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سپر طاقتیں ایک دوسرے کو دھمکیاں دے رہی ہیں اور مشرقِ وسطیٰ جھگڑوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ دنیا میں اس وقت ایک ایسی سپر حکومت ہ جس کا بظاہر کسی حکومت سے تعلق نہیں لیکن اس کا دخل ہر حکومت میں اور ہر ملک میں ہے۔ اس پر حکومت کو اپنی دولت، اسلحہ اور فوج پر گھمنڈ ہے اور کل دنیا کو اپنے تابع اور غلام رکھنے کی فکر ہے اس کی دوسرے ممالک میں مداخلت گوناگوں مسائل اور مصائب کا سبب بنی ہوئی ہے۔ اقوام متحدہ اس سپر حکومت کی لونڈی بنی ہوئی ہے، قراردادیں منظور کی جاتی ہیں لیکن ان پر عمل نہیں کیا جاتا یہ سپر طاقت جہاں چاہتی ہے ان قراردادوں پر عمل کرا دیتی ہے۔ اسی سپر حکومت نے فلسطین

کے علاقہ میں اسرائیلی حکومت قائم کرائی جس کی صدیوں پہلے سے یہودیوں کی خواہش تھی اب اس کی دوسری خواہش ہے کہ عالمی سطح پر یہودیوں کی سلطنت کے قیام میں اسرائیل کی مدد کی جارہی ہے۔ اسرائیلی حکومت کو اتنا طاقتور بنا دیا گیا ہے کہ وہ ہر حکومت کو گھورتا ہے جو ایٹمی طاقت اور اسلحہ سے مسلح کر دیا گیا ہے اور صیہونی عالمی حکومت کے قیام پر تیزی سے عمل جاری ہے۔

اس سپر پاور نے اپنے دور اقتدار میں ایک نیا عالمی نظام دیا تھا اور فرمایا تھا کہ اگر ان کی قوم صدیوں تک جنگ سے بچنا چاہتا ہے تو اس عالمی نظام پر عمل کرنا ہوگا۔ اس عالمی نظام کی تشکیل میں یہودیوں کا بھرپور ہاتھ تھا اور ان کی سازشیں صاف ظاہر ہو رہی ہیں۔ عیسائیت اور صیہونیت متحد ہوکر اس پر عمل پیرا نظر آتے ہیں جس کی چند باتیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ یہودی ریاست کا قیام۔

۲۔ یہود کی عالمی سلطنت کا قیام جس کے نتیجہ میں پوری دنیا ایک وسیع و عریض نوآبادی میں تبدیل کر دی جائے گی۔ اس کا اثر اقتصادی غلامی، تہذیبی، ثقافتی اور سیاسی آزادیوں سے محرومی ہوگا۔

۳۔ اسلامی دنیا کی تمام شخصی حکومتیں ختم کر دی جائیں گی اور پوری اسلامی دنیا کو دفاعی صلاحیت سے محروم کر دیا جائے گا۔ اسلامی قوانین اور احکامات امریکی اور یورپی تہذیب و ثقافت میں بدل جائیں گے۔

۴۔ جنوری ۱۹۵۲ء میں ہنگری کے دارالخلافہ بوڈاپیسٹ میں یورپ کے یہودی علماء ربائی جمع ہوئے تھے ان کے سب سے بڑے عالم نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ ہم نے ایک منصوبے کے لئے بیس سال مقرر کئے تھے لیکن جنگ عظیم دوم کے بعد یہ منصوبہ قبل از وقت ہی مکمل ہو گیا۔ اسرائیل کی ارض موعود جو ہمارا وطن ہے اور نسل در نسل جس سے ہم محروم تھے چند سال قبل ہمارا یہ حق ہمیں مل گیا۔ اب وہ وقت دور نہیں جب ہر یہودی آقا اور غیر یہودی اس کا غلام ہوگا۔

۵۔ جنگ عظیم دوم سے پہلے جرمن قوم اور دوسری قوموں کے درمیان شدید نفرت پیدا کی گئی تھی۔ اب مشرق کی اقوام کو مغرب کے خلاف اور مغرب کی اقوام کو مشرق کے خلاف بھڑکایا جائے گا اس طرح یہ ایک دوسرے کے خلاف ہو جائیں گے اس منصوبہ پر عمل کرنے سے پہلے امریکہ کی فوجی قوت کو انتہا تک بڑھایا جائے گا۔

۶۔ ہمارا آخری اور اہم ترین ہدف تیسری جنگ عظیم کرانے کے لئے حالات کو تیز کرنا ہے اس جنگ کے بعد دوسرے ادیان اور ان کی مذہبی شخصیات باقی رہیں گی۔ تب تمام دنیا پر ہماری برتری اور سرداری قائم ہو جائے گی۔

۷۔ ۱۹۵۰ء میں ایک یہودی ممبر نے امریکی سینٹ میں یہ اعلان کیا تھا کہ اب یہودی عالمی حکومت قائم ہو کر رہے گی خواہ باہمی رضامندی سے یا بذریعہ جنگ۔

۸۔ امریکہ کے سابق صدر رچرڈ نکسن نے ۱۹۵۵ء میں ایک مضمون لکھا تھا کہ اسلامی بیداری کی لہر نہ صرف مغرب بلکہ روس کے لئے بھی خطرہ ہے لہٰذا دونوں طاقتیں مل کر اس خطرہ کا مقابلہ کریں۔ ایک برطانوی صحافی مس جیولی چرچل نے اخبار ڈیلی میل سنڈے مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۸۸ء میں لکھا تھا کہ بین الاقوامی طاقتوں کو بیس سال کے اندر امن عالم کے دشمن نظریہ اسلام کے چیلنج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ۱۹۸۸ء کے انٹرنیشنل ہیرلڈ ٹریبون میں ایک مضمون نگار نے عیسائیوں کو متنبہ کیا کہ مسلمانوں کی جنگجو روح پھر بیدار ہو رہی ہے مسلمانوں کی باہمی خونریزی کا چاہے ایران عراق جنگ یا جہاد افغانستان ہو یہ صرف خون گرم رکھنے کا بہانہ ہے اس کے بعد مسلمان اسرائیل کی طرف متوجہ ہوں گے اور پھر یورپ کی باری آئے گی۔ مسلمانوں کے لئے جنگ کوئی خطرناک چیز نہیں جب کہ یورپ اور امریکہ اس کے تصور سے بھی خوفزدہ ہوتے ہیں۔

سپر طاقتیں اپنے مفادات کے حصول کے لئے خصوصاً اپنے ان ہم نواؤں کو جی بھر کے کھل کھیلنے کے مواقع الاعلان فراہم کرتی ہیں جو مسلمانوں کو پہلے سے ظلم وستم کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ بے گناہ مظلوم اور بے کس مسلمانوں پر قیامت ڈھائی جا رہی ہے بوسنیا کا مقتل ہو یا فلسطین اور کشمیر کی قتل گاہیں ہوں۔ ہندوستان میں صوبہ گجرات کے مسلمانوں کے قتل عام کا نظارہ بین الاقوامی برقی چینل پر دنیا کو دکھایا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کو

زندہ جلایا جا رہا ہے ان کی املاک تباہ کی جا رہی ہیں اور کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی ساری دنیا ان تلخ حقیقتوں سے آگاہ ہے کہ آج کا اسرائیل، برطانیہ اور امریکہ کی ناجائز پیداوار ہے اور مسئلہ کشمیر اسی برطانیہ کا پیدا کردہ ہے جس نے برصغیر پاک و ہند کی تقسیم کے وقت طے نہ کر کے تنازعہ کا سبب بنا کر چھوڑ دیا اور یہ مسئلہ پچپن سال سے کشمیریوں کے لئے دردسر بنا ہوا ہے وہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق استصواب رائے کا حق مانگ رہے ہیں اور ان کو دہشت گرد قرار دے کر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں ان کی چیخ و پکار عالمی ضمیر کو جھنجھوڑ رہی ہے لیکن کوئی نہیں سنتا اور دنیا کی واحد سپر پاور کے نزدیک وہ مسلمان دہشت گرد ہیں اسی سپر پاور نے محض شک کی بنا پر اسامہ بن لادن کو گرفتار کرنے کا بہانہ بنا کر افغانستان کی اسلامی حکومت کا کیا حشر کیا اور مسلمانوں پر جس طرح بمباری کی وہ کوئی دور کی بات نہیں۔ اسلامہ بن لادن نہ گرفتار کیا جا سکا اور نہ ہی مارا جا سکا۔ امریکہ اور برطانیہ نے جب چاہا عراق پر آتش و آہن برسانا شروع کر دیئے۔ ۱۱ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد سے ان ممالک نے دہشت گردی کی اصطلاح کو جو معنی پہنائے ہیں اس کے بعد اسرائیل اور بھارت نے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنا اپنا شعار بنا لیا ہے۔ اگر کوئی فدائی ان کے مظالم کے خلاف اپنی جان سے گزر جائے تو اسے دہشت گرد قرار دیا جاتا ہے اور اس ظالم کو دہشت گرد نہیں کہا جاتا۔ عالمی ضمیر خاموش تماشائی بنا ہوا ہے۔ حیرت تو اس بات پر ہے کہ اسلامی ممالک کے حکمران

بھی مسلمانوں کے خلاف اس ظلم پر خاموش ہیں۔ بڑی بڑی مسلم تنظیمیں بھی صرف قراردادوں تک محدود ہیں۔ آخر یہ سب کچھ کب تک ہوتا رہے گا۔ کیا اسی طرح مظلوم مسلمانوں کا خون بہتا رہے گا اور ان کی آہیں دربار خداوندی تک تک پہنچیں گی۔ تمام دنیا پر اپنی برتری قائم کرنے کے لئے سپر طاقت کے ارادہ یہاں تک ہیں کہ اس دنیا کو پانچ زونوں مین تقسیم کیا جائے گا جہاں ہر زون میں ان کا جنرل رہے گا۔ آئے دن یہ بھی اخبارات میں آتا رہا ہے کہ اسلامی ممالک دہشت گردی پھیلاتے ہیں۔ ایران، عراق، شام، لیبیا سرفہرست ہیں جن پر حملہ کا منصوبہ بنا رکھا ہے۔ تمام اسلامی ممالک میں ایک ایٹمی طاقت رکھنے والا ملک پاکستان ہے اس کے خلاف بھارت کو کھڑا کر دیا گیا ہے۔ دونوں ممالک کی فوجیں اپنے ایٹمی اسلحہ کے ساتھ سرحد پر کھڑی ہیں اور بھارت کے اس مطالبہ کی حمایت کی جارہی ہے کہ پہلے پاکستان مجاہدین کی جو دہشت گرد ہیں بھارت میں دراندازی بند کرے پھر ہم بھارت سے کہیں گے کہ وہ اپنی فوجیں سرحد سے ہٹائے اور کشت و خون بند کرے حالانکہ پاکستان خود ہندوستان اور دیگر ممالک کے دہشت گردوں کا نشانہ بنا ہوا ہے۔ اس وقت دنیا میں دو اہم تنازعات ایک فلسطین دوسرا کشمیر ہیں جو عالمی جنگ کا سبب بن سکتے ہیں۔

تیسری عالمی جنگ کے متعلق ناسٹرڈیمس کی پیشنگوئیاں

اب ہم ناسٹرڈیمس کی تیسری عالمگیر جنگ کے متعلق پیشنگوئیاں جیک مینویلین کی کتاب موسومہ Nostradinuns Predictions of World War III جس کا پہلا ایڈیشن جنوری ۱۹۹۵ء میں اور دوسرا ایڈیشن ۱۹۹۶ء "Inner Light Publications New Brunswick NJ 08903" نے شائع کیا، کا اختصار کے ساتھ ترجمہ پیش کرتے ہیں۔ مؤلف کتاب متذکرہ نے حضرت مسیح علیہ السلام کا ارشاد انجیل میتھیو ۲۴:۶ سے قلمبند کیا ہے کہ

"اور تم جنگوں اور جنگوں کی افواہوں کا سنو گے دیکھو
تم خوفزدہ نہ ہونا کیونکہ یہ چیزیں ضرور واقع ہوں گی لیکن یہ
ابھی (دنیا کا) آخر نہیں ہے۔"

اس کتاب کے صفحہ نمبر ۶ پر پیشنگوئیوں کی ایک غیر معمولی کتاب

بعنوان Liber Naticinationem جو کہ ایک غیر معروف مستقبل شناس نے ۱۳۴۶ء کے قریب لکھی۔ اس میں تین قطعات اس صدی کی تین عالمی جنگوں سے متعلق تحریر ہیں۔ ہم تیسری عالمی جنگ جو ابھی نہیں ہوئی سے متعلق قطعہ انگریزی میں تحریر کرتے ہیں۔

For the third (W.W) the earth Shakes.
The throat of the Gual is ravaged
Many die of leeing fram the awful winds.
The sun halts in its path in the heaven.

ترجمہ: تیسری (عالمی جنگ) سے زمین کانپتی ہے۔ Gual کو گردن سے ذبح کیا جائے گا۔ خوفناک ہواؤں کی وجہ سے بھاگتے ہوئے بہت مریں گے اور آسمان میں سورج اپنے راستہ پر رک جائے گا۔

صاحب کتاب نے لفظ Gual سے مراد فرانس لیا ہے اور آگے لکھتا ہے کہ تاریخ میں مسلمان اپنے دشمنوں کو قتل کوڑے مار کر یا ان کے گلے کاٹنے والے شمار کئے جاتے ہیں۔ اس لئے اس سے مراد یورپ اور فرانس پر مسلمانوں کے حملہ کو لیا ہے۔

یہ منظوم قطعات میچل ناسٹرڈیمس جس کی پیدائش ۱۴ دسمبر ۱۵۰۳ء میں اور وفات ۲ جولائی ۱۵۶۶ء میں ہوئی سے تقریباً بارہ سو سال پہلے کے ہیں۔

میچل ناسٹرڈیمس نے فرانس کے بادشاہ دوئم کو جو Epistle تحریر کئے ہیں، اس میں زیادہ تر پیشنگوئیاں یورپ، افریقہ اور ایشیا کے کچھ حصہ سے متعلق ہونے والے واقعات پر مبنی ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ اکیسویں صدی

کے آغاز پر دنیا تیزی سے تیسری عالمی جنگ کے قریب پہنچ جائے گی وہ کہتا ہے کہ اکیسویں صدی کے آغاز پر جو واقعات رونما ہوں گے اس کے علم نجوم اور حساب کے مطابق وہ یہ ہیں کہ گرجا اور حضرت یسوع مسیحؑ کے مخالفین زیادہ سے زیادہ بڑھتے جائیں گے۔ آگے چل کر وہ کہتا ہے کہ عرب مخالفین یسوع کی دوسری کوشش ستائیس سال تک چلے گی اور عربوں کی تباہی اور شکست سے قبل مکمل ایسا تاریک سورج گرہن لگے گا جو دنیا کے وجود میں آنے سے اب تک نہ لگا ہوگا اور اکتوبر کے مہینہ میں ایسا ظاہر ہوگا کہ کوئی بڑی تبدیلی قطبین میں رونما ہو رہی ہے کہ لوگ محسوس کریں گے کہ کرۂ ارض اپنے محور سے ہٹ کر ہمیشہ کے لئے مکمل تاریکی میں ڈوب گئی ہے۔

ایک قطعہ نمبر ۳ صدی نمبر ۲ ناسٹرڈیمس پیشینگوئی کرتا ہے کہ سورج کی حرارت اتنی زیادہ ہو جائے گی کہ مچھلیاں بھن جائیں گی اور کھیتیاں جل جائیں گی اور قحط پڑ جائے گا۔ حیرت کی بات ہے کہ نیویارک کی سینٹ تھریسیا نے بھی اپنی ایک نظم میں بعینہ ایسی ہی پیشینگوئی کی ہے۔

قطعہ نمبر ۹۵ صدی نمبر ۳ میں ناسٹرڈیمس پیشینگوئی کرتا ہے کہ (More) یعنی سوشلزم یا کمیونزم کا قانون ناکام ہو جائے گا اور روسی امپریلزم اور نیشنلزم بڑھے گا لفظ Boristhenes جو قدیم نام دریائے ڈینپیر جو روس میں ہے، سے مراد لیا گیا ہے کہ پہلے Borisyeltsin اقتدار سے محروم ہو جائے گا جس کے بعد شمالی افریقہ میں کامیاب اسلامی

فوجی انقلاب آ جائے گا۔

قطعہ نمبر ۲۵ صدی نمبر ۵ میں ناسٹرڈیمس کہتا ہے کہ عرب کا جوان شہزادہ جس میں ایک لیڈر کی تمام صفات ہوں گی جو ایک ڈکٹیٹر ہوگا اور ایک طاقتور حکمران ہوگا۔ مغرور ہوگا وہ سمندر کے راستے سے حملہ کرکے کیتھولک چرچ کو تباہ کردے گا۔ مؤلف کتاب کہتا ہے کہ اس قطعہ سے مراد یہ ہے کہ ترکی اور مصر میں غلبہ اسلام ہوگا اور ایران اور مصر میں ایک عظیم جنگ ہوگی۔

قطعہ نمبر ۱۵ صدی نمبر ۸ میں ناسٹرڈیمس کہتا ہے کہ روس جس کی مستحکم فوج اور اس کے رویہ سے یورپ اور باقی دنیا کو ہوشیار رہنا چاہئے، اس کے ذیل میں مؤلف کتاب ہذا لکھتا ہے کہ نومبر ۱۹۹۳ء میں نئی روسی فوج حکمت عملی جو شائع ہوئی تھی۔ اس سے کوئی شبہ باقی نہیں رہتا کہ فوجی طاقت ایک اہم ہتھیار آنے والے سالوں میں روس کی پالیسی رہے گی۔ آگے چل کر مؤلف کہتا ہے کہ ایک اور چونکا دینے والی بات جو روس کے سپر خفیہ اسلحہ کے متعلق ایک ٹی وی انٹرویو پر فروری ۱۹۹۴ء میں نشر ہوا۔

زرونوسکی نے خفیہ ہتھیاروں کے متعلق بتایا کہ وہ نیوکلیائی ہتھیاروں سے زیادہ تباہ کن ہیں۔ جو روس کے قبضہ میں ہیں۔ آگے چل کر مؤلف کتاب ہذا کہتا ہے کہ یہ کس قدر تعجب خیز ہے کہ ویرونیکا لیوکن کے ذریعہ ۲۵ جولائی ۱۹۸۵ء مدر مریم نے ان لیزر ہتھیاروں کے متعلق بتایا کہ "اے میرے بچو! روس کے پاس تباہی کے یہ ہتھیار موجود ہیں جب کہ امریکہ

کینیڈا اور باقی دنیا امن، محبت کے لئے چلاتی رہے گی اور ان کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ روس کا نظریہ ان سب کو ہڑپ کرنے کا ہوگا۔ چاہے کچھ کرنا پڑے، آگے چل کر اس قطعہ کی تیسری سطر میں لکھا ہے کہ دو گرہن ایک دوسرے کے بالکل قریب واقع ہوں گے۔ مؤلف لکھتا ہے کہ یہ دونوں گرہن ۱۹۹۹ء میں ہوں گے۔ مکمل چاند گرہن ۲۸ جولائی اور سورج گرہن ۱۱ اگست کو ہوں گے جو ایران، عراق، جنوبی یورپ اور ترکی میں اچھی طرح دیکھے جاسکیں گے۔

قطعہ نمبر ۷۲ صدی نمبر ۱۰ میں ناسٹرڈیمس جولائی اور ستمبر ۱۹۹۹ء کے متعلق پیشینگوئی کرتا ہے کہ ''۱۹۹۹ء کے ساتویں مہینہ میں آسمان سے دہشت و خوف پھیلانے والا بادشاہ آئے گا جو رومن ایمپائر (جس سے مراد مؤلف نے یورپین لی ہے) سے جنگ لڑے گا۔

مؤلف کتاب متذکرہ نے صفحہ ۴۱ پر مسٹر ڈیسین برنکلے اس کی کتاب Saved by Light سے ایک شخص کی سچی کہانی جو کہ دو مرتبہ فوت ہوا اور جو کچھ اس پر آشکارا ہوا کہ اقتباس تحریر کیا ہے کہ جب کہ وہ آسمان میں اپنے روحانی جسم میں تھا۔ ان واقعات سے مطلع کیا گیا جو ۲۰۰۰ء سے قبل رونما ہوں گے۔ جن سے دنیا متزلزل ہو جائے گی۔ ہم بالاختصار ذیل میں درج کرتے ہیں۔

دو خوفناک زلزلے اس صدی کے ختم ہونے سے قبل امریکہ میں آئیں گے اور ان آفات کے نتیجہ میں امریکہ عالمی طاقت کا کردار ختم ہو

جائے گا۔ دوسری پیشنگوئی یہ ہے کہ اس صدی کے خاتمہ پر دنیا ایک خوفناک شکنجہ میں ہوگی جو فیوڈل نیو ورلڈ آرڈر جنگوں سے بھرپور ہوگا۔ ایک مختصر خواب میں وہ دیکھتا ہے کہ ۱۹۹۷ء میں مصر مذہبی جنونیوں کے قبضہ میں ہوگا۔ اس نے یہ بھی دیکھا کہ مشرق وسطیٰ اور ایشیا میں بیالوجیکل پرزون سے ایک نئی قسم کا کمپیوٹر ایجاد ہوگا جو ہر قسم کی ٹیکنالوجی میں استعمال ہوگا وہ انسانوں پر نشان لگانے اور ان کی فہرست مرتب کرنے میں بھی استعمال ہوگا اور یہ چھوٹا آلہ کھال کے اندر رکھا جا سکے گا۔ یہ نیا نظام کنٹرول مشرق وسطیٰ سے ظاہر ہونے والا ڈکٹیٹر نافذ کرے گا۔ اس کی آخری Visions تیسری عالمی جنگ عظیم کے متعلق ہیں وہ تحریر کرتا ہے کہ تیسری عالمی جنگ کے نظارے میرے سامنے تھے میں سینکڑوں جگہوں پر ایک دم ریگستانوں سے جنگلات میں تھا۔ میں نے دنیا کو جنگ و جدل اور اضطراب میں دیکھا۔ میں نے عورتوں کی ایک فوج سیاہ لباس اور برقعوں میں دیکھی (مسلمان) جو یورپ کے شہروں سے گزر رہی ہے۔ اسے یہ بھی بتایا گیا کہ یہ دنیا ۲۰۰۲ء میں ایسی نہ ہوگی جیسی ہم اب دیکھ رہے ہیں۔''

مؤلف کتاب متذکرہ کے صفحہ ۴۲ پر آگے لکھتا ہے کہ حالیہ برسوں میں اسلامی بنیاد پرستی تیسری دنیا پر تیزی سے غالب آ رہی ہے۔ اس حد تک اسلامی فوج مغرب کے لئے اصل مدمقابل ہوگی۔ اوائل ۱۹۹۵ء میں نیٹو کو یہ بیان جاری کرنا پڑا کہ اس تنظیم کو اپنی توجہ اسلامی بنیاد پرستی سے جنگ کی طرف کرنا پڑے گی۔ اسلامی جنگجوؤں کا عقیدہ ہے کہ

اسلامی انقلاب خون سے پیدا ہوتا ہے اور مغرب پر ضرب لگانے سے اسلام اس قابل ہوگا کہ دنیا کے واقعات میں اپنا حکم منوا سکے اور اس طرح ان مسلمانوں کا جنہیں مغرب نے کچل رکھا ہے کا بدلہ لے سکے۔ مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ میں جنگجو عرب کی بادشاہت ختم کرنے پر کام کر رہے ہیں تا کہ اسلامی چین عرب مملکت اور ایک بین الاقوامی اخوان المسلمین قائم ہو سکے۔ آگے مؤلف لکھتا ہے کہ اگر عرب، ایرانی اور دوسرے متحد ہو گئے تو وہ آسانی سے اسرائیل کو ختم کر کے مغربی یورپ کی طرف بڑھیں گے۔ کمیونسٹ چین سپر پاور بننے کی طرف گامزن ہے۔ وہ نجی اور فوجی شعبوں میں غیر ملکی ٹیکنالوجی استعمال کر رہا ہے۔ چینی عربوں کے اتحاد ہوں گے۔

مؤلف کتاب متذکرہ صفحہ ۴۳ پر

Prophecies fromour lady of the Roses
Sharine in Baysid Newyork U.S.A.

سے تحریر کرتا ہے کہ

"ایک شخص روح کی تاریکی اور گناہوں کے جنون میں بنی نوع انسان کو ایک جنگ عظیم میں دھکیل دے گا جس سے قوموں کی تباہی و بربادی ہوگی۔"

"تم سب لوگ اس کے نشان سے اس کو جو تباہی چاہتا ہے پہچان لو گے وہ اپنے کوٹ کے بازوؤں پر آدھے چاند کی درانتی جیسی شکل کا نشان رکھتا ہے۔"

مؤلف کتاب متذکرہ کے باب نمبر ۳ صفحہ ۴۴ پر تحریر کرتا ہے کہ

ناسٹرڈیمس نے تین بڑی عیسائیت کے مخالف واقعات کا تذکرہ کیا ہے جس سے اس کا پیارا ملک فرانس برباد ہوگا۔ ایک نپولین بوناپاٹ جو اپنے لوہے جیسے ہاتھوں سے فرانس پر حکومت کر کے دنیا پر حکومت کرنا چاہے گا لیکن وہ ناکام رہے گا۔ یہ پیشینگوئی درست ثابت ہوئی۔ دوسرے ہٹلر جس کی حکومت مختصر ہوگی لیکن موت ہی موت اور پاگل پن ہوگا۔ اس نے دنیا کو دوسری جنگ عظیم سے دوچار کیا۔ اس کا بھی تمام دنیا کو فتح کرنے اور حکومت کرنے کا مقصد تھا لیکن ناکام رہا ہے ہی بھی پیشینگوئی درست ہوئی۔ تیسرے عیسائی مخالف ایک عرب مطلق العنان جو مشرق وسطی سے ہوگا وہ اس کرہ ارض کو تیسری عالمی جنگ عظیم میں دھکیل دے گا۔ اس کی منزل بھی تمام دنیا پر حکومت کرنا ہوگی لیکن وہ بھی یقینی طور پر ناکام ہوگا۔ قطعہ نمبر ۹۷ صدی نمبر ۸ میں ناسٹرڈیمس بیان کرتا ہے کہ اس عیسائیت مخالف شخص کا باپ عرب اسرائیل جنگ میں مارا جائے گا (غالباً ۱۹۶۷ء کی جنگ کے چھٹے دن) جو اپنے دو سال کے لڑکے کو تحویل میں چھوڑ جائے گا قطعہ نمبر ۴۵ صدی نمبر ۱۰ میں بیان ہے کہ ''جب اس دو سالہ لڑکے کو اس کے باپ کے مرنے کی خبر ہوگی اور اس کی عمر میں تیس سال شامل ہوں گے تب وہ دنیا میں اپنے آپ کو ظاہر کرے گا تب غالباً اس کے عروج کا وقت ہوگا جو کہ ۱۹۹۵ء اور ۱۹۹۷ء کے درمیان ہوسکتا ہے۔

اس کتاب کے صفحہ ۵۷ پر مؤلف نے جنوب مشرقی فرانس کے لاسنلیٹے کے دو بچوں نے ۱۸۹۴ء میں مدر میری نے ایک پیشینگوئی کی جس کا

ترجمہ ذیل میں ہے کہ

"جنگیں ہوں گی آخری جنگ تک جو دس عیسائیت مخالف بادشاہوں کے درمیان ہوں گی۔ ان بادشاہوں کی ایک پالیسی ہوگی اور ان میں صرف ایک ہوگا جو کرۂ ارض پر حکومت کرے گا اس سے قبل کہ ایسا ہو ایک وقت ایسا ہوگا کہ دنیا میں جھوٹا امن ہوگا اور انسان صرف عیش و عشرت کا سوچے گا۔"

اپنی موت سے پہلے جین ڈکسن کی پیشنگوئی

روزنامہ ''خبریں'' لاہور مورخہ ۹/اکتوبر ۱۹۹۷ء

معروف نجومی جین ڈکسن نے ۲۰ جنوری ۱۹۹۹ء کو روز قیامت قرار دیا ہے۔ جین ڈکسن کی یہ پیشنگوئیاں ویکلی ورلڈ نیوز نے اپنے تازہ ترین شمارہ میں شائع کی ہیں۔ یہ پیشنگوئیاں ان کی ایک سہیلی ایلس بروڈل کے پاس محفوظ تھیں۔ ایلس نے جریدہ کو بتایا کہ یہ جین ڈکسن کی سب سے زیادہ ہوشربا پیشنگوئیاں ہیں۔ جن میں اس نے دنیا کے ختم ہونے کی تاریخ تک بتا دی۔ دس صفحات پر مشتمل پیشنگوئیاں ایک خط میں دی گئی ہیں جو جین ڈکسن نے اپنی موت سے چند ہفتے قبل ایلس کو لکھا تھا۔ طرز تحریر کے پانچ مختلف ماہرین نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ یہ تحریر جین ڈکسن کی ہے۔ ایلس کے مطابق جین ڈکسن کی ہدایت تھی کہ اس خط کو ۱۹۹۸ء سے قبل منظر عام پر نہ لایا جائے لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ پوری

دنیا کو یہ باتیں معلوم ہو جائیں گی تا کہ لوگ جو غلطیاں کر رہے ہیں ان کی اصلاح ہو سکے۔ خط میں دی گئی بعض پیشینگوئیاں پوری ہو چکی ہیں۔ ایک پیشینگوئی میں جین نے لکھا تھا کہ ۱۹۹۷ء کے وسط میں امریکہ کے مغربی حصہ میں ایک مذہبی گروہ کے ۳۹ افراد خودکشی کریں گے۔ (یاد رہے کہ مئی ۱۹۹۷ء میں امریکی ریاست کیلیفورنیا کے شہر سان ڈیاگو میں ''جنت کا دروازہ'' نامی گروہ کے ۳۹ افراد نے مشترکہ خودکشی کی تھی) جولائی ۱۹۹۷ء میں امریکہ کا ایک خلائی سیارہ مریخ کی تصاویر لے گا جو اب تک دستیاب تصاویر نے مریخ پر لینڈ کیا اور تصاویر کھینچیں۔ جولائی ۱۹۹۷ء میں دنیا کے مشہور فلمی ستاروں کی ایک روز کے وقفہ سے انتقال کی پیشگوئی بھی درست ثابت ہوئی اور اسی ماہ رابرٹ مچم اور جیمز سٹیورٹ کا انتقال ایک روز کے فرق سے ہوا۔ مستقبل کے بارے میں دی گئی پیشینگوئیوں میں کہا گیا ہے کہ نومبر ۱۹۹۷ء میں ایک امریکی شٹل سفر سے واپسی پر ایک ایسا وائرس لائے گی جس سے زمین پر لاکھوں اموات ہوں گی۔ مئی ۱۹۹۸ء میں امریکہ میں خلیج میکسیکو کے ساتھ ریاستوں میں شدید سمندری طوفان آئے گا جس سے لاکھوں افراد ہلاک ہو جائیں گے۔ اس طوفان کے دو روز بعد شہاب ثاقب امریکہ میں زمین سے ٹکرائے گا اس سے تقریباً ۱۰۰ افراد ہلاک ہوں گے۔ اس ٹکراؤ سے بہت سی امریکی ریاستوں میں اموات ہوں گی۔ ۱۹۹۸ء کے ستمبر اور اکتوبر میں یورپ میں قحط پڑے گا جس سے زرعی علاقے متاثر ہوں گے۔ فرانس اور جرمنی میں بھوک سے ستائے ہوئے

لوگ لوٹ مار کریں گے اور ہزاروں لوگ ایک دوسرے کو کھانا شروع کر دیں گے۔ دسمبر ۱۹۹۸ء میں کرسمس سے پہلے امریکہ اور ایک اسلامی ملک کی جنگ ہو گی۔ جنوری ۱۹۹۹ء میں امریکہ ایک بم گرائے گا جس سے ترکی، ایران، عراق اور سعودی عرب کی تقریباً تمام آبادی ختم ہو جائے گی۔ انجیل میں جن چار گھڑسواروں کی آمد کی خبر دی گئی ہے وہ فرشتے نمودار ہوں گے۔ جنہیں ساری دنیا دیکھے گی۔ امریکہ کے گرائے ہوئے ہلاکت آفریں بم کے نتیجہ میں پوری دنیا میں تابکاری سے دھڑا دھڑ اموات ہوں گی۔

۲۰ جنوری ۱۹۹۹ء کو دنیا کی تمام آبادی موت کا شکار ہو جائے گی اور کرۂ ارض سے انسانی زندگی ختم ہو جائے گی۔

تہذیبوں کا ٹکراؤ

ایک عالمی جنگ جس میں دنیا کی بڑی بڑی تہذیب یافتہ قومیں ملوث ہوں گی ممکنات سے ہے۔ ایسی جنگ مختلف گروپوں جو مختلف تہذیبوں کے حامی ہوں گے کی ایک معمولی غلطی کی بنا پر چھڑ سکتی ہے جس میں احتمال ہے کہ ایک جانب مسلمان ہوں اور غیر مسلم دوسری جانب ہوں۔ ایک بہت خطرناک وجہ جس کی بنا پر عالمی تہذیبوں کے ٹکراؤ سے جنگ عظیم ہو سکتی ہے۔ اس کی وجہ حکومتوں اور تہذیبوں کے درمیان توازن باقی نہ رہنے کی وجہ ہو سکتی ہے۔

ایک بہت خطرناک سبب چین کی تہذیب اور دوسری قوموں کی تہذیبوں کے درمیان عدم توازن کا پیدا ہونا ہے۔ مشرق اور جنوب مشرق ایشیا میں چین کی طاقت کا پھیلاؤ امریکہ کے مفاد کے خلاف ہے۔ امریکہ کے اس مفاد کے پیش نظر امریکہ اور چین میں کس طرح جنگ بڑھ سکتی ہے فرض کیا جائے کہ ۲۰۱۰ء کا سال ہے۔ امریکی فوج کوریا سے چلی گئی اور کوریا متحد ہو گیا اور امریکہ نے اپنی فوج کی تعداد کو جاپان میں کافی حد تک

گھٹا دیا ہے۔ تائیوان اور چین کے درمیان مفاہمت ۱۹۴۶ء میں یوکرائن اور بیلورشیا کی طرف ہو چکی ہے کہ تائیوان ایک حد تک آزاد رہے گا لیکن بیجنگ کی حاکمیت کو تسلیم کر لے گا جس کی بنا پر اقوام متحدہ نے اس کو تسلیم کیا۔ چین کے جنوبی سمندر میں تیل کی پیداوار کا بڑھنا جس کا زیادہ تر حصہ پر چین کی حاکمیت ہے لیکن کچھ حصہ پر ویتنام کا کنٹرول ہے جس کو امریکن کمپنیاں ترقی دے رہی ہیں اس کی نئی ارتقائی صلاحیتوں کی وجہ سے ان کا اعتماد بڑھا ہے۔ چین نے اعلان کیا ہے کہ وہ تمام سمندر پر اپنا قبضہ کر لے گا جس کا وہ ہمیشہ اپنا حق جتاتا رہا ہے۔ ویتنام مخالفت کرتا ہے جس کی وجہ سے چین اور ویتنام کے درمیان جنگ ہو سکتی ہے۔ چین اپنی ۱۹۷۹ء کی بدنامی کا بدلہ لینے کا خواہشمند ہے۔ اس لئے ویتنام پر حملہ کر لے گا۔ ویتنام امریکی مدد طلب کر لے گا۔ چین نے اقوام متحدہ کو اس سے علیحدہ رہنے کو خبردار کیا ہے اور جاپان اور دوسری قوموں کو بھی۔ اقوام متحدہ رک گیا ہے لیکن وہ چین کی ویتنام کی درخواست کو قبول نہیں کرتا اور اس کی اقتصادی منظوری چین کے خلاف طلب کرتا ہے اور اسے اپنا کچھ جنگی فوجی بیڑا جنوبی چین کے سمندر میں بھیجا ہے۔ چین نے اس کو نہیں مانا اور اس کو اپنے سمندری پانی کی مخالفت یہ کہہ کر کرتا ہے کہ اس کی فوج پر ہوائی حملہ کیا گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اور جاپانی وزیراعظم نے جنگ بندی کے لئے گفتگو کی جو ناکام رہی اور جنگ مشرقی ایشیا میں کسی جگہ پھیل جائے گی۔ جاپان نے امریکہ کے اڈے چین کے خلاف قائم نہیں ہونے دے

لیکن امریکہ نے اس کی پرواہ نہیں کی اور جاپان اپنی آزاد پالیسی جتاتا رہا۔ چین کی آبدوزیں اور جنگی جہاز تائیوان اور اصل زمین سے حملہ آور ہوتے ہیں جس سے امریکی جہازوں اور مشرقی ایشیا میں اس کی سہولتوں کو نقصان پہنچا۔ اسی اثنا میں چین کی زمینی فوج ہنوئی میں داخل ہوگئی اور ویتنام کے کافی حصہ پر قبضہ کرلیا۔

چونکہ چین اور امریکہ دونوں میزائل رکھتے ہیں اور نیوکلائی ہتھیار دوسری جگہ لے جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں اس لئے بظاہر ایک ٹھہراؤ ہو گیا اور جنگ کے شروع زمانے میں یہ اسلحہ استعمال نہیں ہوا لیکن اس قسم کے حملوں کا خوف دونوں قوموں میں موجود ہے اور امریکہ میں خاص طور پر زیادہ ہے۔ اس بنا پر بہت سے امریکن دریافت کرتے ہیں کہ وہ ایسے خطرہ میں کیوں مبتلا ہیں اگر چین جنوبی چینی سمندر اور ویتنام یا تمام جنوب مشرقی ایشیا پر اپنا قبضہ کرنا چاہتا ہے تو کیا فرق پڑتا ہے۔ ہسپانیہ کے زیر قبضہ ریاستیں جو مغربی جنوبی ریاستہائے متحدہ میں ہیں جس کے لوگ اور حکومتیں کہتی ہیں کہ یہ ہماری جنگ نہیں ہے اور ۱۸۱۲ء کی جنگ کی طرح جس میں نیا انگلستان وجود میں آیا تھا کی طرح کوشش کرنا صحیح نہیں مشرقی ایشیا میں چین کے فتح حاصل کرنے کے بعد اور مفتوحہ علاقوں کو مجتمع کرنے کے بعد امریکہ میں لوگوں کے خیالات اس طرف جانا شروع ہو گئے ہیں جیسے جاپان کے لئے ۱۹۴۲ء میں خیالات تھے کہ حقیقی طاقت کو شکست دینے میں اخراجات بہت زیادہ ہیں اس لئے جنگ سے اجتناب کے لئے گفت و

شنید سے کام لینا چاہئے۔

اسی دوران جنگ کا ایک اثر دوسری تہذیبوں کی ریاستوں پر پڑ رہا ہے۔ ہندوستان مشرقی ایشیا میں چین کے کہنے پر پاکستان پر ایک تباہ کن حملہ کر کے اس کی نیوکلیئر اور فوجی طاقت کو تباہ کرنے سے رک گیا ہے۔ ابتدا میں یہ کامیاب تھا لیکن پاکستان، ایران اور چین کے معاہدہ کی بنا پر ایران پاکستان کی مدد اپنے نئے اور طاقتور اسلحہ اور فوج کے ساتھ آ جائے گا۔ ہندوستان اس لئے ایران اور پاکستان کی کور یا فوج سے لڑنے سے باز رہا۔ پاکستان اور ہندوستان دونوں نے عرب ریاستوں سے مدد کے لئے کہا۔ ہندوستان ایران کے مشرقی جنوبی ایشیا پر قبضہ کے خوف سے رک گیا لیکن چین کی اقوام متحدہ کے خلاف ابتدائی کامیابیوں کی بنا پر مسلمانوں کے خلاف مغرب کی تحریکیں تجمع ہو گئیں۔ عرب ملکوں میں جو چند ریاستیں مغربی حکومتوں کی حامی تھیں اور ترکی میں وہ ایک ایک کر کے نوجوانوں کی وجہ سے جنہوں نے اسلامی تحریکوں کو زندہ کیا، کی وجہ سے دب گئیں۔ مغرب کی کمزوریوں نے مغربیت کے خلاف عربوں کا اسرائیل کے خلاف تجمع حملے جس کو امریکہ کا چھٹا بیڑا بھی نہ روک سکتا، کر دیا۔

چین اور امریکہ دوسری ریاستوں سے امداد کی کوشش کر رہے ہیں۔ چونکہ چین نے فوجی کامیابیاں حاصل کی ہیں اس لئے جاپان بینڈ وگان مکی کمزوری کی بنا پر چین کے ساتھ ہو گیا اور اپنی آزاد پالیسی کو بدل کر چین کی حمایت کر کے اور چین کے مطالبے مان کر اس کے ساتھ ہو گیا۔ جاپانی

فوجوں نے بقایا امریکی اڈوں کو بھی حاصل کر لیا اور امریکی فوجیں چلی گئیں۔ امریکہ نے مغربی پیسفک میں جاپان کو محصور کرنے کا اعلان کر دیا اور جاپان اور امریکہ دونوں کے بحری جہاز گشت لگا رہے ہیں۔ جنگ کے شروع میں چین روس کو اجتماعی حفاظت کے معاہدہ کی تجویز دے گا۔ چین کی کامیابیوں کا روس پر مخالف اثر ہو گا۔ چین کی موہوبہ کامیابیوں اور مشرقی ایشیا میں اس کی مکمل اقتدار کے خطرہ نے روس کو خوفزدہ کر دیا ہے۔ اس لئے روس چین کے مخالف سمت میں جانا شروع ہو گیا ہے اور سائبیریا میں اپنی فوج کو جمع کرنا شروع کر دیا ہے۔ جس کی سائبیریا میں مقیم چینیوں نے اس تحریک کی مداخلت کی۔ چین کی فوج نے اپنے شہریوں کی حفاظت کی خاطر ولاڈی واسٹک دریائے امور اور دیگر مشرقی سائبیریا کے علاقوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جیسے ہی روس اور چین میں جنگ چھڑتی ہے منگولیا میں بھی جس کو چین نے اپنی حفاظت میں رکھا ہوا ہے بھڑکے گی۔

تمام متحارب گروہوں کا تیل کے علاقوں تک پہنچنا اور اس پر قبضہ مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ جاپان کے باوجود بڑے اخراجات جو نیوکلیائی قوت کے حاصل کرنے پر کئے ہیں وہ اب بھی تیل درآمد کرتا ہے اس لئے اس کا رجحان چین کی طرف ہے تاکہ پرشین گلف، انڈونیشیا اور مغربی چین سے اس کو تیل کا آنا محفوظ رہے۔ جنگ کے دوران عرب ممالک چونکہ اسلامی فوجوں کے تسلط میں آ جائیں گے اس لئے پرشین گلف سے مغرب کو تیل کا ارسال قطرہ برابر نہ رہے گا اور مغرب نتیجتاً روس کا کیشیا اور

مرکزی ایشیائی علاقوں پر انحصار کرے گا اس لئے مغرب روس کو اپنی فہرست میں شامل کرنے کی کوشش کرے گا اور اس کی مدد کرے گا کہ وہ جنوب میں دیگر مسلمان ملکوں کے تیل پر قبضہ کرے۔

اسی دوران امریکہ یورپین اتحادیوں کی امداد حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کر رہا ہے۔ وہ اپنے سفارتی اور معاشی امداد بڑھا رہا ہے لیکن اتحادی فوجی تعاون سے ہچکچا رہے ہیں چین اور ایران خوفزدہ ہیں کہ مغربی ممالک آخرکار امریکہ کی مدد کو اس کے سایہ میں آ جائیں گے اور امریکہ برطانیہ اور فرانس کی دو جنگوں میں مدد کو آ گیا تھا۔ اس چیز کو روکنے کے لئے متذکرہ ملکوں نے خفیہ طور پر بوسینا اور الجیریا میں درمیانے درجہ کے نیو کلیائی میزائل نصب کر دیئے اور یورپی طاقتوں کو خبردار کیا کہ وہ جنگ سے باہر رہیں ایسا ہی چین نے بھی جاپان کے علاوہ اُن ملکوں کو بھی آگاہ کر دیا۔ اس عمل کا نتیجہ چین کے خلاف ہو گا۔ امریکہ کی انٹیلی جنس نے میزائلوں کے نصب ہونے کی رپورٹوں سے نیٹو کو آگاہ کیا جس پر اس نے فی الفور ان کو ہٹائے جانے کا اعلان کر دیا۔ اس سے قبل کہ نیٹو کوئی قدم اٹھاتی سربیا اپنے تاریخی کردار عیسائیت کی تحفظ کی خاطر ترکی کے خلاف بوسنیا پر حملہ کر دے گا جس میں کروشیا شامل ہو گا اور دونوں ملک قابض ہو کر بوسنیا کی تقسیم اور میزائلوں پر قبضہ کرنے اور اس کو مکمل کرنا چاہتے تھے کہ ان کو ۱۹۹۰ء میں روک دیا گیا۔ البانیہ اور ترکی نے بوسنیا، یونان اور بلغاریہ کی مدد کے لئے یورپی ترکی پر حملہ کر دیا جس سے استنبول میں ہیجان

برپا ہو گیا اور ترک فاسفورس کو پار کرنے لگے اسی دوران ایک میزائل جس پر نیوکلیئر اسلحہ لگا ہوا تھا الجیریا سے چلایا گیا جو مارسیلز کے باہر پھٹا نیٹو نے تباہ کن ہوائی حملوں کو شمالی نائجیر کو نشانہ بنانے سے روکنے کو دہرایا۔

امریکہ، یورپ، روس اور ہندوستان عالمی جنگ کے پیش نظر چین، جاپان اور زیادہ مسلمان ملکوں کے خلاف مشغول عمل ہو گئے۔ یہ جنگ کس طرح ختم ہو گئی؟ دونوں طرف کے ملکوں کے پاس نیوکلیائی طاقتیں ہیں اور یہ بات واضح ہے کہ اگر اس کا کم سے کم بھی استعمال کیا گیا تو دونوں طرف کے بڑے شہر تباہ ہو جائیں گے۔ اگر باہمی اختلاف کو دیکھا جائے اور گفت وشنید کے ذریعہ اس کو حل کرنے کی کوشش کی جائے پھر بھی اصل مسئلہ چین کا مشرقی ایشیا پر تسلط کرنا باقی رہتا ہے۔ نتیجتاً مغرب اپنی فوجی رسمی اسلحہ کے استعمال سے چین کو شکست دینے کی کوشش کرے گا۔ جاپان کا چین سے اتحاد نے چین کو امریکہ کی بحری فوج سے چین کے مرکزی مقامات اور سفیروں کو جو اس کے ساحل کے ساتھ ساتھ ہیں تحفظ فراہم کیا ہوا ہے اب رہتا ہے مغرب کی جانب سے چین تک پہنچنا۔ روس اور چین کے درمیان جنگ کی بنا پر نیٹو نے روس کو خوش آمدید کہا کہ وہ چین کے خلاف سائبیریا میں اس کا ساتھ دے تاکہ روس کا مرکزی ایشیا کے مسلمان ملکوں کے تیل اور گیس پر قبضہ رہے۔ اس بنا پر تبت، یوگھوز اور منگولیا میں چین کے خلاف پروپیگنڈا کرنا شروع کر دیا اور آہستہ آہستہ مغربی اور روسی فوجوں کو مشرق کی جانب سے سائبیریا میں جمع کرنا شروع کر دیا تاکہ

آخری حملہ دیوار چین کے پار بیجنگ منگوریا اور ہان ہارٹ لینڈ پر کیا جا سکے۔

اس تہذیبوں کی عالمی جنگ کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ دونوں کی نیوکلیائی طاقت کی تباہی۔ دونوں کے تھک جانے کے باعث گفت وشنید کے لئے ٹھہراؤ یا نتیجتاً روس اور مغرب کی فوجوں کا تائینامن اسکوائر میں داخلہ۔ ایک وسیع اور طویل نتیجہ نکلنے کی وجہ سے اس جنگ میں شریک طاقتوں کی معاشی اور فوجی طاقت کا اضمحلال ہے جس کا نتیجہ عالمی طاقتیں جو مشرق سے مغرب کی جانب صدیوں سے منتقل ہوئی ہیں پھر مغرب سے مشرق کی طرف جانے کے بجائے شمال سے جنوب کی طرف جانا شروع ہوں گی اس تہذیبوں کی جنگ میں وہ تہذیبیں جو اس میں شامل نہ ہوں گی فائدہ میں رہیں گی۔ مغرب، روس، چین اور جاپان ایک حد تک تباہی کا شکار ہوں گی۔ ہندوستان کے لئے راہ ہموار ہوگی اگر وہ اس سے بچا رہے۔ حالانکہ وہ دنیا کی حالت ہندو تہذیب کے مطابق بدلنے کی خاطر اسمیں شریک تھا۔ ایشیا میں اگر چین، جاپان اور کوریا اس جنگ سے تباہ ہوئے تو طاقت کا توازن جنوب کی طرف بڑھے گا اور انڈونیشیا جو غیر جانبدار رہا تو وہ آسٹریلین صلاح کاروں کی صلاح کی وجہ سے ابھر کر آگے آئے گا اور واقعات کا رخ نیوزی لینڈ سے مشرق میں میانمیر اور سری لنکا مغرب میں اور شمال میں ویتنام کی طرف موڑنے کی کوشش کرے گا۔ یہ تمام مستقبل میں ہندوستان سے تنازعہ اور چین کی طاقت کو بحال کرنے کا سبب ہوگا۔ اور

عالمی سیاست کا رخ جنوب کی جانب چلا جائے گا۔

اگر پڑھنے والوں کو یہ تجزیہ ایک وحشیانہ خیالی معلوم ہوتو اچھا ہے۔ ہمیں پُر امید رہنا چاہیے کہ کوئی دوسرا تہذیبوں کی عالمی جنگ کا تجزیہ ناممکن ہوگا۔ سب سے زیادہ ممکن اور زیادہ پریشان کرنے والی بات اس تجزیہ میں ہے جو جنگ کا سبب ہو سکتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک تہذیب والا ملک (امریکہ) دوسرے تہذیب یافتہ ممالک کے قضیہ میں مداخلت کرتا ہے (یعنی چین) اور اس کا ممبر ملک ویتنام۔ امریکہ کے لئے ایسی مداخلت عالمی قانون برقرار رکھنے حملوں سے بچنے سمندری آزادی کی حفاظت کے لئے چین کے جنوبی سمندر کے تیل تک پہنچنے اور ایک طاقت کی مشرقی ایشیا پر قبضہ کی خاطر ضروری تھا۔ چین کے لئے یہ مداخلت نا قابل برداشت تھی جو کہ ایک بڑے مغربی ملک کا چین کا مضحکہ اڑانے اور اس کے زیر اثر علاقوں میں مخالفت کا غصہ ابھارنے اور عالمی معاملات میں چین کے کردار سے انکار کا باعث ہے۔

ہماری مطبوعات

☆ ''اسلام اور امیر اسلام'' اس کتاب میں ''اسلام'' اور ''امیر اسلام'' کی وضاحت قرآن اور احادیث کی روشنی میں کی گئی ہے۔ اللہ کی اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واولی الامر کی اطاعت اولی الامر کی وضاحت قرآن کریم کی روشنی میں کی گئی ہے۔

☆ مقتل حسین علیہ السلام مصنفہ فخر الاماجد والاماثل سید سیادت حسین نقوی الامروہوی یہ کتاب چودہ مجالس پر مبنی ہے جس میں فضائل و مصائب عالمانہ اور اچھوتے انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب دوسری بار شائع کی گئی ہے۔

☆ آداب علم و معاشرت میں ان آداب کا تذکرہ کیا گیا ہے جو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ علیہم السلام کے بیان کردہ ہیں۔ معلم اور طالب علم کے حقوق و فرائض اور علم حاصل کرنے کے طریقے، تدریس کے اصول بیان کیے گئے ہیں نیز معاشرت احادیث نبوی اور اقوال آئمہ طاہرین کی روشنی میں تفصیل

کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔

☆ حج اور اس کا عبادی و سیاسی پہلو اور مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کے سلسلہ میں مغرب کے منحرف شدہ اسلام کے کردار پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

☆ "ظہور امام مہدی علیہ السلام قریب تر ہے" یہ کتاب سات حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں امام آخرالزمان علیہ السلام کے ظہور کا تذکرہ ان واقعات کا ذکر جو ظہور سے قبل رونما ہوں گے غیر مذاہب کے لوگوں کی اور مستقبل شناسوں اور نجومیوں کی پیش گوئیاں، دوسرے حصہ میں مسلمانوں کی حالت زار، یہودیوں اور عیسائیوں کا کردار، ظہور کی علامتیں، ناسٹرڈیمس کی پیش گوئیاں، آخری جنگ عظیم کا تذکرہ اور تیسرا حصہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت طول عمر انبیاء علیہم السلام کی غیبتیں تیسری عالمی جنگ، خلائی مخلوق کا انسانوں سے رابطہ اور پیش گوئیوں پر مشتمل ہے۔ چوتھے حصہ میں مزید پیشینگوئیاں، دین و سیاست کیا جدا ہیں وغیرہ پر مشتمل ہے۔ پانچویں حصہ میں تابناک زندگی کے متعلق دانشوران عالم کے نظریات، اسلامی اقتصادیات حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں خیالات، ضرورت اور معرفت امام پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ چھٹے حصہ میں قرآن مجید میں موجود انکشافات، عرب اسرائیل تنازعہ کا تاریخی پس منظر، عظیم ہمہ گیر انقلاب، عالمی جنگ،

معراج النبیﷺ کے وقت امام زمانہ کی بشارت، آیات المہدی و دیگر علامات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس ساتویں حصہ میں حضرت امام زمانہؑ کی عمر شریف کے بارے میں نئے دلائل و تجزیہ مزید علامات ظہور، تہذیبوں کا ٹکراؤ، علامات ظہور کی صحت کا تجزیہ اور توقیعات کے متعلق مضامین شامل ہیں۔

شیعہ ملٹی میڈیا ڈاٹ کام
مرکزی ویب سائٹ آف عزاداری، پاکستان

شیعہ ملٹی میڈیا

شیعہ کُتب ڈاونلوڈ کرنے کے لیے
www.ShiaMultimedia.com